مفت تقسیم کے لیے

اُردو

چوتھی جماعت کے لیے

(بہ مطابق اُردو نصاب ۲۰۱۸ء)

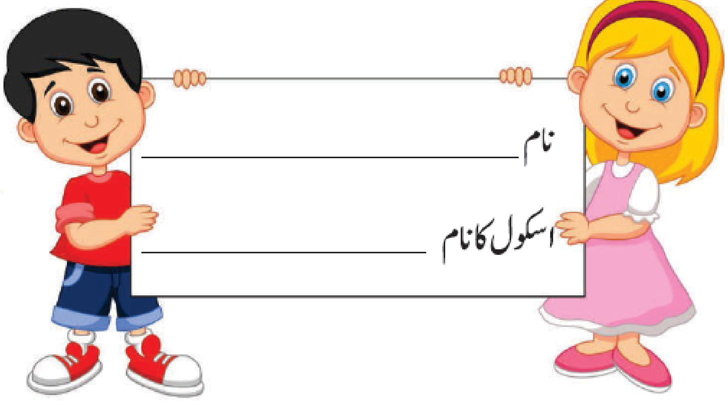

سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، جام شورو

طبع کنندہ: کفایت اکیڈمی، کراچی

جملہ حقوق بحق سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، جام شورو محفوظ ہیں۔

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، جام شورو، سندھ

منظور شدہ: نظامت نصاب جائزہ تحقیق جام شورو اور محکمہ تعلیم و خواندگی برائے اسکول سندھ

جائزہ شدہ: صوبائی کمیٹی برائے جائزہ درسی کتب و نصاب سندھ

مراسلہ نمبر SO(C)SELD/STBB-18/2021 مورخہ 30 مارچ 2021

نگرانِ اعلیٰ

احمد بخش ناریجو

چیئرمین، سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ

نگراں

ناہید اختر

مُصنفین

- ڈاکٹر شاہ انجم
- ناظم علی خان ماتلوی
- عطاء اللہ خان
- طاہرہ ناصر
- محمد فاروق دانش
- محمد انیس خان
- ارشاد قریشی

صوبائی جائزہ کمیٹی

- سید مسرت حسین رضوی
- ڈاکٹر عتیق احمد جیلانی
- محمد وسیم مغل
- مشتاق انصاری
- حنا شکیل
- عظمیٰ شیخ

مدیر ڈاکٹر شذرہ حسین شر

پروف خوانی ڈاکٹر نثار احمد **السٹریشن** صوہام طٰہٰ عباسی

مطبوعہ: KIFAYAT کفایت پرنٹرز، کراچی

پیش لفظ

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کا فریضہ درسی کتب کی تیاری و اشاعت ہے۔ اس کا اوّلین مقصد ایسی درسی کتب کی تیاری و فراہمی ہے جو نسلِ نو کو شعور و آگہی اور ایسی صلاحیت بخشیں جن کے ذریعے وہ اسلام کے آفاقی نظریات، بھائی چارے، اسلاف کے کارناموں اور اپنے ثقافتی ورثہ و روایات کی پاس داری کرتے ہوئے دورِ جدید کے نت نئے سائنسی، تکنیکی اور معاشرتی تقاضوں کا مقابلہ کرکے کام یاب زندگی گزار سکے۔

اس اعلیٰ مقصد کی تکمیل کی غرض سے اہلِ علم، ماہرینِ مضامین، مدرّسینِ کرام اور مخلص احباب کی ایک ٹیم ہر سمت سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں ہماری درسی کتب کے معیار، جائزے اور ان کی اصلاح کے لیے ہمارے ساتھ پیہم مصروفِ عمل ہے۔

ہمارے ماہرین اور اشاعتی عملے کے لیے اپنے مطلوبہ مقاصد کا حصول اسی صورت میں ممکن ہے کہ ان کتب سے اساتذۂ کرام اور طلبہ و طالبات کماحقّہ استفادہ کریں۔ علاوہ ازیں ان کی تجاویز اور آرا ان کتب کے معیار کو مزید بہتر بنانے میں ہمارے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گی۔

چیئرمین
سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

پڑھانے سے پہلے پڑھیے

مؤثر تدریس کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ نصاب میں درج مقاصد، مہارات اور حاصلاتِ تعلم (Learning Outcomes) سے واقف ہوں لہٰذا چوتھی جماعت کی اِس درسی کتاب اُردو میں تمام اسباق کے آغاز میں نصاب اُردو ۲۰۱۸ء کے تمام حاصلاتِ تعلم شامل کر دیے گئے ہیں، تاکہ اساتذہ انھیں ذہن میں رکھ کر تدریسی اِقدامات عمل میں لائیں۔

مؤثر اور نتیجہ خیز تیاری کے لیے تیاری اور منصوبہ بندی ایک ضروری اَمر ہے۔ اس کے لیے ذیل میں چند عمومی ''ہدایات برائے اساتذہ'' درج کی جا رہی ہیں۔

نثری اسباق کی تدریس:

تدریس زبان کا مقصد چار بنیادی لسانی مہارتوں، سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا کا فروغ ہے کہ طلبہ اُردو زبان سن کر سمجھ سکیں، دُرست تلفظ اور لب و لہجے سے اُردو بول سکیں، سمجھ کر پڑھ سکیں اور دُرست املا میں لکھ کر اُردو میں اپنے خیالات، احساسات اور معلومات کا اظہار کر سکیں۔

نثری اسباق کا مقصد بچوں کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کر کے اِنھیں اُردو بولنے، پڑھنے، لکھنے اور سمجھنے کے قابل بنانا ہے۔ اس مقصد کے لیے سبق کی تدریس کے درج ذیل اقدامات تجویز کیے جاتے ہیں:

1۔ سابقہ معلومات فعال کرنا (Activating Background Knowledge)

''معلوم سے نامعلوم'' کے تدریسی اُصول کے تحت مختلف تدریسی تدابیر بہ روئے کار لائی جا سکتی ہیں جن میں طلبہ کو سبق کے عنوان پر لانے کے لیے سوال جواب کرنا، سبق سے متعلق تصاویر دکھانا، مختصر کہانی یا واقعہ سنانا وغیرہ شامل ہیں۔

مثلاً: سبق کھلاڑی پڑھانے کے لیے کھیل سے متعلق سوالات کر کے یا مشہور کھلاڑیوں کی تصاویر دکھا کر یا کھیل سے متعلق مختصر کہانی یا واقعہ سُنا کر طلبہ کو نئے سبق اور نئی معلومات کی جانب راغب (Motivate) کیا جا سکتا ہے۔

2۔ نئی معلومات کی تشکیل:

اس مرحلے پر درج ذیل اقدامات کیے جائیں۔

☆ دُرست تلفظ، لب و لہجے اور تاثرات سے مثالی بلند خوانی کیجیے۔

☆ بورڈ پر سبق کے نئے الفاظ مع اعراب تحریر کر کے اُن کے تلفظ و معانی بتائیے۔

☆ روزانہ مختلف طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کرائیے تاکہ ہر طالب علم/ طالبہ علم بلند خوانی کر کے آموزشِ عمل میں شامل ہو۔ طلبہ کی بلند خوانی میں الفاظ کی غلط ادائی پر درمیان میں درستی نہ کیجیے۔ بلکہ اغلاط کی نشان دہی بورڈ پر کرتے جائیے اور جب تمام طلبہ بلند خوانی کر لیں تو غلطیوں کی اصلاح کیجیے۔ اس کے لیے درج ذیل طریقوں میں سے کوئی ایک طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔

- **الف بائی طریقہ (Alphabetical Method):** مثلاً اگر طلبہ نے لفظ ''قَلَم'' کو ''قَلْم'' ادا کیا ہے تو لفظ بورڈ پر واضح انداز میں لکھ کر اس طرح ادا کروائیے:

قاف لام زبر قل، میم ساکن، قَلْم

- **صَوتی طریقہ (Phonetic Method):** صوتی طریقہ اختیار کرتے ہوئے حروف کے ناموں کی بہ جائے آوازوں کو ملا کر لفظ ادا کروائیے:

/ق/، /ل/، /م/ قَلَم

بلند خوانی کے بعد خاموش خوانی (Silent Reading) کے لیے طلبہ کو گروپوں (Groups) میں تقسیم کر کے سبق کے مختلف پیراگراف

تفویض کیجیے۔ ساتھ ہی ہر پیراگراف سے متعلق سوالات بنا کر کارڈ (Card) کی شکل میں یا بورڈ پر تحریر کیجیے کہ طلبہ یہ سوالات ذہن میں رکھ کر دیا گیا پیراگراف اپنے اپنے گروپ میں مل کر پڑھیں۔ بات چیت اور معلومات کے تبادلے کے ساتھ سوالوں کے جواب نوٹ کر کے کمرۂ جماعت میں پیش کریں (Presentation)۔ ہر گرہ کی پیش کش کے بعد ضروری اصلاح اور بازرسی (Feed Back) فراہم کیجیے۔

خلاصۂ سبق (Sum-up):

آخر میں اعادے کے لیے سبق کی اہم معلومات، تصورات اور نکات مختصراً دہرائیے۔ اس مقصد کے لیے طلبہ سے سوال جواب بھی کیے جاسکتے ہیں۔

جانچ (Assessment):

طلبہ کی تفہیم کی جانچ دو طریقوں سے کی جا سکتی ہے: ایک دورانِ تدریس جانچ (Formative Assessment) جس میں سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مختلف سرگرمیوں کے دوران ہی واضح ہو جاتا ہے کہ طلبہ تصورات سمجھ رہے ہیں یا نہیں۔ دوسرا طریقہ اختتامی کُلی جانچ (Summative Assessment) ہے جو سبق کے اختتام پر زبانی/تحریری سوالات کی صورت میں پیراگراف/نوٹ لکھوا کر بھی کی جاسکتی ہے۔

گھر کا کام (Home Assignment):

آخر میں تصورات و معلومات پختہ کرنے کے لیے گھر کا کام (Home Assignment) تفویض کیجیے۔

نظم کی تدریس:

نظم کی تدریس کا مقصد تصورات و معلومات کی فراہمی سے زیادہ بچّوں کے ذوقِ جمال اور قوتِ مُتخیلہ کو ابھارنا ہے اور نظم پڑھنے میں لطف اندوزی پیدا کرنا ہے۔ نظم کی تدریس میں بھی نثری اسباق کے اقدامات و مراحل ہی اختیار کیجیے۔ تاہم نظم پڑھنے میں تحت اللفظ، لے، آہنگ اور ترنم کا خیال رکھیے اور اس میں طلبہ کی فعال شرکت (Active Participation) کو یقینی بنائیے۔

نظم پڑھنے کے دوران تلفظ و معانی کا ذکر نہ کیجیے بلکہ نئے الفاظ کے تلفظ و معانی نظم پڑھنے سے پہلے ہی بتا دیجیے تاکہ دورانِ نظم خوانی پڑھنے کا لطف متاثر نہ ہو۔

طلبہ مرکز طریقہ (Student Centered Approach)

یہ طریقہ اختیار کرتے ہوئے فعال آموزش (Active Learning) پر مبنی تدابیر اپنائیے جن میں طلبہ کی بھرپور شرکت ہوتی ہے جب کہ استاد کا کام سہولیات فراہم کرنے والا (Facilitatior) ہوتا ہے۔

تدریسِ قواعد:

تدریسِ قواعد کے سلسلے میں دو طریقے رائج ہیں۔ ایک طریقہ استخراجی (Deductive Method) کہلاتا ہے جس میں کسی قواعد پہلو مثلاً اسم، صِفت، ضمیر وغیرہ کی تعریف بتاتے ہیں اور اس کے بعد مثالیں دی جاتی ہیں۔ اس طریقے کی خامی یہ ہے کہ یہ طلبہ کو تعریف رٹنے (Rot-Memorization) کی طرف لے جاتا ہے جب کہ دوسرا طریقہ استقرائی طریقہ (Inductive Method) ہے جس میں پہلے مثالیں دی جاتی ہیں، اس کے بعد تعریف بتائی جاتی ہے۔ مثلاً اسم ضمیر، پڑھانے کے لیے ایک مختصر عبارت بورڈ پر لکھیے:

"علی ایک ذہین لڑکا ہے۔ وہ صبح سویرے اُٹھتا ہے۔ اُسے کہانیاں پڑھنے کا شوق ہے۔"

طلبہ سے یہ عبارت پڑھوائیے اور سوال کیجیے کہ پہلے جملے میں لڑکے کا نام "علی" موجود ہے جب کہ دوسرے جملوں میں علی کی جگہ کون سے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں؟ طلبہ کے جوابات کے بعد اُنھیں بتائیے کہ نام کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ "ضمیر" کہلاتے ہیں۔

استقرائی طریقہ، استخراجی طریقے کے مقابلے میں زیادہ فطری، مؤثر اور قابلِ فہم ہے۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	حَمد	۸
۲	نَعت	۱۲
۳	ہمارے رسولِ امین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ	۱۵
۴	حضرت نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ	۱۹
۵	بے مثال عدل	۲۵
۶	ایک بلّی دو چوہے (نظم)	۳۱
۷	ہماری ذِمّے داریاں	۳۴
۸	کمپیوٹر کا تعارف	۳۹
۹	جگنو (نظم)	۴۲
۱۰	کھلاڑی	۴۵
۱۱	ڈاکٹر عبد القدیر خان	۵۰
۱۲	ساری دنیا اپنا گھر ہے (نظم)	۵۴
۱۳	حکایاتِ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ	۵۷

مفت تقسیم کے لیے

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴	سورج (نظم)	۶۲
۱۵	عید الفطر	۶۶
۱۶	کشمیر کا زلزلہ	۷۱
۱۷	گیٹو گرے	۷۶
۱۸	دادی کی پریشانی	۸۰
۱۹	بہار کا موسم (نظم)	۸۵
۲۰	کھانے پینے کے آداب	۸۹
۲۱	غرور کا سر نیچا	۹۵
۲۲	کیپٹن کرنل شیر خان شہید	۱۰۲
۲۳	شاہ جہانی مسجد، ٹھٹہ	۱۰۸
۲۴	سچّے لفظوں کی مہک (نظم)	۱۱۴
۲۵	فرہنگ	۱۱۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ اشعار کا مطلب سادہ جملوں میں لکھ سکیں۔
۲۔ نظم کو تحت اللفظ میں پڑھ سکیں۔
۳۔ نظم سُن کر اُس کے ہم آواز الفاظ (قافیے) بتا سکیں۔
۴۔ نظم سُن کر اُس کا مرکزی خیال بتا سکیں۔
۵۔ حمد میں دی گئی معلومات سادہ جملوں میں ترتیب سے لکھ سکیں۔
۶۔ مختلف مذہبی تقریبات کے حوالے سے اپنے مشاہدات و تجربات گیارہ سے پندرہ جملوں میں تحریر کر سکیں۔

حمد

ذاتِ حق اپنے آپ ہے موجود
کوئی اُس کے سِوا نہیں معبود

اُونگھتا ہے کبھی نہ سوتا ہے
سب ارادے سے اُس کے ہوتا ہے

اُس نے یہ آسماں بنایا آپ
اُس نے فرشِ زمیں بچھایا آپ

کیے اونچے پہاڑ اُس نے کھڑے
مِیخ کی طرح جو زمیں میں گڑے

اُس نے بادل سے بوند ٹپکائی
اُس نے پانی پہ ناؤ تیرائی

مُردہ مِٹّی میں اُس نے ڈالی جان
لہلہائے ہرے بھرے میدان

اُس نے دنیا میں انبیا بھیجے
اپنے رستے کے رہ نما بھیجے

اُس کی ہستی سے سب کی ہستی ہے
خَلقت اُس کی بسائی بستی ہے

(محمد اسماعیل میرٹھیؒ)

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) اِس حمد میں اللہ تعالیٰ کی کون کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟ ترتیب سے بیان کیجیے۔

(ب) حمد میں کن کن نعمتوں کا ذکر ہے؟

(ج) مُردہ مٹّی میں جان ڈالنے سے کیا مُراد ہے؟

(د) اللہ تعالیٰ نے انبیا کیوں بھیجے؟

(ہ) حمد کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

سوال نمبر ۲: درج ذیل سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- ہستی کے معنی ہیں:

(الف) ترقّی (ب) بستی (ج) روشنی (د) زندگی

۲- بوند ٹپکائی اشارہ ہے:

(الف) بادل کا (ب) بارش کا (ج) پانی کا (د) آسمان کا

۳- میخ کی طرح زمین میں گڑے ہیں:

(الف) پہاڑ (ب) مکان (ج) درخت (د) ٹیلے

۴- اللہ نے دنیا میں رہ نما بنا کر بھیجے:

(الف) فرشتے (ب) انبیا (ج) اصحاب (د) اولیا

۵- "ذاتِ حق" کا مطلب ہے:

(الف) معبود (ب) مہربان (ج) واحد (د) سچّا

سوال نمبر ۳: لفظوں کو دیے گئے معانی سے ملایئے:

الفاظ	معانی
ناؤ	مشکل
رہ نما	مخلوق
دشوار	ذات
ہستی	کشتی
خلقت	راہ دکھانے والا

سوال نمبر ۴: درج ذیل مصرعوں کی سادہ نثر بنایئے:

مصرعے

(الف) کوئی اُس کے سِوا نہیں معبود

سادہ نثر: ------------------------

(ب) اُس نے فرشِ زمیں بچھایا آپ

سادہ نثر: ------------------------

(ج) کیے اونچے پہاڑ اُس نے کھڑے

سادہ نثر: ------------------------

(د) سب ارادے سے اس کے ہوتا ہے

سادہ نثر: ------------------------

سوال نمبر ۵: درج ذیل لفظوں کے ہم آواز الفاظ تحریر کیجیے:

الفاظ	ہم آواز الفاظ			
۱- ہوتا	....	....	....	....
۲- ناؤ	....	....	....	....
۳- جان	....	....	....	....
۴- پانی	....	....	....	....

سوال نمبر ۶: حمد کے پہلے اور دوسرے شعر کی تشریح کیجیے۔

سرگرمیاں: ۱- طَلَبہ یہ حمد خوش خط لکھ کر دکھائیں گے۔

۲- طَلَبہ دیگر رسائل سے حمد کا انتخاب کر کے لائیں اور اُستاد کو دکھائیں گے۔

۳- طَلَبہ یہ حمد کمرۂ جماعت میں تحت اللفظ پڑھیں گے۔

۴- طَلَبہ اس حمد کے اشعار یاد کر کے کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔

۵- کسی مذہبی تقریب کا آنکھوں دیکھا حال تحریر کریں گے۔

برائے اساتذہ

۱- طَلَبہ کو حمد سننے کے آداب سکھایئے۔

۲- طَلَبہ کو تحت اللفظ پڑھنا سکھایئے۔

۳- طَلَبہ کو مشکل الفاظ کا تلفظ سکھایئے۔

۴- طَلَبہ کو اللہ تعالیٰ کے صِفاتی نام یاد کرایئے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- نظم سُن کر اُس کا خلاصہ بتا سکیں۔
۲- جمع کے واحد اور واحد کے جمع بنا سکیں۔
۳- مختلف ذرائع ابلاغ سے نظمیں (نعتیں) سن کر دوسروں کو بھی سنا سکیں۔
۴- گروہ میں تحریر کو درست تلفظ، روانی، آہنگ، زیروبم اور تفہیم سے پڑھ سکیں۔
۵- نعت یاد کر کے انفرادی اور اجتماعی طور پر ترنم، لے اور آہنگ سے پڑھ سکیں۔
۶- صوتی تکرار پر مشتمل مصرعے سُنیں اور اُنھیں دہرا سکیں۔
۷- ملتی جلتی آوازوں والے الفاظ اُن کے معنی کے مطابق ادا کر سکیں۔

نَعُت

جہاں میں سب سے بڑی ہے فَقَط خدا کی ذات
اور اِس کے بعد بِلاشبہ مصطفٰی (ﷺ) کی ذات

وہ مصطفٰی (ﷺ)، کہ جو اللہ کے نبی بھی ہیں
تمام نبیوں، رسولوں میں آخری بھی ہیں

وہ مصطفٰی (ﷺ)، کہ جو رحمت ہیں کُل جہاں کے لیے
جو روشنی ہیں، ہدایت ہیں، کُل جہاں کے لیے

وہ مصطفٰی (ﷺ)، جو یتیموں کے کام آتے تھے
وہ مصطفٰی (ﷺ)، جو ضعیفوں کے کام آتے تھے

وہ جن کی ذات نمونہ ہے آدمی کے لیے
پیامِ امن ومحبت ہے ہر کسی کے لیے

(ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی)

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے:

(الف) نعت کسے کہتے ہیں؟

(ب) تمام نبیوں میں ہمارے نبی حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیّین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کیا مرتبہ ہے؟

(ج) ضعیفوں کے کام آنے سے کیا مُراد ہے؟

(د) یتیموں کے ساتھ حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کس طرح پیش آتے تھے؟

(ہ) رسولِ پاک حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات کو نمونہ بنانے سے ہماری زندگی میں کیا کیا تبدیلیاں آئیں گی؟

سوال نمبر ۲: درج ذیل سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ روشنی ہیں:

(الف) محبت کی　(ب) امانت کی　(ج) ہدایت کی　(د) دیانت کی

۲۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی سے انسانوں کو سیکھنا چاہیے:

(الف) روشنی کرنا　(ب) زندگی گذارنا　(ج) امن سے رہنا　(د) ہدایت دینا

۳۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سہارا تھے:

(الف) یتیموں کے　(ب) رسولوں کے　(ج) نبیوں کے　(د) آدمیوں کے

۴۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات امن و محبت کا پیغام ہے:

(الف) یتیموں کے لیے　(ب) ضعیفوں کے لیے　(ج) آدمیوں کے لیے

(د) سب انسانوں کے لیے

سوال نمبر ۳: ذیل میں ملتی جلتی آوازوں والے الفاظ دیے گئے ہیں۔ اِنھیں بہ آوازِ بلند پڑھیے اور معنی بتائیے:

یتیموں، ضعیفوں، رحمت، ہدایت، جہاں، سماں، ذات، حیات

سوال نمبر ۴: درج ذیل واحد کی جمع لکھیے:

واحد	جمع
نبی	
روشنی	
نمونہ	
یتیم	
ضعیف	

سوال نمبر ۵: شاعر نے اس نعت میں حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی جن جن خوبیوں کا ذکر کیا ہے اُن کی فہرست بنائیے۔

سوال نمبر ۶: اس نعت کو سادہ نثر میں لکھیے۔

سرگرمیاں: ۱- طلبہ یہ نعت ذہن میں رکھتے ہوئے نثر میں حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صفات تحریر کریں گے اور کمرۂ جماعت میں دُرست تلفّظ اور روانی سے پڑھ کر سُنائیں گے۔

۲-طَلَبہ یہ نعت یاد کر کے کمرۂ جماعت میں ترَنّم سے پڑھیں گے۔

۳-طَلَبہ ریڈیو، ٹی وی یا انٹرنیٹ سے سُن کر اپنی پسند کی نعتیں کاپی میں لکھیں گے اور دوستوں کو پڑھ کر سنائیں گے۔

برائے اساتذہ

۱- سادہ نثر لکھنے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

۲- طَلَبہ کے درمیان مقابلہ نعت خوانی کا اہتمام کیجیے۔

۳- طَلَبہ کو نعت سننے کے آداب سکھائیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- سُنی ہوئی اہم باتوں کو یاد رکھ سکیں۔
۲- کسی عبارت سے متعلق جائزے پر مبنی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
۳- نثر پڑھتے وقت نئے الفاظ کے معنی سمجھ سکیں۔
۴- اپنی جماعت یا اسکول اسمبلی میں ذاتی مشاہدات پر تین یا چار منٹ کی تقریر کر سکیں۔
۵- اخبار کے پسندیدہ حصے کا مطالعہ کر سکیں۔

ہمارے رسولِ امین

حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ (ترجمہ: حضرت مُحمّدؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ کے آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر رحمت اور سلامتی ہو۔) ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ عرب کے لوگ اپنی چیزیں امانت کے طور پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس رکھواتے تھے۔ مکے کے لوگوں نے آپ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اِنھی اچھّی عادتوں کی وجہ سے اُنھیں "صادق اور امین" کا لقب دیا۔ حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سچ بولنے کی پُختہ عادت کی وجہ سے مکے کے کافر تک حضرت مُحمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سچّا اور امین کہتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ساری زندگی نیکی، خوش اخلاقی، ہمدردی، بھلائی اور اللہ کی عبادت میں بَسر کی۔

ایک دفعہ جب حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حکمِ الٰہی ہوا کہ اپنے خاندان والوں کو دعوتِ اسلام دیں تو حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے "جبلِ صَفا" پر چڑھ کر لوگوں کو دعوتِ اسلام دی۔ اُس وقت حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اگر میں آپ کو یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک بہت بڑا لشکر آرہا ہے تو کیا آپ سب یقین کریں گے؟ سب لوگوں نے کہا: جی ہاں! کیوں کہ ہم نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں سُنا۔

بالکل اسی طرح ابوجہل جو حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور اسلام کا سب سے بڑا دُشمن تھا، وہ بھی کہتا تھا کہ میں حضرت مُحمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سچّا مانتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا مثال دنیا میں ملے گی کہ دشمن و کافر بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوش اخلاقی، سچّائی، اعلیٰ ظرفی اور امانت داری کی گواہی دیں۔

بچّو! ہم سب کو بھی ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔ دوسروں کی امانتوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔ ایسا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بے حد پسند کرتا ہے۔ ایسے لوگ ہی دنیا و آخرت میں سُرخ رُو ہوتے ہیں۔

مشق

سوال نمبر۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) حضرت مُحمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو رسولِ امین کیوں کہا جاتا ہے؟

(ب) ہمارے پیارے نبی حضرت مُحمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں کون کون سی خُوبیاں تھیں؟

(ج) حضرت مُحمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کون سے پہاڑ پر چڑھ کر دعوتِ اسلام دی؟

(د) اسلام کا سب سے بڑا دشمن کون تھا؟

(ہ) دنیا و آخرت میں کیسے لوگ سُرخ رُو ہوتے ہیں؟

سوال نمبر ۲: درج ذیل الفاظ کو معنی سے ملایئے:

صادق	حوالے کرنا
پختگی	آخری نبی
خاتم النبیین	امانت دار
امین	سچّا
سپرد کرنا	پائے داری

سوال نمبر۳: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مدد، سچ بولنا، دعوت، مثال، بلند اخلاق

سوال نمبر۴: درج ذیل خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف) حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لقب ________ اور امین ہیں۔

(ب) حضرت مُحمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ________ ہوا۔

(ج) حضرت مُحمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو لوگوں نے کہا: جی ہاں ہم نے آپ کو کبھی ________ بولتے نہیں سنا۔

(د) ________ نے بھی حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سچ کی گواہی دی۔

(ہ) اللہ تعالیٰ ________ بولنے والوں کو بے حد پسند کرتا ہے۔

سرگرمیاں: ۱۔ طَلَبہ اخبارات و رسائل میں سے احادیث و اقوال جمع کر کے اپنی ڈائری میں لکھیں گے اور کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔

۲۔ طَلَبہ سیرت النبی کے موضوع پر تین سے چار منٹ کی تقریر کریں گے۔

۳۔ طَلَبہ ہر لفظ کے آخری حرف سے نیا لفظ بنائیں گے۔

نماز	زکواۃ		

برائے اساتذہ

۱۔ طَلَبہ کو اسلامی احادیث واقوال تلاش کرنے میں مدد فراہم کیجیے۔

۲۔ طَلَبہ کو تقریر کی تیاری کرائیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- واقعہ سُن کر اس کا مقصد بیان کر سکیں۔

۲- مختلف موضوعات پر دُرست تلفّظ، مناسب لب و لہجے، تاثرات، اعتماد اور دلائل کے ساتھ اظہارِ خیال کر سکیں۔

۳- تجزیاتی سوالات سُن کر ان کے جواب دے سکیں۔

۴- مذکر و مؤنث الفاظ کی شناخت کر سکیں۔

۵- لائبریری میں جا کر اضافی مطالعے کا شوق پورا کر سکیں۔

۶- روز مرّہ معاملات میں صداقت، امانت اور احساسِ ذمہ داری کا مظاہرہ کر سکیں۔

۷- مختلف پیشوں سے متعلق اپنے احساسات و خیالات گیارہ سے پندرہ جملوں میں تحریر کر سکیں۔

حضرت نعمان بن ثابتؒ

امام ابو حنیفہ کا نام نعمان بن ثابتؒ تھا۔ آپؒ بچپن ہی سے نہایت ذہین، محنتی اور اچھّی عادات کے مالک تھے۔ آپؒ کو علم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا۔ آپؒ کے والد نے عِلم کا شوق دیکھ کر آپؒ کو بڑے بڑے عُلما سے تعلیم دلوائی۔ آپؒ کے ایک مشہور استاد کا نام حماد تھا۔ آپؒ ان کے پاس اٹھارہ سال رہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے حضرت امام جعفر صادقؒ کی صحبت میں دو سال رہ کر فیض حاصل کیا۔ اِن کے علاوہ بھی آپؒ

نے کئی مقامات کا سفر کر کے بڑے بڑے عالموں سے تعلیم حاصل کی۔

امام ابو حنیفہؒ قرآن و حدیث کا بہت مطالعہ کرتے تھے۔ چھوٹی سے چھوٹی سنت پر بھی بڑی توجہ سے عمل کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپؒ کی نیکی، عبادت، عِلم اور ذہانت کی شُہرت ہر طرف پھیل گئی۔ دُور دُور سے عالِم آتے اور آپؒ سے علم حاصل کرتے۔ آپؒ کے شاگردوں میں امام ابو یوسف اور عبد اللہ بن مبارک بہت مشہور ہیں۔

آپؒ قرآن مجید، احادیث اور نبی پاک حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عمل یعنی سنت سے ہر مسئلے کا حل تلاش کرتے تھے۔ آپؒ نے چھتیس بڑے بڑے عالِموں کی ایک کمیٹی یا مجلس بنائی تھی جس میں ہر مسئلے پر کئی کئی دن تک بحث ہوتی، پھر کہیں جا کر آپ کسی مسئلے کا فیصلہ فرماتے۔ اس طرح تمام فیصلے کتاب کی صورت میں جمع کر لیے گئے۔ آپؒ کے فیصلوں کے اس مجموعے کو "فِقہِ الاکبر" کہتے ہیں۔ اس وقت دنیا کے بہت سے ملکوں کے لوگ اِن فیصلوں پر عمل کرتے ہیں، اس لیے آپ کو امامِ اعظم کہا جاتا ہے۔

امام ابو حنیفہؒ ایک بڑے عالم ہونے کے علاوہ ایک عبادت گزار، دیانت دار، خوش اخلاق اور سخی انسان تھے۔ کوفے میں آپؒ کا کپڑے کا کارخانہ تھا جس میں ایک خاص قسم کا ریشمی کپڑا "خز" تیار کیا جاتا تھا۔ آپؒ اس کی تجارت کرتے تھے۔ اللہ نے اس میں بڑی برکت دی۔ اپنی آمدنی کا بڑا حصہ آپ خیرات کر دیا کرتے۔ آپؒ نے بہت سے غریب طلبہ کے وظیفے بھی مقرر کر رکھے تھے۔

تجارت میں دیانت داری کا یہ عالَم تھا کہ آپ کی دُکان پر ریشم کے چند تھان رکھے تھے، ان میں کچھ خرابی تھی۔ آپؒ نے اپنے ملازم کو ہدایت کی کہ وہ کپڑے کے یہ تھان بیچنے سے پہلے گاہک کو بتا دیں کہ ان میں یہ خرابی ہے۔ ملازم نے سب تھان بیچ ڈالے۔ وہ اُن کی خرابی بتانا بھول گیا۔ امام ابو حنیفہؒ کو جب اس بات کا علم ہُوا تو اِس بات کا بہت افسوس کیا اور ساری رقم خیرات کر دی۔

امام ابو حنیفہؒ کے پڑوس میں ایک موچی رہتا تھا۔ دن بھر وہ اپنے کام میں مصروف رہتا۔ شام کو اس کے گھر میں اس کے دوست احباب جمع ہوتے وہ سب مل کر شور وغل کرتے۔ امام صاحب رات کو عبادت میں مصروف رہتے۔ شور کی وجہ سے آپؒ کو بہت تکلیف ہوتی مگر آپؒ نے کبھی شکایت نہ کی۔

ایک رات کوتوال کا وہاں سے گزر ہوا تو اس نے شور سنا۔ تفتیش کرنے پر معلوم ہُوا کہ یہ شور موچی اور اس کے دوست مچّا رہے ہیں۔ کوتوال نے موچی کو قید خانے میں ڈال دیا۔ اگلی رات جب امام ابو حنیفہؒ کو شور نہ سنائی دیا تو آپؒ کو فکر لاحق ہو گئی، پوچھنے پر لوگوں نے بتایا کہ موچی قید خانے میں ہے۔ آپؒ فوراً کوفے کے گورنر کے پاس گئے اور کہا میرے ہم سائے کو، کوتوال نے گرفتار کر لیا ہے، میری خواہش ہے کہ اسے رہا کر دیا جائے۔ چناں چہ اُسے رہا کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد موچی کو معلوم ہُوا کہ اس کی رہائی امام ابو حنیفہؒ کی وجہ سے عمل میں آئی ہے تو وہ بہت شرمندہ ہُوا۔ وہ امام صاحب کے پاس گیا اور معافی مانگی۔ اس واقعے کا موچی پر ایسا اثر ہوا کہ اُس نے بُرائیوں سے توبہ کر لی۔

امام اعظمؒ کو ایک اور بہت بڑا شرف حاصل تھا جو اس زمانے کے کسی عالِم کو نہ تھا۔ وہ یہ کہ آپؒ نے ایک صحابیِ رسول حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت انس بن مالکؓ کی زیارت کی تھی، اس لیے آپ کو "تابعی" ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ تابعی اُس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے کسی صحابی سے ملاقات کی ہو۔

خلیفۂ وقت نے امام صاحب کو قاضی بنانا چاہا، لیکن آپؒ شاہی عہدہ پسند نہیں کرتے تھے اس لیے آپؒ نے انکار کر دیا۔ اس پر خلیفہ ناراض ہو گیا اور اُنھیں قید میں ڈال دیا۔ آپ نے اسی قید خانے میں ۷۶۷ء میں وفات پائی اور بغداد میں دفن ہوئے۔ جس وقت ہزاروں سوگ وار آپ کا جنازہ لیے جا رہے تھے، خلیفہ منصور اپنے محل سے دیکھ کر بول اٹھا:

"ملک کے اصل حاکم تو یہ تھے جو لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتے تھے۔"

اللہ تعالیٰ، امامِ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے! جن کی محنت کی بہ دولت آج ہم قرآن وحدیث کے احکام آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور عمل کر سکتے ہیں۔

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) امام ابو حنیفہؒ کا اصل نام کیا تھا؟

(ب) امام ابو حنیفہؒ کسی مسئلے کا فیصلہ کیسے کرتے تھے؟

(ج) آپؒ کو امامِ اعظم کیوں کہا جاتا ہے؟

(د) کپڑے کے تھان بِک جانے پر امام ابو حنیفہؒ کو کیوں افسوس ہوا؟

(ہ) موچی نے برائیوں سے توبہ کیوں کی؟

(و) امام ابو حنیفہؒ کے فیصلوں کے مجموعے کا کیا نام ہے؟

(ز) امام ابو حنیفہؒ کی کچھ خوبیاں بیان کیجیے۔

سوال نمبر ۲: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- آپؒ نے زیارت کی تھی:

(الف) انس بن مالکؓ کی (ب) زید بن ثابتؓ کی

(ج) عبداللہ بن عمرؓ کی (د) عبداللہ بن مسعودؓ کی

۲- آپؒ کے کپڑے کا کارخانہ تھا:

(الف) بصرے میں (ب) کوفے میں (ج) بغداد میں (د) قرنہ میں

۳- آپؒ نے رہا کروایا:

(الف) غلام کو (ب) موچی کو (ج) کوتوال کو (د) ملازم کو

۴-　"تابعی" اُسے کہا جاتا ہے، جس نے ملاقات کی ہو:

(الف) رسول سے　(ب) نبی سے　(ج) خلیفہ سے　(د) صحابی سے

۵-　آپؒ نے وفات پائی:

(الف) ۷۶۶ء میں　(ب) ۷۶۷ء میں　(ج) ۷۶۸ء میں　(د) ۷۶۹ء میں

سوال نمبر ۳:　خالی جگہیں دُرست لفظ سے پُر کیجیے:

(الف) امام ابو حنیفہؒ کے والد کا نام __________ تھا۔

(ب) آپؒ کے استاد __________ تھے۔

(ج) آپؒ کے فیصلوں کے مجموعے کو __________ کہتے ہیں۔

(د) اپنی آمدنی کا بڑا حصہ آپؒ __________ کر دیا کرتے تھے۔

(ہ) آپؒ __________ میں دفن ہوئے۔

سوال نمبر ۴: درج ذیل الفاظ میں سے مذکر و مؤنث الگ کیجیے:

والد- اُستاد- عالمہ- ملازمہ- صحابی- پڑوسن

☆ کسی شخص، جگہ یا چیز کے نام کو "اسم" کہا جاتا ہے۔ مثلاً: حاکم، کوتوال، موچی، شاگرد وغیرہ "شخص" ہیں۔ دُکان، کارخانہ، گھر، قید خانہ وغیرہ "جگہ" ہیں۔ کپڑا، کتاب، رقم، تھان وغیرہ "چیز" ہیں۔

سوال نمبر ۵: نیچے دیے گئے کالموں میں تین تین اسم لکھیے:

شخص	جگہ	چیز
۱- __________	__________	__________
۲- __________	__________	__________
۳- __________	__________	__________

سرگرمیاں: ۱- طَلَبہ کسی اسلامی شخصیت پر کمرۂ جماعت میں تقریر کریں گے۔

۲-طَلَبہ لائبریری میں جاکر تاریخی واقعات پڑھیں گے۔

۳-طَلَبہ اپنے ماحول میں موجود مختلف کام کرنے والوں مثلاً موچی، درزی، سبزی فروش وغیرہ میں سے کسی ایک پر دس سے گیارہ جملے تحریر کریں گے۔

۴-طَلَبہ درج ذیل اشاروں کی مدد سے لفظ مکمل کریں گے۔

جیسے:

استاد	ڈاکٹر	حلو______
مو______	در______	دھو______

برائے اساتذہ

۱-طَلَبہ کو اسلامی شعائر سے متعلق آگاہی دیتے ہوئے بتایئے کہ آئمۂ کرام نے کس طرح دین سمجھنے میں ہماری مدد کی ہے۔

۲-طَلَبہ کو تقریر میں درست تلفّظ، مناسب لب و لہجے، تاثرات، اعتماد اور دلائل سے اظہارِ خیال کی مشق کرایئے۔

۳-طلبہ کو رموزِ اوقاف کی مشق کرایئے۔

۴-کمرۂ جماعت میں "گوشۂ مطالعہ" تشکیل دیجیے جہاں طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق پڑھنے کا مواد رکھا جائے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱-واقعہ سُن کی اس کا مرکزی نکتہ سمجھ سکیں۔
۲- طویل عبارت سُن کر اُس کے مختلف پہلو سمجھ سکیں۔
۳-سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھ سکیں۔
۴- سادہ جُملے بنانے پر عبور حاصل کر سکیں۔
۵-نسبتاً طویل جملے درست تلفّظ اور لب ولہجے سے ادا کر سکیں۔
۶-سُن کر بتا سکیں کہ کون سے جُملے بے ربط ہیں۔
۷-کہانی / واقعہ سُن کر اُس کا امکانی انجام بتا سکیں۔
۸-علامتِ فاعل "نے" (ماضی) اور علامت مفعول "کو" شناخت کر سکیں۔
۹-حروفِ عطف کو پہچان سکیں۔

بے مثال عَدل

مسلمانوں کے ایک سپہ سالار قتیبہ بن مسلم نے جنگ کے اسلامی اصولوں کے خلاف سمر قند کا علاقہ فتح کر لیا۔ جنگ کا اسلامی اُصول یہ ہے کہ حملہ کرنے سے پہلے تین دِن کی مُہلت دی جائے تاکہ مخالف بھی ضروری تیاری کر سکیں یا ہتھیار ڈال دیں۔ اچانک حملے کی یہ بے اصولی ہوئی بھی تو ایسے دور میں جب حضرت عمر بن عبد العزیزؒ مسلمانوں کے خلیفہ تھے۔ سمر قند کے پادری نے دمشق میں مسلمانوں کے حاکم کو شکایت بھجوائی۔ شکایت لے جانے والے نے دمشق پہنچ کر ایک عالی شان عمارت دیکھی جس میں لوگ نماز پڑھ

رہے تھے۔ اُس نے لوگوں سے پوچھا: "کیا یہ حاکمِ شہر کی رہائش گاہ ہے؟"

لوگوں نے کہا: " یہ مسجد ہے۔"

قاصد نے کہا: "میں حاکم سے ملنا چاہتا ہوں۔"

لوگوں نے اُسے حاکم کے گھر کا راستہ دکھا دیا۔

قاصد بتائے ہوئے راستے پر چلتا ہوا حاکم کے گھر جا پہنچا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص دیوار سے لگی سیڑھی پر چڑھ کر چھت کی لپائی کر رہا ہے۔

یہ دیکھ کر وہ پلٹ آیا اور لوگوں سے کہا:

"میں نے تم سے حاکِم کے گھر کا پتا پوچھا تھا نہ کہ اُس غریب شخص کا جس کے گھر کی چھت بھی ٹوٹی ہوئی ہے۔"

انھوں نے کہا: "وہی حاکم کا گھر ہے۔ ہم نے تم سے غلط نہیں کہا۔"

قاصد نے بے دلی سے دوبارہ اُسی گھر پر جا کر دستک دی۔ کچھ دیر پہلے لِپائی کرنے والا شخص اندر سے نمودار ہوا۔

قاصد نے اپنا تعارف کرانے کے بعد خط حاکم کو دے دیا۔ حاکم نے خط پڑھ کر اُسی کی پُشت پر لکھا۔

"عمر بن عبد العزیز کی طرف سے سمرقند میں تَعَیُّنات اپنے عامِل کے نام؛ ایک قاضی مقرر کرو جو پادری کی شکایت سنے۔" خط پر سرکاری مُہر لگا کر واپس قاصد کو دے دیا۔

قاصد سوچتا جا رہا تھا کہ کیا یہ خط مسلمانوں کے اُس عظیم لشکر کو ہمارے شہر سے نکال سکے گا؟

سمرقند لوٹ کر اُس نے خط پادری کو دے دیا۔ خط پڑھ کر پادری کو بھی حیرت ہوئی کہ یہ خط تو اُسی کے نام لکھا گیا ہے، جس سے ہمیں شکایت ہے۔

پھر بھی وہ لوگ مجبوراً خط لے کر حاکمِ سمرقند قتیبہ کے پاس پہنچے۔ حاکم نے خط پڑھتے ہی قاضی مقرر کر دیا۔ فوراً عدالت لگ گئی۔ ایک چوَب دار نے قتیبہ کا نام بغیر کسی لَقَب و منصب کے پکارا۔ قتیبہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر قاضی کے رُوبہ رُو پادری کے ساتھ بیٹھ گیا۔

قاضی نے پادری سے پوچھا: "کیا دعوا ہے تمھارا؟"

پادری نے بیان دیتے ہوئے کہا: "قتیبہ نے کسی پیشگی اطلاع کے بغیر ہم پر حملہ کیا، نہ تو اِس نے ہمیں اِسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور نہ ہی سوچنے کا موقع دیا۔"

قاضی نے قتیبہ کی طرف دیکھا اور سوال کیا: "کیا کہتے ہو تم اس دعوے کے جواب میں؟"

" قاضی صاحب! جنگ تو ہوتی ہی فریب اور دھوکا ہے، ہم نے موقعے سے فائدہ اُٹھایا اور سمر قند پر قبضہ کر لیا۔"

قاضی نے قتیبہ کا جواب نظر انداز کرتے ہوئے سوال کیا:

"قتیبہ! میری بات کا جواب دو، کیا تم نے حملے سے پہلے ان لوگوں کو اِسلام قبول کرنے کی دعوت دی یا جزیہ مانگا؟"

قتیبہ نے جواب دیا: " نہیں قاضی صاحب! میں نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ ہم نے موقعے سے فائدہ اُٹھایا تھا۔"

قاضی صاحب نے سنجیدگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے فیصلہ سُنایا:

" اللہ نے اس دین کو فتح اور عظمت، عدل و انصاف کی وجہ سے دی ہے نہ کہ دھوکے اور موقع پرستی سے۔ تمام مسلمان فوجی اور ان کے عہدے دار مع اپنے بیوی بچّوں کے، ہر قسم کی اَملاک، گھر اور دکانیں چھوڑ کر سمر قند کی حدود سے باہر نکل جائیں۔ اگر اِدھر دوبارہ آنا بھی ہو تو کسی پیشگی اطلاع اور تین دن کی مُہلت دیے بغیر نہ آیا جائے۔"

پادری جو کچھ دیکھ اور سن رہا تھا، اُسے وہ ایک خواب محسوس ہو رہا تھا۔ چند لمحوں کی عدالت، نہ کوئی گواہ اور نہ دلیلوں کی ضرورت۔

چند گھنٹوں بعد ہی سمر قندیوں نے اپنے پیچھے گرد و غُبار کے بادل چھوڑتے مسلمانوں کے قافلے دیکھے جو شہر چھوڑ کر جا رہے تھے۔ لوگ حیرت سے ایک دوسرے سے سبب پوچھ رہے تھے اور جاننے والے بتا رہے تھے کہ عدالت کے فیصلے کی تعمیل ہو رہی ہے۔ اُس دِن جب سورج ڈوبا تو سمر قند کی گلیاں سنسان

تھیں اور سمرقندیوں کے گھروں سے رونے دھونے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اُنھیں ایسے لوگ چھوڑ کر جا رہے تھے جن کے عُمدہ اخلاق نے ساری دُنیا کو متاثر کیا تھا۔

تاریخ گواہ ہے کہ سمرقندی یہ جُدائی چند گھنٹے بھی برداشت نہ کر پائے۔ اپنے پادری کی قیادت میں کلمۂ طیبہ پڑھتے ہوئے مسلمانوں کے لشکر کے پیچھے روانہ ہو گئے اور اُن کو واپس بُلا لائے۔ اسلام نے وہاں ایسے نُقوش چھوڑے کہ سمرقند ایک طویل عرصے تک مسلمانوں کا مرکز بنا رہا۔

(ماخوذ از قصص من التاریخ)

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) سمرقند کے پادری نے مسلمانوں کے حاکم کو کیا شکایت بھجوائی؟

(ب) قاصد نے بے دلی سے دستک کیوں دی؟

(ج) خط پڑھ کر پادری کو کیوں حیرت ہوئی؟

(د) قتیبہ نے کس اصول کی خلاف ورزی کی تھی؟

(ہ) قاضی نے کیا فیصلہ کیا؟

(ز) انصاف کیوں ضروری ہے؟

(و) سمرقند کے لوگ مسلم لشکر کی واپسی پر کیوں پریشان اور مغموم تھے؟

سوال نمبر ۲: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ سمرقند کا علاقہ فتح کیا:

(الف) طارق بن زیاد نے (ب) خالد بن ولید نے

(ج) قتیبہ بن مسلم نے (د) موسیٰ بن نصیر نے

۲- اس واقعے کے وقت مسلمانوں کے خلیفہ تھے:

(الف) حضرت عمر فاروقؓ (ب) حضرت عمر بن عبد العزیزؒ

(ج) حضرت عمر بن خالدؒ (د) حضرت عمرو بن عاصؓ

۳- حملہ کرنے سے پہلے مہلت دی جائے:

(الف) دو دن کی (ب) تین دن کی (ج) چار دن کی (د) پانچ دن کی

۴- شکایت لے جانے والے نے دمشق پہنچ کر دیکھی:

(الف) عالی شان عمارت (ب) عالی شان بندرگاہ

(ج) عالی شان سڑک (د) عالی شان عدالت

۵- اللہ نے اس دین کو فتح اور عظمت دی ہے:

(الف) عدل وانصاف کی وجہ سے (ب) سخاوت وفیاضی کی وجہ سے

(ج) شجاعت وبہادری کی وجہ سے (د) رحم وکرم کی وجہ سے

۶- مسلمانوں نے ساری دنیا کو متاثر کیا:

(الف) طاقت سے (ب) عُمدہ اخلاق سے (ج) سخاوت سے (د) بہادری سے

سوال نمبر ۳: اِس کتاب میں سے پانچ ایسے جملے تلاش کیجیے جن میں علامتِ فاعل "نے" یا علامتِ مفعول "کو" موجود ہو۔ مثال:

۱- پادری "نے" بیان دیتے ہوئے کہا۔ ۲- اُس "نے" خط حاکم "کو" دے دیا۔

☆ یہ جملے پڑھیے:

★ مسلمان فوجی اور ان کے عہدے داران باہر نکل جائیں۔

★ ہمیں مُہلت دی جائے تاکہ ضروری تیاری کر سکیں۔

★ قاضی نے بلایا لیکن وہ نہ آیا۔

★ نہ کوئی گواہ نہ کوئی دلیلوں کی ضرورت۔

★ اسلام نے وہاں ایسے نقوش چھوڑے کہ سمر قند مسلمانوں کا مرکز بن گیا۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ اور، تاکہ، لیکن، نہ اور کہ حروفِ عطف ہیں جو دو یا دو سے زیادہ جملوں کو ملانے کا کام دیتے ہیں۔

سوال نمبر ۵: پانچ ایسے جملے بنایئے جن میں حروفِ عطف استعمال کیے گئے ہوں۔

سوال نمبر ۶: درج ذیل جملوں میں سے کون سے بے ترتیب ہیں اور کون سے باترتیب؟

بے ترتیب جملہ	باترتیب جملہ
اُسے حاکم لوگوں نے اُسے راستہ دکھا دیا گھر کا کے۔	
اُسے وہ ایک خواب محسوس ہو رہا تھا۔	
بات جواب نہ تھا قاضی صاحب کے پاس کی کا قتیبہ۔	
لوگ حیرت سے سبب پوچھ رہے تھے۔	
ایک عرصے تک مسلمانوں طویل سمرقند کا بنا رہا مرکز۔	

سوال نمبر ۶: اس سبق کا خلاصہ لکھیے۔

سوال نمبر ۷: درج ذیل الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

اُصول، عالی شان، دستک، حیرت، فیصلہ

سرگرمی: طلبہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے دور سے متعلق دوسرے واقعات تلاش کر کے کلاس میں سنائیں گے۔

برائے اساتذہ

۱- طلبہ کو عدل و انصاف کی اہمیت سے آگاہ کیجیے۔
۲- طلبہ کو کوئی کہانی یا واقعہ کسی اختتامی موڑ تک سنا کر اُن سے ممکنہ انجام کے بارے میں معلوم کیجیے۔
۳- طلبہ کو مشکل الفاظ کا تلفظ بتاتے ہوئے اعراب لگانا بھی سکھایئے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- نظم کو تحت اللفظ پڑھ سکیں۔ ۲- نظم کو ترنم، لے اور آہنگ سے پڑھ سکیں۔
۳- اشعار کا مطلب سادہ جملوں میں لکھ سکیں۔ ۴- چھوٹی چھوٹی نظمیں لکھ کر طباعت کے لیے بھیج سکیں۔
۵- متن سُن کر اُسے اپنے ذاتی تجربات اور مشاہدات سے مربوط کر سکیں۔ ۶- اُستاد کی نسبتاً طویل ہدایت سُن کر سمجھ سکیں۔
۷- نظم پڑھ کر اُسے اپنی حقیقی زندگی سے منسلک کر سکیں۔

ایک بلّی دو چوہے

دو چوہوں کی ایک کہانی
کچھ تازہ ہے کچھ ہے پُرانی
اک چوہے کی جیب میں بٹوا
اک چوہے کے ہاتھ میں حُقّہ
حُقّے میں تھے بُور کے لڈّو
کچھ تھے موتی چُور کے لڈّو
لڈّو تھے سب رنگ رنگیلے
کچھ تھے نیلے اور کچھ پیلے
بٹوے میں تھے چار ٹماٹر
اور تھوڑا سا منرل واٹر
لڈّو کھا کر پانی پی کر
بولے چوہے چھت پر چڑھ کر
کہاں ہے بلی اس کو بلاؤ
آیا ہے اب ہم کو تاؤ
آج نہیں وہ بچنے والی
بچہ لوگ بجائے تالی
بلّی نے جب سُنی یہ بات
بیت چکی تھی آدھی رات
پہلے اس نے دُم کو ہلایا
دانتوں کو دانتوں پہ جمایا
چپکے چپکے چھت پر پہنچی
پھر تیزی سے ان پر جَھپٹی

دونوں چوہے ڈر کر بھاگے بلّی پیچھے چوہے آگے
سوری سوری لاکھ وہ بولے سُنی نہ ان کی بات کسی نے
بلّی نے پھر مزے اُڑائے اِک اِک کرکے دونوں کھائے

(امجد اسلام امجد)

مشق

سوال نمبر۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) نظم میں کن کی کہانی بیان کی گئی ہے؟
(ب) بٹوے میں کیا تھا؟
(ج) حقّے میں کیا تھا؟
(د) لڈّو کھا کر اور پانی پی کر چوہوں نے کیا کیا؟
(ہ) بلّی چھت پر کس انداز سے پہنچی؟
(ز) چوہے ڈر کر کیوں بھاگے؟
(و) بلّی نے چوہوں کے ساتھ کیا کیا؟

سوال نمبر۲: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- نظم کا انداز ہے:
(الف) معلوماتی (ب) مزاحیہ (ج) نصیحت والا (د) ڈراؤنا

۲- لڈّو کھا کر اور پانی پی کر چوہے خود کو سمجھنے لگے:
(الف) نیک (ب) ذہین (ج) طاقت ور (د) رحم دل

۳- بٹوے میں تھے:
(الف) دو ٹماٹر (ب) چار ٹماٹر (ج) چار لڈو (د) دو لڈو

۴- بلّی نے دُم ہلا کر اور دانتوں کو جما کر تیاری کی:
(الف) چوہوں پر حملہ کرنے کی (ب) چوہوں کو بھگانے کی
(ج) چوہوں سے مذاق کرنے کی (د) چوہوں سے دوستی کرنے کی

۵- بلّی کو مزا آیا:

(الف) چوہوں کو ڈرا کر (ب) چوہوں کو بھگا کر

(ج) چوہوں کو کھا کر (د) چوہوں کے پیچھے دوڑ کر

سوال نمبر ۳: اس نظم سے کیا سبق ملتا ہے؟

(الف) __________ تھے سب رنگ رنگیلے

(ب) کہاں ہے __________ اس کو بلاؤ

(ج) بولے چوہے __________ پر چڑھ کر

(د) بیت چکی تھی __________ رات

(ہ) پہلے اس نے __________ کو ہلایا

سوال نمبر ۴: درج ذیل اشعار کا مطلب سادہ جملوں میں لکھیے:

۱- کہاں ہے بلّی اُس کو بلاؤ
آیا ہے اب ہم کو تاؤ

۲- بلّی نے جب سُنی یہ بات
بِیت چکی تھی آدھی رات

سوال نمبر ۵: خالی جگہیں پُر کیجیے:

سوال نمبر ۶: آپ نے ٹی وی یا موبائل پر ٹام اینڈ جیری (Tom & Jerry) کارٹون دیکھے ہوں گے۔ اس کارٹون کی کوئی کہانی اپنے الفاظ میں لکھیے۔

سرگرمی: طَلَبہ اپنے استاد کی رہ نمائی میں چھوٹی چھوٹی نظمیں لکھ کر کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔

برائے اساتذہ

۱- طَلَبہ کو عام زندگی سے متعلق موضوعات پر سادہ اور مختصر مزاحیہ تقریروں کی تیاری کرائیے اور بتائیے کہ مزاحیہ تقریر میں اخلاق کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

۲- طَلَبہ کو مختلف قسم کی طویل ہدایات دے کر جائزہ لیجیے کہ وہ کس حد تک سمجھ پائے؟

۳- طَلَبہ کی تحریر کردہ نظموں میں سے بہترین نظم منتخب کر کے طباعت کے لیے کسی اخبار یا رسالہ میں بھیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ مجوزہ عبارت کا خوش خط املا لکھ سکیں۔ ۲۔ جمع کے واحد اور واحد کے جمع بنا سکیں۔

۳۔ سادہ جملے بنانے پر عبور حاصل کر سکیں۔ ۴-روز مرّہ زندگی کے حوالے سے ہلکی پھلکی گفتگو کر سکیں۔

۵-مجوزہ عبارت پڑھتے ہوئے اُسے اپنے مشاہدے کی روشنی میں سمجھ سکیں۔ ۶- اسمِ خاص اور اسمِ عام میں تمیز کر سکیں۔

۷-ماحول اور معاشرتی واقعات کے بارے میں بات چیت میں حصّہ لے سکیں۔

۸-غیر شائستہ حرکات وسکنات کا مناسب تدارک کر سکیں اور بہیمانہ / جارحانہ رویّوں سے پیدا ہونے والے معاشرتی مسائل سے آگاہ ہو سکیں۔

۹-اپنی اور اپنے ماحول کی صفائی ستھرائی کا بھرپور خیال رکھ سکیں۔ ۱۰-گھر، اسکول، محلّے کے مسائل کا حل بات چیت کے ذریعے نکال سکیں۔

ہماری ذِمّے داریاں

اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ اسی نے انسان کو اپنی مخلوق میں سب سے بلند مرتبہ عطا کر کے دنیا میں بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ایک دوسرے پر حُقُوق مقرر فرمائے۔ اس نے سب کو امن سے زندگی گزارنے کا حکم دیا۔

ہر انسان کو دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے چند چیزوں کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ ان چیزوں میں

خوراک، لباس، رہنے کی جگہ، تعلیم، عزّت، جان و مال کا تحفُّظ، علاج کی سہولت وغیرہ زیادہ اہم ہیں۔ وہ تمام کام جن کا کرنا ہمارے لیے لازم ہے انھیں فرض کہتے ہیں، جیسے ماں باپ اور استاد کا ادب، بڑوں کا احترام، چھوٹوں سے محبّت، قانون پر عمل، وطن سے محبّت، اپنے قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرنا وغیرہ۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک حدیث کے مطابق "صفائی نصف ایمان ہے" ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔ اپنی، اپنے گھر اور اپنے ماحول کی صفائی رکھنی چاہیے۔ جگہ جگہ تھوکنے سے بچنا چاہیے۔ ہمارا ماحول پاک اور صاف ہوگا تو ہماری طبیعت پر اچھّا اثر پڑے گا۔ ہم صحت مند اور پُرسُکون رہیں گے اور اپنے تمام کام اچھی طرح کر سکیں گے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ گاڑی چلاتے وقت ٹریفک قوانین کی پابندی کریں۔ ضرورت کے وقت دوسری گاڑیوں کو راستا دیں۔ خاص طور پر ایمبولینس اور آگ بجھانے والی گاڑیوں کو۔ ان کے لیے ہر گز رکاوٹ پیدا نہ کریں۔ اگر ہم ٹریفک سگنل پر کھڑے ہوں تو سبز بتّی کے روشن ہونے تک گاڑی آگے نہ بڑھائیں، گاڑی چلاتے ہوئے موبائل فون کا استعمال نہ کریں، جب کسی اسکول، اسپتال، عبادت گاہ کے پاس سے گزریں تو اپنی گاڑی کی رفتار کم کر لیں اور وہاں ہارن ہر گز نہ بجائیں۔ سڑک پر کسی جگہ پانی کھڑا ہو تو وہاں سے بھی احتیاط سے گزرنا چاہیے۔

جب پیدل چلیں تو فُٹ پاتھ پر چلیں جو ہمارے لیے محفوظ راستا ہے جہاں فٹ پاتھ نہ ہو وہاں ہمیں سڑک کے کنارے پر چلنا چاہیے جس طرف سے گاڑیاں آ رہی ہوں اس کی مخالف سَمت میں چلنا چاہیے تاکہ سامنے سے آنے والی گاڑیاں ہمیں نظر آتی رہیں۔

ہمیں یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ قوانین عوام کی بہتری اور ملک کے نظام کو دُرست طور پر چلانے کے لیے بنائے جاتے ہیں، ایک ذِمّے دار شہری وہی ہوتا ہے جو قوانین کا احترام کرے اور ان پر عمل کرے۔

ہمیں ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے، بات چیت کے دوران دوسروں کی رائے کو سکون سے سُننا چاہیے۔ اگر کوئی ہم سے بد سُلوکی کرے تو ہم صبر اور برداشت سے کام لیں۔ نہ کسی سے بُرا سُلوک کریں اور نہ غیر شائستہ زبان میں بات کریں۔

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) انسان کے بنیادی حقوق کون کون سے ہیں ؟

(ب) فرض کسے کہا جاتا ہے ؟

(ج) پیدل چلنے میں کس احتیاط کی ضرورت ہے ؟

(د) ہمیں صاف ستھرا کیوں رہنا چاہیے ؟

(ہ) آپ کے خیال میں اچھا شہری کون ہوتا ہے ؟

(و) گاڑی چلاتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے ؟

(ز) ہمیں اپنے اِرد گرد موجود لوگوں سے کس طرح پیش آنا چاہیے ؟

سوال نمبر ۲: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ایک دوسرے پر مقرر فرمائے:

(الف) حقوق　　(ب) احسانات

(ج) فرائض　　(د) اختیارات

۲- نصف ایمان ہے:

(الف) صفائی　　(ب) قانون کا احترام

(ج) روزہ　　(د) علم حاصل کرنا

۳- ماحول صاف رکھنے سے حاصل ہوتی ہے:

(الف) دولت　　(ب) عزّت

(ج) صحت　　(د) حفاظت

۴- ایک ذِمّے دار شہری قوانین کا کرتا ہے:

(الف) انکار (ب) احترام

(ج) اقرار (د) اظہار

۵- ہمیں دوسروں کے بُرے سلوک پر کرنا چاہیے:

(الف) خاموشی (ب) صبر

(ج) انتظار (د) بات چیت

سوال نمبر ۳: درج ذیل الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

خالق، حُقُوق، امن، صفائی، تعلیم

سوال نمبر ۴: درج ذیل واحد کو جمع اور جمع کو واحد میں تبدیل کیجیے:

واحد	جمع
فرض	
	قوانین
ادب	
	گاڑیوں
نقصان	
	اعمال

☆ جس اسم سے کسی خاص شخص، خاص جگہ یا خاص چیز کی پہچان نہیں ہوتی، اسے "اسم عام" کہا جاتا ہے۔

جیسے: لڑکا، کتاب، شہر۔

جس اسم سے کسی خاص شخص، خاص جگہ یا خاص چیز کی پہچان ہوتی ہے، اسے "اسم خاص" کہا جاتا ہے۔

جیسے: احمد، قرآن، کراچی۔

سوال نمبر ۵: اسم عام اور اسم خاص کی پانچ پانچ مثالیں لکھیے۔

درج ذیل کا خوش خط املا لکھیے:

ہم سب کو یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ قوانین عوام کی بہتری اور ملک کے نظام کو دُرست طور پر چلانے کے لیے بنائے جاتے ہیں، ایک ذِمے ّدار شہری وہی ہوتا ہے جو قوانین کا احترام کرے اور ان پر عمل کرے۔

سرگرمیاں: ۱- طَلَبہ کمرۂ جماعت میں گروپ بنا کر "ٹریفک کے مسائل" مباحثہ کریں گے۔

۲- طَلَبہ اردگرد کے ماحول سے آگاہی اور ماحول کو بہتر بنانے کے لیے اُستاد کی مدد سے کمرۂ جماعت میں کوئی تقریب کریں گے۔

۳- طَلَبہ اپنے علاقے میں صفائی ستھرائی کی صورت حال پر جوڑیوں (Pairs) میں گفتگو کر کے نکات تحریر کریں گے اور کمرۂ جماعت میں پیش کریں گے۔

برائے اساتذہ

۱- ایک چارٹ کی مدد سے شاگردوں کو ٹریفک اشارات کے بارے میں معلومات فراہم کیجیے۔

۲- طَلَبہ کو غیر شائستہ حرکات وسکنات سے دور رکھنے کے لیے اور جارحانہ رویّوں سے پیدا ہونے والے معاشرتی مسائل سے آگاہی فراہم کیجیے۔

۳- طَلَبہ کو بتایئے کہ مختلف عوامی جگہوں مثلاً مسجد، پارک وغیرہ کے کیا آداب ہیں؟

۴- طَلَبہ سے "صفائی نصف ایمان ہے" کے موضوع پر دس جملے لکھوایئے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- عبارت پڑھ کر اُس سے متعلق تجزیاتی سوالات کر سکیں۔ مثلاً عبارت میں بیان کیے گئے کاموں کے علاوہ کمپیوٹر کن کن شعبوں میں استعمال ہو رہا ہے۔

۲- کمپیوٹر کا درست استعمال کر سکیں۔

۳- نثر پڑھتے وقت نئے الفاظ کے معنی سمجھ سکیں۔

۵- دی گئی معلومات کو سادہ جملوں میں ترتیب سے لکھ سکیں۔

کمپیوٹر کا تعارف

کمپیوٹر ایک حیرت انگیز ایجاد ہے جس نے ساری دنیا کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ دوسری انسانی ایجادوں کے مقابلے میں کمپیوٹر بہت ہی کم وقت میں ساری دنیا پر چھا گیا ہے۔ کمپیوٹر پر ہمارا انحصار اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ اس کے بغیر اب زندگی بہت مشکل نظر آتی ہے۔ طب، تعلیم، کاروبار، ٹیکنالوجی، تحقیق غرض دنیا کے ہر شعبے میں کمپیوٹر کی وجہ سے روز بہ روز ترقی ہو رہی ہے۔

طلبہ کے لیے تعلیمی حوالے سے بھی کمپیوٹر بہت مفید ہے۔ اس کے ذریعے طَلَبہ چند لمحوں میں جدید اور دل چسپ معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ کمپیوٹر کی تین خاص باتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کی رفتار حیرت انگیز ہے جو روز بہ روز بڑھتی جا رہی ہے۔ کمپیوٹر لاکھوں حسابی مسئلے چند منٹوں میں حل کر سکتا ہے۔ دوسری خاص بات معلومات محفوظ کرنے کی صلاحیت ہے۔ ایک بہت بڑی لائبریری کی تمام کتابیں ایک چھوٹی سی ہارڈ ڈسک میں سما سکتی ہیں۔ تیسری خاص بات یہ کہ ہم ان تمام کتابوں یا ویب سائٹس میں لکھی گئی معلومات کو چند سیکنڈ میں تلاش کر سکتے ہیں۔

کمپیوٹر ان پٹ، پروسیس اور آؤٹ پٹ کے سادہ اُصول پر عمل کرتا ہے۔ عام طور ان پُٹ کے لیے کی بورڈ اور ماؤس اور آؤٹ پٹ کے لیے اسکرین استعمال ہوتی ہے۔ پروسیس کے لیے مائیکرو پروسیسر اور میموری ہوتی ہے جب کہ معلومات کو ہارڈ ڈسک پر محفوظ کیا جاتا ہے۔

آج کے دور میں دنیا بھر میں کمپیوٹر پر تعلیمی اور دفتری کام کے علاوہ پرنٹنگ کا کام بہت جدید انداز میں ہو رہا ہے۔ پاکستان میں اُردو زبان کے حوالے سے کمپیوٹر پر بہت کام ہو رہا ہے۔ یونی کوڈ کی مدد سے کمپیوٹر میں اُردو ٹائپنگ کی جا سکتی ہے۔ اُردو میں مختلف اقسام کی لغات، تھیسارس کے علاوہ شُعراء کا کلام اور بہت سی معلومات مل جاتی ہیں۔

طَلَبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ کمپیوٹر کے استعمال پر عبور حاصل کریں تاکہ جدید دنیا میں بہتر زندگی گزار سکیں۔

مشق

سوال نمبر۱: درجِ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) کمپیوٹر کی ایجاد سے دنیا پر کیا اثر پڑا؟

(ب) کمپیوٹر کون کون سے شعبوں میں استعمال ہو رہا ہے؟

(ج) تعلیمی لحاظ سے کمپیوٹر کے کیا کیا فائدے ہیں؟

(د) کمپیوٹر کی تین خاص باتیں کون سی ہیں؟

(ہ) اُردو زبان میں کمپیوٹر پر کون کون سے کام ہو رہے ہیں؟

سوال نمبر ۲: **درج ذیل سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:**

۱- کمپیوٹر کے ذریعے کئی کتابیں محفوظ کی جاسکتی ہیں۔

(الف) اِن پُٹ میں (ب) ٹائپنگ میں

(ج) ہارڈ ڈسک میں (د) مائیکرو پروسیسر میں

۲- کمپیوٹر میں اِن پُٹ پروسیس، آؤٹ ہے:

(الف) ہارڈ ڈسک (ب) اسکرین (ج) میموری (د) یونی کوڈ

۳- عام طور پر کمپیوٹر پر اُردو زبان میں ہوسکتی ہے:

(الف) رفتار (ب) میموری (ج) ٹائپنگ (د) پروسیسنگ

۴- اردو ٹائپنگ میں مددگار ہے:

(الف) پروسیسر (ب) یونی کوڈ (ج) پرنٹر (د) مائیکرو پروسیسر

۵- کمپیوٹر نے تبدیل کر دیا ہے:

(الف) معلومات کو (ب) ایجادات کو (ج) دنیا کو (د) اُردو زبان کو

سوال نمبر ۳: **درج ذیل الفاظ کی ضد لکھیے:**

کم، زندگی، بڑی، مشکل، نیا

سوال نمبر ۴: **سبق میں دی گئی معلومات ترتیب سے لکھیے۔**

سرگرمی: طَلَبہ اسکول کی کمپیوٹر لیب، گھر یا ارد گرد موجود کمپیوٹر پر سبق میں دی گئی معلومات عملی انداز میں دیکھیں گے۔

برائے اساتذہ

طَلَبہ کو کمپیوٹر کے بارے میں مزید معلومات فراہم کیجیے اور بتائیے کہ طلبہ کمپیوٹر کا درست استعمال کیسے کر سکتے ہیں؟

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- اشعار اور نظمیں یاد کر کے انفرادی اور اجتماعی طور پر ترنم، لے اور آہنگ سے پڑھ سکیں۔
۲- نظم سن کر اس کے ہم آواز الفاظ (قافیے) بتا سکیں۔
۳-اشعار کا مطلب سادہ جملوں میں لکھ سکیں۔
۴- نظم سن کر اس سے متعلق سوالوں کے جواب دے سکیں۔
۵- مترادف اور متضاد الفاظ میں فرق کر سکیں اور انھیں جملوں میں استعمال کر سکیں۔
۶- بچوں کی تقریبات وغیرہ میں میزبان / کمپیئر کے فرائض انجام دے سکیں۔
۷- مناظرِ فطرت کی تصاویر یا حقیقتاً انھیں دیکھ کر گیارہ سے پندرہ جملے تحریر کر سکیں۔

جُگنو

جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں / یا شمع جَل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں
آیا ہے آسماں سے اڑ کر کوئی ستارہ / یا جان پڑ گئی ہے مَہتاب کی کرن میں
یا شب کی سلطنت میں دن کا سفیر آیا / غربت میں آ کے چمکا، گُم نام تھا وطن میں
تُکمہ کوئی گِرا ہے مہتاب کی قَبا کا / ذرّہ ہے یا نمایاں سورج کے پیرہن میں
حسنِ قدیم کی یہ پوشیدہ اک جھلک تھی / لے آئی جس کو قدرت خَلوت سے انجمن میں
چھوٹے سے چاند میں ہے ظُلمت بھی روشنی بھی / نکلا کبھی گہن سے، آیا کبھی گہن میں

پروانہ اک پتنگا، جگنو بھی اِک پتنگا
وہ روشنی کا طالب، یہ روشنی سراپا

(علامہ اقبالؔ)

مشق

سوال نمبر۱: درجِ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) جگنو کہاں چمک رہا تھا؟

(ب) پروانے اور جگنو میں سے کون روشنی کا طالب تھا؟

(ج) شاعر نے جگنو کو 'ستارہ' کیوں کہا ہے؟

(د) شاعر نے 'دن کا سفیر' کسے کہا ہے؟

(ہ) اس نظم میں جگنو کو چھوٹا سا چاند کیوں کہا گیا ہے؟

سوال نمبر۲: درست جواب کا انتخاب کیجیے:

۱- شمع جَل رہی ہے پھولوں کی:

(الف) بزم میں (ب) انجمن میں (ج) مجلس میں (د) محفل میں

۲- 'مَہتاب' کے معنی ہیں:

(الف) چاند (ب) سورج (ج) ستارہ (د) سیّارہ

۳- ایک پتنگا ہے:

(الف) مکھی (ب) مکڑی (ج) پروانہ (د) مچھر

۴- نظم 'جگنو' کے شاعر ہیں:

(الف) اسماعیل میرٹھیؔ (ب) شفیع الدین نیّرؔ

(ج) محمد حسین آزادؔ (د) علامہ اقبالؔ

۵- سراپا روشنی ہے:

(الف) شمع (ب) پروانہ (ج) جگنو (د) چاند

سوال نمبر۳: اس نظم میں جو ملتی جُلتی آواز والے الفاظ (قافیے) آئے ہیں ان کی نشان دہی کیجیے۔

سوال نمبر۴: خالی جگہوں میں دُرست الفاظ لکھیے:

(الف) آیا ہے ___________ سے اُڑ کر کوئی ستارہ

(ب) ذرہ ہے یا نمایاں ___________ کے پیرہن میں

(ج) چھوٹے سے ___________ میں ہے ظلمت بھی روشنی بھی

(د) لے آئی جس کو قدرت ___________ سے انجمن میں

سوال نمبر۵: درج ذیل فطری مناظر کی مدد سے ایک پیراگراف لکھیے:

جھیل، پرندے، پہاڑ، کشتی، بچے، بوڑھے، عورتیں، جھونپڑی

☆ مترادف الفاظ کے معنی ہیں ایک جیسے معنی والے الفاظ۔ جیسے: بلند کا ہم معنی لفظ اُونچا۔

سوال نمبر۶: درج ذیل الفاظ کے مترادف نظم میں سے تلاش کر کے اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

رات، اُجالا، قدیم، چاند، باغ

سوال نمبر۷: ان اشعار کا مطلب سادہ جملوں میں لکھیے:

(الف) جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں — یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں

(ب) پروانہ اک پتنگا جگنو بھی اک پتنگا — وہ روشنی کا طالب یہ روشنی سراپا

سرگرمیاں: ۱-طَلَبہ کمرۂ جماعت میں ترنم سے نظم / نظمیں پڑھنے کے مقابلے میں حصّہ لیں گے۔

۲- طَلَبہ نئے الفاظ کا تلفّظ اور اعراب لگانے کی مشق کریں گے۔

۳-چند طَلَبہ اسکول کی سطح پر منعقد ہونے والی تقریب میں کمپیئرنگ کریں گے۔

۴- طَلَبہ نظم 'جگنو' ٹیبلو کی شکل میں پیش کریں گے۔

برائے اساتذہ

۱- طَلَبہ کو اقبال کی کچھ نظموں کے نام بتائیے اور وہ نظمیں چارٹ کی صورت میں لکھ کر لانے کی ہدایت کیجیے۔

۲- نظم 'جگنو' طلبہ سے ٹیبلو کی شکل میں پیش کرائیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- عام معلومات سُن کر اُن سے متعلق سوالوں کے جواب دے سکیں۔
۲- ایک منٹ میں ۸۰ یا اُس سے زائد الفاظ درست طور پر پڑھ سکیں۔
۳- سادہ جملے بنانے پر عبور حاصل کر سکیں۔
۴- اسمِ خاص اور اسمِ عام میں تمیز کر سکیں۔
۵- فیس معافی کی درخواست لکھ سکیں۔

کھلاڑی

کھیل ہماری زندگی کا حصہ ہیں۔ کھیل ہمیں صرف جسمانی طور پر طاقت ور اور توانا نہیں رکھتے بلکہ ذہنی طور پر بھی چُست رکھتے ہیں، یہ ہمارے اندر مقابلے کی صلاحیت، حوصلہ اور ہمّت پیدا کرتے ہیں۔ اِس لیے تعلیم کے ساتھ ساتھ ہمیں کوئی نہ کوئی کھیل بھی اپنانا چاہیے۔ جو لوگ کھیل میں دل چسپی لیتے ہیں وہ ہمیشہ کام یاب رہتے ہیں کیوں کہ ان کو جسمانی اور ذہنی مَشَقّت کی عادت ہو جاتی ہے۔

ایک اچھّا کھلاڑی اپنے کھیل کے ذریعے بھی ترقّی کرتا ہے۔ وہ نمایاں کارکردگی دکھاتے ہوئے اپنے علاقے، صوبے اور پھر ملک کا نام ور کھلاڑی بن جاتا ہے۔ اس طرح وہ بین الاقوامی سطح پر اپنے وطن کا نام روشن کرتا ہے۔

پاکستان میں بہت سے ایسے نام ور کھلاڑی موجود ہیں جو اپنی صلاحیتوں اور اعلیٰ کارکردگی کی بنیاد پر عظیم کھلاڑیوں کی صف میں شامل ہو گئے ہیں۔ ایسے کھلاڑیوں نے تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیل سے لگن اور دل چسپی کو برقرار رکھا اور اپنے نام کے ساتھ ساتھ قومی اور بین الاقوامی سطح پر ملک کا نام روشن کرنے میں بھی کام یاب ہوئے۔ وطن کو ایسے کھلاڑیوں پر ہمیشہ ناز رہے گا۔

آیئے! ایسے ہی چند نام ور کھلاڑیوں کے بارے میں پڑھتے ہیں:

سرفراز احمد (کرکٹر)

سرفراز احمد ۲۲ مئی ۱۹۸۷ء کو کراچی میں پیدا ہوئے ، انھوں نے کرکٹ کا آغاز ۲۰۰۶ء میں کراچی کی جانب سے فرسٹ کلاس کرکٹ کھیل کر کیا ان کی بہترین کارکردگی کو دیکھتے ہوئے اُنھیں انڈر ۱۹ کرکٹ ٹیم میں وکٹ کیپر منتخب کیا گیا۔ اُنھوں نے اپنی کارکردگی سے دیکھنے والوں کو متاثر کیا اور انھیں پاکستان کی انڈر ۱۹ کرکٹ ٹیم کا کپتان بنا دیا گیا۔ ان کی قیادت میں پاکستان نے دوسری مرتبہ آئی سی سی انڈر ۱۹ ورلڈ کپ جیتا۔ اس کے بعد اُنھیں پاکستان کی قومی کرکٹ ٹیم کے لیے منتخب کر لیا گیا۔ ان کی کپتانی میں پاکستان نے آئی سی سی ٹرافی سمیت مسلسل ۱۱ مرتبہ ٹی ۲۰ سیریز جیتیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ٹی ۲۰ کے کام یاب ترین کپتانوں میں شمار ہوتے ہیں۔

نسیم حمید (ایتھلیٹ)

کراچی کے ملّت ہائی اسکول کورنگی سے میٹرک اور گورنمنٹ کالج کورنگی سے انٹر کرنے والی طالبہ نسیم حمید نے ۲۰۱۰ء کے ساؤتھ ایشین گیمز میں "اسپرنٹ کوئن" کا اعزاز حاصل کیا۔ وہ ۱۰۰ میٹر کی دوڑ میں طلائی تمغا جیت کر جنوبی ایشیا کی تیز ترین کھلاڑی قرار پائیں۔

نسیم حمید کی کام یابی کو قومی میڈیا کے ساتھ ساتھ عالمی میڈیا میں بھی نمایاں جگہ دی گئی۔ سری لنکا کے اخبارات نے انھیں "وومن آف دی ریجن" کا خطاب دیا۔ اِنھی کام یابیوں کی وجہ سے حکومتِ پاکستان نے اُنھیں تمغا برائے حُسن کارکردگی عطا کیا۔ پاکستان کی یہ ہونہار طالبہ اپنی نمایاں کارکردگی کی بنا پر پاکستان آرمی کی ایتھلیٹکس ٹیم کا حصہ بن گئیں۔

سید حسین شاہ (باکسر)

بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے لیے باکسنگ میں کانسی کا تمغا پانے والے سیّد حُسین شاہ کا تعلق کراچی سے ہے۔ اُنھوں نے یہ تمغا سیئول (جنوبی کوریا) میں منعقد ہونے والے ۱۹۸۸ء کے گرمائی اولمپکس میں باکسنگ کے مقابلوں میں حاصل کیا۔ اُن کے اس عظیم کارنامے کی وجہ سے حکومتِ جاپان نے اُنھیں اپنی قومی باکسنگ ٹیم کی تربیت کے لیے کوچ مقرر کرلیا۔

ثنامیر (کرکٹر)

ثنا میر ۱۹۸۵ء میں ایبٹ آباد میں پیدا ہوئیں اُنھوں نے تعلیم کے ساتھ ساتھ کرکٹ میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بہترین بالنگ کی وجہ سے اُنھیں خواتین کی پہلی قومی کرکٹ ٹیم کا کپتان مقرر کیا گیا۔ آپ خواتین کے بین الاقوامی ایک روزہ (WODI) اور ٹی ٹوینٹی میچوں میں پاکستان کی نمائندگی کرتی رہیں۔ وہ پہلی خاتون ہیں جنھوں نے دو سو چھبیس (۲۲۶) ایک روزہ میچوں میں حصّہ لیا۔ اس کے علاوہ آپ کا یہ اعزاز بھی ریکارڈ پر ہے کہ وہ سو وکٹیں لینے والی پہلی پاکستانی خاتون کرکٹر ہیں۔ ان کی قیادت میں پاکستان نے سال ۲۰۱۰ء اور ۲۰۱۴ء کے ایشیائی کھیلوں میں سونے کے تمغے حاصل کیے۔ ثنامیر نے خواتین کرکٹ ورلڈ کپ کے انتخابی مرحلے سال ۲۰۰۸ء کے مقابلے کی "بہترین کھلاڑی" کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ ثنامیر انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کی درجہ بندی میں ایک روزہ کرکٹ کی پہلی دس خواتین بالروں میں بھی شامل رہی ہیں۔

مشق

سوال نمبر ۱: **درجِ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:**

(الف) کھیل ہماری زندگی پر کیا اثر ڈالتے ہیں؟

(ب) کھیلوں میں حصّہ لینے والے زندگی میں کیوں کام یاب رہتے ہیں؟

(ج) سرفراز احمد کی قیادت میں پاکستان نے مسلسل کتنی ٹی ۲۰ سیریز جیتیں؟

(د) نسیم حمید نے کس کھیل میں تمغا حاصل کیا؟

(و) ثنا میر نے کرکٹ میں کیا کیا کام یابیاں حاصل کیں؟

(ہ) سید حسین شاہ نے کس کھیل میں شہرت حاصل کی؟

سوال نمبر ۲: **دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:**

۱- ہم ذہنی اور جسمانی طور پر توانا رہتے ہیں:

(الف) کھیل سے (ب) بیٹھنے سے (ج) مقابلوں سے (د) حوصلے سے

۲- پاکستان کی مشہور ایتھلیٹ رہی ہیں:

(الف) سارہ محبوب (ب) ثنا میر (ج) نسیم حمید (د) ثمینہ بیگ

۳- سیّد حُسین شاہ نے تمغا حاصل کیا:

(الف) تمغاے امتیاز (ب) طلائی (ج) نقرئی (د) کانسی

۴- سرفراز احمد نے کرکٹ ٹیم کی بہترین کپتانی کی:

(الف) فرسٹ کلاس میں (ب) ون ڈے میں

(ج) ٹی ٹوینٹی میں (د) انڈر ۱۹ میں

۵- ایک روزہ میچوں میں سو وکٹیں لینے والی پہلی پاکستانی کرکٹر ہیں:

(الف) بسمہ معروف (ب) ندا ڈار (ج) سدرہ امین (د) ثنا میر

سوال نمبر ۳: الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
عمل	
تربیت	
کام یابی	
جسمانی	
تمغا	

سوال نمبر ۴: سبق میں دیے گئے ہندسوں کو لفظوں میں لکھیے۔

سوال نمبر ۵: درج ذیل فہرست میں سے "اسمِ عام" اور "اسمِ خاص" کو الگ الگ کیجیے:

عورت، آمنہ، کھیل، کرکٹ، شہر، مدینہ، کتاب، قرآن مجید، کپتان، سیؤل، کھلاڑی، ثنامیر، باکسنگ

سرگرمیاں: ۱- طَلَبہ استاد کی رہ نمائی میں فیس معافی کی درخواست لکھیں گے۔

۲- طَلَبہ کسی مشہور کھلاڑی پر مضمون لکھ کر اُستاد کی مدد سے اُسے دُرست کریں گے۔

۳- طَلَبہ اپنی رفتارِ قرأت نکالیں گے۔

برائے اساتذہ

۱- کھیل اور کھلاڑیوں کی تصاویر جمع کرنے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

۲- طَلَبہ میں ہار جیت کو قبول کرنا (Sports man ship) جیسی خوبی پیدا کیجیے۔

۳- طَلَبہ کی رفتارِ قرأت معلوم کرنے کے لیے درج ذیل فارمولا استعمال کیجیے:

$$\text{رفتارِ قرأت} = \frac{\text{کُل پڑھے گئے الفاظ}}{\text{کُل وقت (منٹوں میں)}}$$

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- سُنی ہوئی اہم باتوں کو یاد رکھ سکیں۔

۲- عام معلومات سُن اُس سے متعلق سوالوں کے جواب دے سکیں۔

۳- عام موضوعات پر سادہ اور مختصر کہانی لکھ سکیں۔

۴- اخبار کے پسندیدہ حصے کا مطالعہ کر سکیں۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

ہمارے پیارے وطن پاکستان میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جنھوں نے اپنی صلاحیتیں ملک کے وقار میں اضافے کے لیے استعمال کیں۔ اِنھی لوگوں میں سے ایک ہمارے ملک کے عظیم ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان بھی ہیں جنھوں نے اپنی پُوری زندگی وطن سے محبت اور اس کی خدمت میں گزاری۔

یہ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کی بات ہے جب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی سربراہی میں پاکستان نے بلوچستان کے علاقے "چاغی" کے پہاڑوں میں ایٹمی دھماکا کیا۔ پاکستان دنیا کا ساتواں اور مسلم امّہ کا پہلا

ایٹمی ملک ہے۔ پاکستان کی یہ عظیم کام یابی ڈاکٹر عبد القدیر خان کی شب و روز محنت، کوشش اور لگن کا نتیجہ ہے۔ اس کام یابی سے ہمارا وطن دفاعی طور پر اور مضبوط ہو گیا۔ ڈاکٹر عبد القدیر کا یہ کارنامہ ہمیشہ یاد رکھے جانے کے قابل ہے۔ سائنس کے میدان میں اعلا خدمات کی وجہ سے اُنھیں ۱۹۹۰ء میں "ہلالِ امتیاز (سِول)" جب کہ ۱۹۹۶ء اور ۱۹۹۸ء میں سِول ایوارڈ "نشانِ امتیاز" دیا گیا۔ ڈاکٹر عبد القدیر وہ واحد پاکستانی ہیں جنھیں دو مرتبہ یہ ایوارڈ دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر عبد القدیر خان ۱۹۳۸ء میں بھوپال میں پیدا ہوئے۔ وہ اگست ۱۹۵۲ء میں ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ کراچی یونی ورسٹی سے بی. ایس. سی کیا۔ اس کے بعد مقابلے کا امتحان پاس کر کے "محکمۂ اوزان" میں انسپکٹر مقرر ہوئے۔ تین سال بعد وہ اعلا تعلیم کے لیے ہالینڈ چلے گئے۔ ڈیلف (Delft) یونی ورسٹی آف ٹیکنالوجی سے ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۷۲ء میں کیتھولک یونی ورسٹی آف لیووین (Leuven) سے میٹلرجی (Metallurgy) میں پی. ایچ. ڈی کیا۔ ہالینڈ میں قیام کے دوران اُنھوں نے پاکستان کے وزیرِ اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو ایک خط لکھا اور ملک کے لیے اپنی خدمات کی پیش کش کی۔ اسی سال دسمبر کے مہینے میں ڈاکٹر عبد القدیر خان نے وزیرِ اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے ملاقات کی اور ایٹمی پروگرام کے بارے میں بتایا۔ وزیرِ اعظم نے پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے کی ذِمّے داری انھیں سونپ دی۔

ڈاکٹر عبد القدیر خان نے ملک کا دفاع مضبوط کرنے کے لیے کہوٹہ (اسلام آباد) میں ایک جدید لیبارٹری قائم کی اور مسلسل محنت کر کے ایٹم بم بنانے میں کام یاب ہوئے۔ ڈاکٹر عبد القدیر کی بنائی ہوئی اس لیبارٹری کو بعد میں صدرِ پاکستان کے حکم سے "خان ریسرچ لیبارٹری (KRL)" کا نام دیا گیا۔

ڈاکٹر عبد القدیر خان پاکستان کے علاوہ برطانیہ، کینیڈا اور جاپان کے سائنسی اور انجنیئرنگ اداروں کے بھی رُکن ہیں۔ اُن کی زندگی سے ہمیں وطن سے محبّت، وطن کے لیے قربانی اور محنت کا سبق ملتا ہے۔

مشق

سوال نمبر۱: درجِ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ڈاکٹر عبدالقدیر خان کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

(ب) ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اعلیٰ تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

(ج) ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو کون سا سِول ایوارڈ دو مرتبہ دیا گیا؟

(د) ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ملک کا دفاع مضبوط کرنے کے لیے کیا کیا؟

(ہ) ڈاکٹر عبدالقدیر خان کن ممالک کے سائنسی اور انجینئرنگ اداروں کے رکن ہیں؟

(و) ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا کون سا کارنامہ ہمیشہ یاد رکھے جانے کے قابل ہے؟

(ز) ڈاکٹر عبدالقدیر کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سوال نمبر۲: دُرست جواب کا انتخاب کیجیے:

۱- پاکستان کے ایٹمی دھماکے کی تاریخ تھی:

(الف) ۲۳ مئی ۱۹۹۸ء (ب) ۲۵ مئی ۱۹۹۸ء

(ج) ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء (د) ۳۰ مئی ۱۹۹۸ء

۲- ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہجرت کر کے پاکستان آئے:

(الف) جولائی ۱۹۵۲ء (ب) اگست ۱۹۵۲ء

(ج) جولائی ۱۹۵۳ء (د) اگست ۱۹۵۳ء

۳- پاکستان دنیا کا ایٹمی ملک ہے:

(الف) پہلا (ب) تیسرا (ج) پانچواں (د) ساتواں

۴- ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو سِول ایوارڈ دیا گیا:

(الف) نشانِ پاکستان (ب) نشانِ امتیاز (ج) ستارۂ امتیاز (د) تمغاے امتیاز

۵- ڈاکٹر عبدالقدیر نے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے ملاقات کی:

(الف) ستمبر ۱۹۷۲ء (ب) دسمبر ۱۹۷۲ء

(ج) ستمبر ۱۹۷۳ء (د) دسمبر ۱۹۷۴ء

۶- ڈاکٹر عبدالقدیر نے ملک کا دِفاع مضبوط کرنے کے لیے ایک جدید لیبارٹری قائم کی:

(الف) چاغی میں (ب) پشاور میں (ج) کراچی میں (د) کہوٹہ میں

سوال نمبر ۳: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

سائنس دان - محنت - دفاع - ملاقات - لگن

سوال نمبر ۴: کالم (الف) میں دیے گئے بیان کو کالم (ب) میں دیے گئے درست بیان سے ملایئے:

الف	ب
ڈاکٹر عبدالقدیر کو ایٹم بم	مضبوط ہوچکا ہے۔
اب پاکستان کا دفاع بہت	کے پہاڑوں میں کیا گیا۔
ایٹمی میزائل کا کامیاب دھماکا "چاغی"	بنانے کی ذِمّے داری سونپ دی۔

سوال نمبر ۵: درج ذیل الفاظ کی جمع بنایئے:

ملک - خدمت - مَیدان - خط - کارنامہ

سرگرمیاں: ۱- طَلَبہ پاکستان کے سائنس دانوں کی تصویریں جمع کرکے ایک چارٹ بنائیں گے۔
۲- طَلَبہ سائنس کے موضوع پر چھپنے والے مضامین اخبار یا رسائل میں تلاش کرکے پڑھیں گے۔

برائے اساتذہ

۱- طَلَبہ کو اہم سائنسی ایجادات پر تفصیلی معلومات فراہم کیجیے۔
۲- طَلَبہ کو پاکستانی سائنس دانوں کے بارے میں بتایئے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- نظم کو تحت اللفظ میں پڑھ سکیں۔
۲- نظم کو ترنم، لے اور آہنگ سے پڑھ سکیں۔
۳- اشعار کا مطلب سادہ جملوں میں لکھ سکیں۔
۴- نظم پڑھ کر اُسے حقیقی زندگی سے منسلک کر سکیں۔
۵- نظم سُن کر اُس کا مرکزی خیال بیان کر سکیں۔
۶- فراہم کردہ مواد کی روشنی میں اپنی تقریر تیار کر کے پیش کرسکیں۔

ساری دنیا اپنا گھر ہے

ساری دُنیا اپنا گھر ہے مِل کر اِسے سجاؤ
آپا دھاپی چھوڑ کے بچّو! پیار کے دِیے جلاؤ
کیسا غُصّہ، کیسی خفگی کیسی مار کُٹائی
جو پھنستے ہیں اِن باتوں میں وہ شَیطان کے بھائی
اَچھی اَچھی باتیں سیکھیں سچّائی کو مانیں
جو اَچھے ہیں اِس دُنیا میں اُن کو اپنا جانیں
مِل کر کھیلیں، مِل کر کھائیں مِل کر سَیر کو جائیں
رنگ رنگیلے پھولوں والا پیار کا باغ لگائیں
اُس سچّے خالق نے بچّو! اِنساں ہمیں بنایا
عقل کا نُور عطا فرما کر رُتبا خُوب بڑھایا

اَچھے اَچھے کاموں سے اب
اپنی شان بڑھاؤ
ساری دُنیا اپنا گھر ہے
مِل کر اِسے سجاؤ

(نظر زیدی)

مشق

سوال نمبر ا: درجِ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ساری دنیا اپنا گھر ہے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
(ب) ہمیں کیسی باتیں سیکھنی چاہییں؟
(ج) آپ کی نظر میں کون کون سے کام اچھّے ہیں؟
(د) شاعر نے "شیطان کے بھائی" کن لوگوں کو کہا ہے؟
(ہ) انسان کا رتبا دیگر مخلوقات سے کیوں بلند ہے؟
(و) مِل جُل کر زندگی گزارنے کے فائدے بیان کیجیے۔

سوال نمبر ۲: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگایئے:

۱- یہ دنیا ہمارے لیے ہے:
(الف) باغ کی طرح (ب) گھر کی طرح
(ج) گاؤں کی طرح (د) چمن کی طرح

۲- ہمیں باتیں سیکھنی چاہییں:
(الف) سیدھی سیدھی (ب) سچّی سچّی (ج) اچھّی اچھّی (د) پیاری پیاری

۳- ہمیں دور رہنا چاہیے:
(الف) فُضول باتیں کرنے سے (ب) گھومنے پھرنے سے
(ج) لڑائی جھگڑے سے (د) رونے دھونے سے

۴- خالق نے ہمیں نور عطا فرمایا:
(الف) رُتبے کا (ب) عقل کا (ج) دولت کا (د) کام کا

۵- ہمیں آپس میں رہنا چاہیے:
(الف) کھیل کود کر (ب) پھول بانٹ کر (ج) کھاپی کر (د) مِل جُل کر

سوال نمبر ۳: درج ذیل الفاظ کے معنی بتایئے اور جملے بنایئے:

خفگی - خالق - رتبا - نور - آپا دَھاپی

سوال نمبر ۴: اِس نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

سوال نمبر ۵: درج ذیل اشعار کی وضاحت کیجیے:

(الف) جو اچھّے ہیں اِس دُنیا میں — اُن کو اپنا جانیں
(ب) ساری دُنیا اپنا گھر ہے — مِل کر اسے سجاؤ
(ج) آپا دَھاپی چھوڑ کے بچّو — پیار کے دیے جلاؤ

سرگرمیاں: ۱- طَلَبہ کمرۂ جماعت میں یہ نظم کورس کی شکل میں ترنم سے پڑھیں گے۔
۲- طَلَبہ استاد کی رہ نمائی میں "ساری دنیا اپنا گھر" کے موضوع پر تقریر تیار کر کے کمرۂ جماعت میں پیش کریں گے۔
۳- طَلَبہ اپنی کاپیوں میں نظم کی خوش خط نقل کریں گے۔
۴- طَلَبہ دنیا کے نقشے میں پاکستان کو تلاش کریں گے۔
۵- طَلَبہ پانچ مُسلم ممالک کے سربراہان کی تصاویر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں گے۔

برائے اساتذہ

۱- طَلَبہ کو اتحاد، اتفاق، ہم آہنگی اور سچائی جیسی اعلیٰ انسانی اَقدار کی اہمیت سے آگاہ کیجیے۔
۲- مختلف تعلیمی سرگرمیوں کے انعقاد میں طلبہ کی مدد اور رہ نمائی کیجیے۔
۳- طَلَبہ کو جوڑیوں (Pairs) میں تقسیم کیجیے اور مشق میں دیے گئے سوال نمبر ۲ کے دو دو کثیر الانتخابی سوالات تفویض کیجیے کہ نظم کی خاموش خوانی کر کے اِن سوالوں کے درست جواب پر ✓ کریں اور دکھائیں۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- سنی ہوئی اہم باتوں کو یاد رکھ سکیں۔
۲- کہانیاں پڑھ کر ان کے اخلاقی سبق کو سمجھ سکیں۔
۳- سادہ جملے بنانے پر عبور حاصل کر سکیں۔
۴- عبارت پڑھ کر اُس سے متعلق اعلیٰ ذہنی سطح (اطلاق، تجزیہ) کے سوالوں کے جواب دے سکیں۔
۵- عام موضوعات پر سادہ اور مختصر کہانی لکھ سکیں۔
۷- مختلف موضوعات پر ایسے تین سے چار پیراگراف لکھ سکیں جو مربوط اور منظّم ہوں۔

حکایات شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مِصر میں دو دُوست رہتے تھے۔ ایک نے علم حاصل کیا اور دوسرے نے دولت جمع کی۔ ایک دوست بہت بڑا عالِم بن گیا اور دوسرے کو بادشاہت مل گئی۔ بادشاہ نے اپنے دوست سے کہا:

"میں تو بادشاہ بن گیا، تم صرف عالِم"۔

عالِم نے کہا: "اے بھائی! اللہ کا شکر ہے کہ میں نے پیغمبروں کا ورثہ یعنی عِلم پایا اور تو نے دنیاوی دولت اور حکومت پائی ہے۔ میں اس نعمت کا شُکر کیسے ادا کروں کہ میں لوگوں کو عِلم تقسیم کرتا ہوں۔ اس طرح انسانوں کو مجھ سے زیادہ فائدہ پہنچتا ہے، پس دیکھ لے خدا کا فضل کس پر ہے، مجھ پر یا تجھ پر۔" سچ کہتے ہیں کہ "عِلم بڑی دولت ہے۔"

* * * * *

کسی باغ میں ایک کبوتر نے اپنا گھونسلا بنایا ہوا تھا۔ جس میں وہ دن بھر اپنے بچّوں کو دانہ دُنکا چگاتا۔ بچّوں کے بال و پر نکل رہے تھے۔ ایک دن کبوتر دانہ چونچ میں دبائے آیا تو سارے بچوں نے پریشان ہوتے

ہوئے بتایا:

" اب ہمارے گھونسلے کی بربادی کا وقت آ گیا ہے۔ آج باغ کا مالک اپنے بیٹے سے کہہ رہا تھا؛ پَھل توڑنے کا زمانہ آ گیا ہے۔ کل میں اپنے دوستوں کو ساتھ لاؤں گا اور ان سے پھل توڑنے کا کام لوں گا۔ خود میں اپنے بازو کی خرابی کی وجہ سے یہ کام نہ کر سکوں گا۔"

کبوتر نے اپنے بچّوں کو تسلّی دیتے ہوئے کہا:

" باغ کا مالک کل اپنے دوستوں کے ساتھ نہیں آئے گا۔ فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔"

باغ کا مالک دوسرے روز اپنے دوستوں کے ہم راہ پھل توڑنے نہ آیا۔ کئی روز بعد باغ کا مالک اپنے بیٹے کے ساتھ پھر آیا اور کہنے لگا:

"میں اس دن پَھل توڑنے نہ آ سکا کیوں کہ میرے دوست وعدے کے باوجود نہ آئے لیکن اب انھوں نے پکّا وعدہ کیا ہے کہ وہ کل ضرور آئیں گے اور پھل توڑیں گے۔"

کبوتر نے یہ بات بچّوں کی زبانی سن کر کہا:

"گھبراؤ نہیں، باغ کا مالک اب بھی پَھل توڑنے نہیں آئے گا، یہ کل بھی گزر جائے گا۔"

اسی طرح دوسرا روز بھی گزر گیا۔ باغ کا مالک اور اس کے دوست نہ آئے۔ آخر ایک روز باغ کا مالک اپنے بیٹے کے ساتھ پھر باغ میں آیا اور کہا:

"میرے دوست تو بس نام کے ہم درد ہیں۔ ہر بار وعدہ کر کے ٹال مَٹول کر جاتے ہیں اور نہیں آتے۔ اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ان پر بھروسا کرنے کے بجائے اپنا کام میں خود کروں گا اور کل پھل توڑوں گا۔"

کبوتر نے یہ بات سن کر پریشانی سے کہا:

" بچّو! اب ہمیں اپنا ٹھکانا کہیں اور تلاش کرنا چاہیے۔ باغ کا مالک کل یہاں ضرور آئے گا کیوں کہ اب اس نے دوسروں پر بھروسا کرنا چھوڑ دیا ہے۔"

کسی نے سچ کہا ہے: "انسان کو اپنا کام خود ہی کرنا چاہیے۔"

ایک شیر بڑھاپے کی وجہ سے کم زور ہو گیا اور چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا۔ بھوک سے جب بُرا حال ہوا تو کسی لومڑی سے مشورہ کیا۔ اس نے کہا۔ " فکر نہ کرو، میں اس کا بندوبست کر دوں گی۔"

یہ کہہ کر لومڑی نے پورے جنگل میں مشہور کر دیا کہ شیر بہت بیمار ہے اور بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ جنگل کے جان ور اس کی عیادت کو آتے۔ شیر غار میں سر جھکائے پڑا رہتا اور عیادت کے لیے آنے والے جان وروں میں سے کسی کا شکار کر کے اپنی بھوک مٹا تا رہتا۔

ایک دن لومڑی شیر کا حال پوچھنے کے لیے آئی اور غار کے دہانے پر کھڑی ہو گئی۔ اتفاقاً اس دن کوئی اور جان ور نہ آیا تھا جس کی وجہ سے شیر بھوکا تھا۔ اس نے لومڑی سے کہا:

"باہر کیوں کھڑی ہو، اندر آؤ اور مجھے جنگل کا حال احوال سناؤ۔"

لومڑی نے چالاکی سے جواب دیا۔ "نہیں میں اندر ہرگز نہیں آؤں گی۔ میں یہاں باہر سے آنے والے پنجوں کے نشان دیکھ رہی ہوں لیکن واپسی کے نہیں۔"

کسی نے کیا خوب کہا ہے: "عقل مند دھوکا نہیں کھاتا۔"

****

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) عالم نے خود کو بادشاہ سے برتر کیوں کہا؟

(ب) پیغمبروں کا ورثہ کیا ہے؟

(ج) کبوتر کے بچّے کیوں پریشان تھے؟

(د) کبوتر کو کیوں یقین ہوا کہ اب باغ کا مالک پھل توڑنے ضرور آئے گا؟

(ہ) لومڑی نے غار میں داخل ہونے سے کیوں انکار کیا؟

(و) عالم اور بادشاہ کی کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(ز) آپ کو ان میں سے کون سی کہانی اچھی لگی اور کیوں؟

سوالِ ۲: کالم (الف) میں دیے گئے بیان کو کالم (ب) میں دیے گئے درست بیان سے ملائیے:

الف	ب
ایک دن لومڑی شیر کا حال۔۔۔۔۔۔۔۔	شیر بہت بیمار ہے۔
اب ہمیں اپنا ٹھکانا کہیں اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔	تلاش کرنا چاہیے۔
میرے دوست تو بس۔۔۔۔۔۔۔	پُوچھنے کے لیے آئی۔
ایک دوست بہت بڑا عالِم بن گیا اور۔۔۔۔۔۔۔۔	نام کے ہم درد ہیں۔
لومڑی نے پورے جنگل میں مشہور کر دیا کہ۔۔۔۔	دوسرے کو بادشاہت مل گئی۔

سوال نمبر ۳: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- بڑی دولت ہے:

(الف) حکومت (ب) طاقت (ج) دولت (د) عِلم

۲- باغ میں گھونسلہ بنایا ہوا تھا:

(الف) چڑیا نے (ب) کبوتر نے (ج) مینا نے (د) فاختہ نے

۳- دھوکا نہیں کھاتا:

(الف) عقل مند (ب) محنتی (ج) بہادر (د) طاقت ور

۴- شیر کی کم زوری کی وجہ تھی:

(الف) بھوک (ب) بڑھاپا (ج) زخم (د) بیماری

۵- لومڑی کی خاصیت ہے:

(الف) طاقت (ب) چالاکی (ج) بہادری (د) رحم دلی

سوال۴: درج ذیل الفاظ کے جملے لکھیے۔

حکومت ۔ باغ ۔ مشہور ۔ مالک ۔ نشان

سوال۵: اسی طرح کی کوئی اور سبق آموز کہانی تحریر کیجیے۔

سوال۶: بتایئے ذیل کے جملے کس نے کہے:

۱- میں اس نعمت کا شکر کیسے ادا کروں کہ میں لوگوں کو عِلم تقسیم کرتا ہوں۔

۲- گھبراؤ نہیں، باغ کا مالک اب بھی پھل توڑنے نہیں آئے گا۔

۳- میں یہاں باہر سے آنے والے پنجوں کے نشان دیکھ رہی ہوں۔

سرگرمیاں:

۱- طَلَبہ کو اسی طرح کی مزید حکایات، اخبارات ورسائل سے تلاش کر کے لائیں گے۔

۲-طَلَبہ دوستوں کو نصیحت آموز قصّے کہانیاں سنائیں گے۔

۳-طَلَبہ اساتذہ کی رہ نمائی میں عام موضوعات پر سادہ اور مختصر کہانیاں لکھیں گے اور کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔

برائے اساتذہ

۱- طَلَبہ کو حکایات کے بارے میں بتایئے۔ حکایت سنا کر نتائج اخذ کروایئے۔

۲- طَلَبہ کے گروہ (Group) یا جوڑیاں (Pairs) بنا کر اُنھیں مشقی سوالات خود حل کرنے کا موقع دیجیے۔ کمرۂ جماعت میں پیش کروایئے (Presentation)۔ آخر میں مؤثر، تعمیری اور بروقت بازرسی (Feedback) فراہم کیجیے۔

۳- طَلَبہ کو کہانی لکھنے کا طریقہ بتایئے کہ کہانی میں مختلف کردار ہوتے ہیں، کہانی کے آغاز میں دل چسپی کیسے پیدا کی جاتی ہے، درمیان میں کوئی مسئلہ / تصادم کس طرح بیان کیا جاتا ہے۔ آخر میں مسئلے کے حل پر کہانی کا اختتام ہوتا ہے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ اشعار کا مطلب سادہ جملوں میں لکھ سکیں۔ ۲۔ نظم کو تحت اللفظ میں پڑھ سکیں۔

۳۔ نظم کو موزوں تاثرات کے ساتھ اس طرح پڑھ سکیں کہ ان کی تفہیم کا تجزیہ کیا جاسکے۔ ۴۔ نظم سُن کر اُس کا خلاصہ بتا سکیں۔

۵۔ لفظی اشاروں کی مدد سے پندرہ سطور پر مشتمل کہانی لکھ سکیں۔ ۶۔ مترادف اور متضاد الفاظ میں فرق کر سکیں اور انھیں جملوں میں استعمال کر سکیں۔

سُورج

نکل آیا سُورج بڑی دیر کا
ذرا آنکھ کھولو، بہت دِن چڑھا

نہ سو اب، نہیں ہے یہ سونے کا وقت
اُٹھو، ہے یہ مُنھ ہاتھ دُھونے کا وقت

یہ سنتے ہی لڑکا ہوا اُٹھ کھڑا
وہیں ہاتھ مُنھ دُھو کے حاضر ہُوا

کہا باپ نے پھر بڑے پیار سے
سُنو، آج سورج کے تم فائدے

یہ دنیا میں کرتا بہت کام ہے
بڑے ہم کو دیتا یہ آرام ہے

یہ نکلے تو دے دن ہمیں کام کو
چُھپے جب تو دے رات آرام کو

یہ کرتا ہے چاروں طرف روشنی
نظر جس سے آتی ہیں چیزیں سبھی

اسی روشنی کا تو ہے نام دُھوپ
یہی دھوپ رکھتی ہے دنیا میں روپ

پڑا کرتی سردی ہے جب زور کی
تو یہ دُھوپ لگتی ہے کیسی بھلی

غریبوں کو سردی میں بھاتی ہے یہ
ٹھٹھرنے سے ان کو بچاتی ہے یہ

پکائے اناجوں کی یہ کھیتیاں
جنھیں روز کھاتا ہے سارا جہاں

نہ ہو یہ تو پھر ہے کہاں زندگی
ہیں اس کی بہ دولت تو جیتے سبھی

(محمد حسین آزاد)

مشق

سوال نمبر۱: درجِ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) دُھوپ کسے کہتے ہیں؟

(ب) سورج کے نکلنے اور چھپنے میں ہمارا کیا فائدہ ہے؟

(ج) سورج کی روشنی ہمارے کس کام آتی ہے؟

(د) سردی کے موسم میں دُھوپ ہمارے لیے کس طرح فائدہ مند ہے؟

(ہ) سورج ہماری خوراک کے لیے کیا کرتا ہے؟

(و) اگر سورج نہ ہوتا تو ہماری زندگی میں کون کون سی مشکلات پیدا ہو جاتیں؟

سوال نمبر ۳: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- 'دن چڑھنا' کا مطلب ہے:

(الف) دن شروع ہونا (ب) دن ختم ہونا (ج) دن بدلنا (د) دن گننا

۲- سورج کے نکلنے اور ڈوبنے سے پیدا ہوتے ہیں:

(الف) کھیتی اور اناج (ب) دن اور رات

(ج) سردی، گرمی کے موسم (د) آرام اور سکون

۳- سردی میں بھلی لگتی ہے:

(الف) روشنی (ب) دھوپ (ج) کھیتی (د) آگ

۴- سورج کی وجہ سے ہے:

(الف) کام (ب) سکون (ج) زندگی (د) کھیتی

۵- یہ ایک نظم ہے:

(الف) تفریحی (ب) معلوماتی (ج) مزاحیہ (د) قومی

سوال نمبر ۴: درج ذیل الفاظ کی ضد لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

روشنی، دُھوپ، سردی، حاضر، فائدہ

سوال نمبر ۵: درجِ ذیل اشعار کا مطلب سادہ جملوں میں لکھیے:

۱- نکل آیا سورج بڑی دیر کا ذرا آنکھ کھولو، بہت دن چڑھا

۲- خدا کی عنایت ہے ہم پر بڑی کہ سورج سی نعمت ہمیں اُس نے دی

سوال نمبر ۶: اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

سرگرمی: طلبہ درج ذیل لفظی اشاروں کی مدد سے پندرہ سطور پر مبنی کہانی لکھیں گے:

نعیمہ، علی - چوتھی جماعت - اسکول سے واپسی - زخمی چڑیا - مرہم پٹی اور پانی - چڑیا کا پُھر سے اُڑنا

برائے اساتذہ

۱- طَلَبہ کی توجہ نظم کے ساتھ دی گئی سورج کی تصویر پر دلائیے اور سورج کے بارے میں طَلَبہ کی سابقہ واقفیت کو متحرک کرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے سوالات کیجیے۔

۲- دُرست تلفظ، لب و لہجے اور آہنگ سے نظم کی بلند خوانی کیجیے اور طلبہ کو مختلف اشعار تفویض کیجیے کہ پڑھیں اور مطلب بتائیں۔

حاصلاتِ تعلّم :

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ :

۱- جملوں کو درست تلفّظ، موزوں رفتار اور مناسب تأثرات کے ساتھ ادا کر سکیں۔

۲- مرکب جملے سُن کر دہرا سکیں۔

۳- اُردو میں درج ہندسوں اور تاریخ کو درست طور پر ادا کر سکیں۔ مثلاً: سولہ سے سولھواں وغیرہ۔

۴- ایک سے سو تک گنتی اردو ہندسوں اور لفظوں میں لکھ سکیں۔

۵- تشکّر، تہنیت، انبساط اور تأسف کے مواقع پر مناسب طور پر اظہار کر سکیں۔

۶- کسی تقریب / نمائش دیکھ کر اس کی مخصوص سرگرمی پر اپنی پسند ناپسند کی وجہ بتا سکیں۔

عِیدُ الفِطر

سَاجِد نے رَمضان کے پورے روزے رکھے تھے۔ انتیسویں روزے کو اُسے افطار کے وقت کا بڑی

بے چینی سے انتظار تھا۔ اس لیے نہیں کہ روزہ لگ رہا تھا بلکہ اِس لیے کہ اُس روز عید کا چاند نظر آنے کا اِمکان تھا۔ وہ دِل ہی دِل میں سوچ رہا تھا، معلوم نہیں آج چاند ہو یا نہ ہو۔ مغرب کی اَذان سے چند منٹ پہلے وہ اپنے مکان کی چھت پر جا پہنچا۔ آس پاس کی چھتوں پر بھی لوگ چاند دیکھنے کے لیے جمع ہو رہے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آسمان کے مغربی کنارے پر شوال کا باریک سا چاند دکھائی دیا۔ ساجد خوشی سے چِلایا: "چاند ہو گیا! چاند ہو گیا!" اس کی آواز سن کر دوسرے بھائی بہن بھی چھت پر چڑھ آئے۔ سب نے چاند دیکھا اور ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔

ان سب بچّوں کو عید کی تیاری کی فکر ہوئی اور انھوں نے عید کے نئے کپڑے، موزے اور جُوتے نکال کر رکھ لیے۔ بچّیوں نے مل کر ایک دوسرے کے مہندی لگائی۔ اس کے بعد سب جا کر اپنے اپنے پلنگ پر لیٹ گئے تاکہ صبح سویرے ہی اُٹھ جائیں۔ ساجد کو تو رات بھر خواب میں عید کے منظر دکھائی دیتے رہے۔

اگلے روز صبح کی نماز کے بعد ساجد اور اس کے بہن بھائیوں نے نہا دُھو کر اُجلے کپڑے پہنے۔ امّی نے سوّیاں تیار کیں، جو سب نے مل کر کھائیں۔ سب لوگ عید گاہ جانے کو تیار تھے کہ امّی جان نے یاد دِلایا کہ ابھی فِطرہ ادا نہیں کیا گیا۔ ساجد نے امّی سے پوچھا کہ فطرہ کیا ہوتا ہے؟ امّی نے بتایا یا فِطرہ ایک مقررہ رقم کو کہتے ہیں، جو عید کی صبح نماز ادا کرنے سے پہلے ضرورت مندوں میں تقسیم کی جاتی ہے، تاکہ وہ بھی عید کی خوشیاں منا سکیں۔ اسی لیے اس عید کو "عِیدُ الفِطر" کہا جاتا ہے۔ چناں چہ سب گھر والوں کی فِطرے کی رقم پڑوس میں رہنے والی ایک بیوہ عورت کو پہنچائی گئی۔

اب سب بچّے اپنے والد کے ہم راہ عید گاہ کو روانہ ہو گئے۔ ہر گلی اور ہر سڑک پر عید گاہ جانے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا اور تکبیر کی صداؤں سے فضا گونج رہی تھی۔ عید گاہ پہنچے تو وہاں پہلے ہی سے بہت سے لوگ موجود تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے عید گاہ کا سارا میدان بھر گیا۔ نماز شروع ہوئی تو پورے میدان پر خاموشی چھا گئی۔ نماز کے بعد امام صاحب نے خطبہ پڑھا اور آخر میں بڑی عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے پاکستان اور اہلِ پاکستان کے لیے، مسلمانانِ عالَم کے لیے، اِسلام کی ترقّی کے لیے اور عالمی اَمن کے لیے دُعا کی۔ اس کے

بعد لوگوں نے ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دی، گلے ملے اور گھروں کو واپس روانہ ہو گئے۔ واپسی پر پھر وہی چہَل پہَل تھی۔ مٹھائی اور کھلونوں کی دکانیں سجی ہوئی تھیں۔ ابا جان نے مٹھائی خریدی۔

گھر واپس پہنچے تو امّی نے سب بچّوں کو عیدی دی۔ رشتے داروں، دوستوں اور پڑوسیوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ آنے والوں کی میٹھی اور نمکین چیزوں سے تواضُع کی گئی۔ مَیل ملاقات اور آمد و رفت کا یہ سلسلہ رات تک جاری رہا۔

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ساجد اُنتیسویں روزے کو سورج کے غروب ہونے کا انتظار کیوں کر رہا تھا؟

(ب) عید الفطر کا تہوار کس مہینے کے بعد آتا ہے؟

(ج) بچّے عید کے لیے کیا تیاریاں کرتے ہیں؟

(د) فطرہ کیوں دیا جاتا ہے؟

(ہ) عید کی نماز عام طور پر کہاں ادا کی جاتی ہے؟

سوال نمبر ۲: درست جواب کا انتخاب کیجیے:

۱۔ ساجد نے پورے روزے رکھے تھے:

(الف) رجب کے (ب) شعبان کے

(ج) رمضان کے (د) شوال کے

۲۔ جب آسمان میں باریک سا چاند دکھائی دیا:

(الف) مشرق کی طرف (ب) جنوب کی طرف

(ج) مغرب کی طرف (د) شمال کی طرف

۳- فِطرے کی رقم دی جاتی ہے:

(الف) بھائی بہنوں کو (ب) دوستوں کو

(ج) پڑوسیوں کو (د) ضرورت مندوں کو

۴- بچّے ابّا جان کے ہم راہ پڑھتے ہُوئے عید گاہ پہنچے:

(الف) تکبیر (ب) سلام (ج) کَلِمہ (د) دعا

۵- امّی نے سب بچوں کو دی:

(الف) سِویّاں (ب) عیدی (ج) مٹھائی (د) مبارکباد

سوال نمبر ۳: درج ذیل الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

اِفطار - عید گاہ - مہندی - سِویّاں - عیدی

سوال نمبر ۴: درج ذیل ہندسوں کو لفظوں اور لفظوں کو ہندسوں میں لکھیے اور انھیں درست طور پر ادا کیجیے:

(الف) ۲۹ - ۳۴ - ۴۷ - ۵۱ - ۸۵

(ب) اٹھارہ - ستائیس - تینتالیس - اُنسٹھ - نواسی

☆ درج ذیل جملے پڑھیے:

میں اسکول گیا تھا۔

میں اسکول جارہا ہوں۔

میں اسکول جاؤں گا۔

ان جملوں میں کام (فعل) کے وقت یعنی "زمانے" کو ظاہر کیا گیا ہے۔

کام کے گزرے ہوئے وقت کو "زمانۂ ماضی" کہتے ہیں۔ کوئی کام موجودہ وقت میں ہو تو اس وقت کو "زمانۂ حال" کہتے ہیں۔ آیندہ وقت میں ہونے والے کام کے وقت کو "زمانۂ مستقبل" کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۵ : درج ذیل جملوں کے سامنے ان کا زمانہ لکھیے:

جملے	زمانہ
امّی کھانا پکا رہی تھیں۔	زمانہ ماضی
بچّے تیز دوڑ رہے ہیں۔	________
امجد کھیل رہا تھا۔	________
میں قلم خریدوں گا۔	________
فاطمہ کتاب پڑھ رہی ہے۔	________
بھائی جان خط لکھ رہے تھے۔	________
ہم ہاکی کھیلیں گے۔	________
میں اپنا کام خود کروں گا۔	________

سرگرمی: ۱- طَلَبہ عید کارڈ بنا کر اس میں رنگ بھریں گے اور اپنا نام اور پتا لکھیں گے۔
۲- طَلَبہ کسی تقریب کی مخصوص سرگرمی پر اپنی پسند یا ناپسند کی وجہ بیان کریں گے۔

برائے اساتذہ

۱- تمام تیوہاروں کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں طَلَبہ کی مدد کیجیے۔
۲- طَلَبہ کو مثالیں دے کر سمجھائیے کہ تشکّر، تہنیت، انبساط اور تاسّف کے مواقع پر کس طرح اظہارِ خیال کرتے ہیں۔ اس کے بعد رول پلے (Role-Play) کے ذریعے ان مواقع پر بولے جانے والے جملوں کی عملی مشق کروائیے۔
۳- طَلَبہ کو الفاظ کے معنی ادائی کے اعتبار سے سکھایئے۔ مثلاً: اچھا! ٹھیک ہے۔ شاباش! بہت خوب۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱-مکالموں کو تاثرات اور آہنگ سے پڑھ سکیں۔
۲-نثر پڑھتے وقت نئے الفاظ کے معنی سمجھ سکیں۔
۳-کردار کے مطابق مکالمے ادا کر سکیں۔
۴-اپنے چہرے کے تاثرات اور حرکات و سکنات کے استعمال سے گفتگو کو مؤثر بنا سکیں۔
۵-بچّوں کے ٹی وی پروگرام دیکھ کر اس کی خوبیاں اور خامیاں بیان کر سکیں۔
۶-سادہ خط لکھنا سیکھ سکیں۔
۷- درسی کتاب میں دیے گئے عنوانات خوش خط لکھ سکیں۔
۸- الف بائی ترتیب سے یعنی ا، ب وغیرہ کی ترتیب سے الفاظ جملوں میں تلاش کر سکیں۔
۹- جماعت میں مِل جُل کر کام کرنے کی اہمیت بیان کر سکیں۔

کشمیر کا زلزلہ

منظر-۱

۸/اکتوبر ۲۰۰۵-پاکستان کی تاریخ کا ایک مشکل دن-

(دادی جان، ابّو جان، امّی جان ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ بے بی شبانہ اور عبد اللہ بھی ٹی وی کے سامنے موجود ہے)

ٹی وی پر زلزلے کی تباہ کاریاں دکھائی جا رہی ہیں۔ ساتھ ہی نیوز کاسٹر کی آواز اُبھرتی ہے۔

نیوز کاسٹر: اب تک کی اطلاعات کے مطابق زلزلے سے مرنے والوں کی تعداد ۱۹۴۰۰ ہو گئی ہے۔ زلزلہ بہت شدید تھا۔ اس کی لپیٹ میں سب سے زیادہ آزاد کشمیر، مظفر آباد اور باغ کے علاقے آئے ہیں۔ بہت تباہ کاریاں ہوئی ہیں۔ فوج اور مختلف امدادی ٹیمیں امداد کے لیے پہنچ رہی ہیں۔

دادی جان: اللہ رحم کرے، اپنے حِفظ وامان میں رکھے!

منظر-۲

(دادی جان، ابو جان اور امّی جان ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہوئے زلزلے کی تباہ کاریاں دیکھ رہے ہیں۔ عبد اللہ بھی ٹی وی دیکھ رہا ہے مگر کسی سوچ میں ڈوبا ہوا ہے۔)

جیسے ہی نیوز کاسٹر نے وقفہ لیا، عبد اللہ بولا۔

عبد اللہ: ابو جان! زلزلہ کیا ہوتا ہے؟

ابّو جان: (ٹی وی کی آواز کم کرتے ہوئے) بیٹا! قدرتی طور پر زمین کے ہلنے کا نام زلزلہ ہے۔ زمین کے نیچے بہت سارے پتھروں کی چٹانیں موجود ہیں جو قدرتی طور پر حرکت کرتی رہتی ہیں اور آپس میں ٹکراتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے اِرتعاش پیدا ہوتا ہے یعنی زمین ہلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ جب یہ پتھروں کی چٹانیں بہت تیز حرکت کرتی ہیں تو ایک دوسرے سے بہت زور سے ٹکراتی ہیں، شدید جھٹکا لگتا ہے اور یہ جھٹکا اتنا شدید ہوتا ہے کہ زمین پر موجود ہر چیز اپنی جگہ سے ہِل جاتی ہے جس کے نتیجے میں بہت تباہ کاریاں ہوتی ہیں۔ کہیں کہیں زمین پھٹ جاتی ہے، عمارتیں گر جاتی ہیں۔ لوگ ان عمارتوں کے مَلبے تَلے دب جاتے ہیں اور بہت سے مر جاتے ہیں جیسے کہ آپ نے ابھی ٹی وی پر دیکھا۔

عبد اللہ: ابّو جان! تو ان لوگوں کو ملبے کے نیچے سے کیسے نکالا جائے گا؟ (عبد اللہ ٹی وی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا)

ابّو جان: بیٹا! لوگ گئے ہیں ان کی مدد کرنے، فوج بھی گئی ہے۔

دادی جان: بیٹا! ہیلی کاپٹر کے ذریعے اُنھیں دوائیاں دی جائیں گی اور زخمیوں کو اسپتال بھی لے جایا جائے گا اور اُنھیں کھانا بھی دیا جائے گا۔

ابّو جان: شُکر ہے اللہ پاک نے پاکستان کے لوگوں میں مدد اور ہم دردی کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھر دیا ہے۔

امّی جان: صحیح کہہ رہے ہیں آپ۔ کسی کو بھی مصیبت میں دیکھ کر سب لوگ مدد کو دوڑ پڑتے ہیں اور

خدمتِ خلق میں لگ جاتے ہیں۔ یہی ہماری قوم کی پہچان ہے کہ ہم مصیبت کی گھڑی میں آپس کے اختلافات بھول کر جان و دل سے ایک دوسرے کی مدد میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

عبداللہ: امّی جان! تو کیا ہم ان کی مدد نہیں کر سکتے؟

امّی جان: کیوں نہیں بیٹا! ضرورت کا وہ سامان جو اُن کے کام آسکے اور ہمارے گھر میں موجود ہے، ہم انھیں دے سکتے ہیں۔

منظر۔۳

(دادی جان قرآن پاک کی تلاوت کر رہی ہیں اور ابّو جان اخبار پڑھ رہے ہیں) دادی جان کچھ دیر رُکیں اور قرآن پاک بند کیا اور ابّو جان سے بولیں:

دادی جان: بیٹا! مجھے یاد آیا ہمارے پچھلے ملازم کریم کا گھر بھی مظفر آباد ہی میں ہے۔ ہمارے پاس فون نمبر تو نہیں ہے مگر آپ کے بابا جان کی ڈائری میں اس کا پتا لکھا ہوا ہے۔ آپ ان کو خط لکھیے اور ان کی خیریت معلوم کیجیے۔

ابّو جان: جی امّی جان! آپ نے صحیح یاد دِلایا۔ میں ابھی خط لکھتا ہوں۔

منظر۔۴

(گھر کے سب لوگ ٹی وی کے سامنے موجود ہیں۔ ٹی وی پر امدادی کاموں کے مناظر دکھائے جا رہے ہیں)

ابّو جان: وہ دیکھو ہمارے فوجی جوَان مدد کرنے میں پیش پیش ہیں۔ ان کے علاوہ ایدھی، سیلانی ویلفیئر اور دوسرے اِدارے بھی مدد کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

عبداللہ: ابو جان! ہم بھی پیسوں اور چیزوں سے ان کی مدد کریں گے۔

ابّو جان: ہاں بیٹا ضرور!

دادی جان: اللہ پاک اُن سب کو صحت و زندگی عطا فرمائے۔ (آمین)

(پردہ گر جاتا ہے)

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) زلزلے میں سب سے زیادہ کون سے علاقے متاثر ہوئے؟

(ب) زلزلے کس وجہ سے آتے ہیں؟

(ج) کون کون سے ادارے امدادی سامان پہنچا رہے تھے؟

(د) عبداللہ کن چیزوں سے زخمیوں کی مدد کرنا چاہ رہا تھا؟

(ہ) ہیلی کاپٹر سے کیا کام لیا جا رہا تھا؟

سوال نمبر ۲: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگایئے:

۱- کشمیر میں زلزلہ آیا تھا:

(الف) ۸/اکتوبر ۲۰۱۰ (ب) ۸/اکتوبر ۲۰۰۵

(ج) ۸/اکتوبر ۲۰۱۵ (د) ۸/اکتوبر ۲۰۰۱

۲- اِس ڈرامے کے کردار ہیں:

(الف) ۵ (ب) ۴ (ج) ۳ (د) ۲

۳- زمین کے ہلنے کا نام ہے:

(الف) گردش (ب) زلزلہ (ج) جھٹکا (د) حرکت

۴- مشکل وقت میں ہماری قوم کی پہچان ہے:

(الف) محنت (ب) ہم دردی (ج) بہادری (د) سچائی

۵- زلزلہ پھیلا دیتا ہے:

(الف) آگ (ب) تباہی (ج) اندھیرا (د) بیماری

سوال نمبر ۳: **خالی جگہیں مکمل کریں:**

(الف) اللہ پاک سب کو اپنے __________ میں رکھے۔

(ب) ابّو جان __________ پڑھ رہے ہیں۔

(ج) __________ قدرتی طور پر زمین کے ہلنے کا نام ہے۔

(د) پتھروں کی چٹانیں آپس میں ٹکراتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے __________ پیدا ہوتا ہے۔

(ہ) عبداللہ بھی __________ کے سامنے موجود تھا۔

سوال نمبر ۴: **صحیح بیانات پر (✓) اور غلط بیانات پر (✗) کا نشان لگائیں:**

(الف) ۸/ اکتوبر ۲۰۰۵ پاکستان کی تاریخ کا بدترین دن۔ ☐

(ب) زلزلے سے عمارتیں نہیں گرتیں۔ ☐

(ج) عائشہ آپا کراچی میں رہتی ہیں۔ ☐

(د) ہماری حکومت مدد کرنے میں پیش پیش ہے۔ ☐

(ہ) فوج بھی مدد کرنے گئی ہے۔ ☐

سوال نمبر ۵: **زلزلے کی تباہ کاریاں اپنے الفاظ میں لکھیں۔**

سوال نمبر ۶: **اپنی خالہ کو خط لکھ کر ان کی خیریت معلوم کیجیے۔**

سرگرمیاں: ۱- طَلَبہ اپنے پسندیدہ ٹی وی ڈرامے کی کم سے کم پانچ خامیاں اور خوبیاں لکھیں گے۔
۲- طَلَبہ مل جل کر کام کرنے کی اہمیت پر ٹیبلو تیار کریں گے۔

برائے اساتذہ

۱- بچّوں کو اس ڈرامے کے کردار دیجیے اور تمام مکالمے، چہرے کے اُتار چڑھاؤ کے ذریعے ادا کروائیے۔
۲- بچوں کو زلزلے کے اسباب بتائیے۔
۳- طَلَبہ کو خط لکھنے کے طریقے سے آگاہ کیجیے۔
۴- طَلَبہ کو الف بائی ترتیب سے الفاظ، جملوں میں تلاش کرنے کی مشق کرائیے۔
مثلاً: یہ جملہ بورڈ پر لکھیے: "قدرتی طور پر زمین کے ہلنے کا نام زلزلہ ہے۔"
پھر طَلَبہ سے کہیے کہ اس جملے میں آنے والے ہر لفظ کے پہلے حرف کو دیکھیں اور پھر حروفِ تہجی کے مطابق انھیں لکھیں۔
پر- زلزلہ- طور- قدرتی- کا- کے- نام- ہلنے- ہے

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- نظم سُن کر اُس کے متعلق سوالوں کے زبانی جواب دے سکیں۔ ۲- نظم کو تحت اللفظ میں پڑھ سکیں۔
۳- اشعار کا مطلب سادہ جملوں میں لکھ سکیں۔ ۴- اُستاد کے منتخب کردہ نئے الفاظ کا دُرست املا کر سکیں۔
۵- نسبتاً طویل لطیفہ سُن کر اسے یاد کر سکیں / لطیفے مزاحیہ تاثرات کے ساتھ سنا سکیں۔ ۶- لطیفے سن/پڑھ کر لطف اندوز ہونے کی وجہ بیان کر سکیں۔
۷- لطیفے سن / پڑھ کر اپنا زبانی / تحریری تجزیہ کر سکیں۔ ۸- الفاظ سُن کر اُن کے درست تلفّظ اور معنی سمجھ سکیں۔

گیٹو گرے

(۱)

اِک تھا گیٹو گرے
اس کے دو مور تھے
اِک کا کالا تھا سَر
اِک کے پیلے تھے پَر
دانہ کھاتے تھے وہ
دُم ہلاتے تھے وہ

(۲)

شام کو، دن ڈھلے
اپنے گھر سے چلے
تھے بڑی لہر میں
آ گئے شہر میں
کچھ وہاں سیر کی
کچھ یہاں سیر کی

(۳)

ٹَرٹَراتے ہوئے
گانا گاتے ہوئے
جب اندھیرا ہوا
گیٹو گھبرا گیا
دل میں کہنے لگا
یہ ہے کیا ماجرا

(۴)

اب تک آئے نہیں
جانے کیا وہ کہیں
راستہ کھو گئے
یا کہیں سو گئے
آپ جاتا ہوں میں
اُن کو لاتا ہوں میں

(۵)

بولی گیٹو کی ماں
تم چلے ہو کہاں
چھوڑ دو، چھوڑ دو
خود ہی آئیں گے وہ
سر کُھجاتے ہوئے
دُم ہلاتے ہوئے

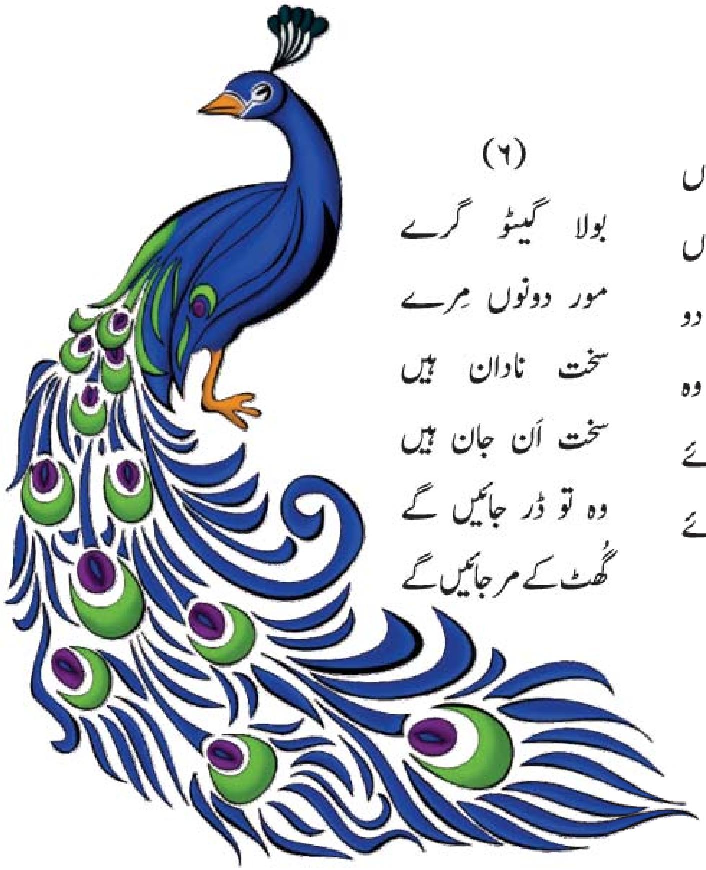

(۶)

بولا گیٹو گرے
مور دونوں مِرے
سخت نادان ہیں
سخت اَن جان ہیں
وہ تو ڈر جائیں گے
گُھٹ کے مر جائیں گے

(۷)

بولی گیٹو کی ماں
بات سُن میری جاں
تو ہے گیٹو گرے
تو انھیں چھوڑ دے
دیکھتے دیکھتے
مور گھر آ گئے

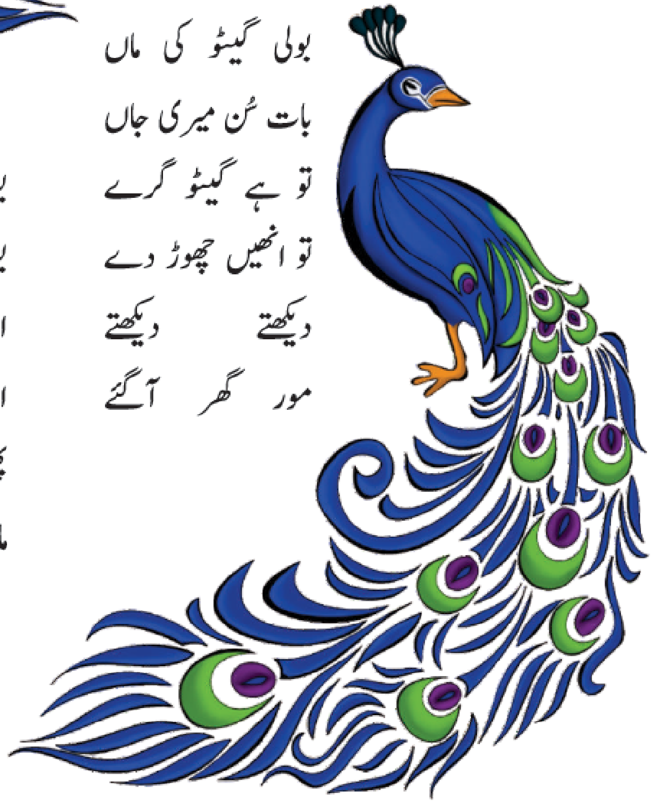

(۸)

بولے گیٹو میاں
بولو تم تھے کہاں
اتنے چالاک ہو
اتنے بے باک ہو
پھر جو جاؤ گے تم
مار کھاؤ گے تم

(۹)

اُس کی اِس بات سے
مور خُوش ہو گئے
پَر لگے کھولنے
پھر لگے بولنے
دُم ہِلانے لگے
گانا گانے لگے

(صوفی غلام مصطفیٰ تبسمؔ)

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) گیٹو گرے کون تھا؟ اس نے کتنے مور پالے تھے؟

(ب) اُس کے مور کہاں چلے گئے؟

(ج) گیٹو گرے نے اُنھیں واپس لانے کے لیے کیا کیا؟

(د) گیٹو گرے کی ماں نے اُس سے کیا کہا؟

(ہ) مور دانہ کھا کر کیا کرتے تھے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہوں کو دُرست الفاظ سے پُر کیجیے:

(الف) کچھ.......... سیر کی، کچھ.......... سیر کی

(ب) راستہ.......... گئے، یا کہیں.......... گئے

(ج) سر.......... ہوئے، دُم ہلاتے ہوئے

(د) پر لگے..........، پھر لگے..........

(ہ) اتنے.......... ہو، اتنے.......... ہو

(و) وہ تو.......... جائیں گے، گھٹ کے.......... جائیں گے

سوال نمبر ۳: دیے گئے بیانات پر (✓) یا (✗) کا نشان لگائیے:

(الف) گیٹو گرے ایک کسان تھا۔ ☐

(ب) گیٹو گرے کے مور بے حد چالاک تھے۔ ☐

(ج) گیٹو گرے کی ماں نے اُسے کہیں جانے سے منع کر دیا۔ ☐

(د) مور ملنے پر گیٹو نے اُنھیں بہت پیار کیا۔ ☐

(ہ) مور کہیں راستہ کھو گئے تھے۔ ☐

(و) گیٹو گرے کو مور کے کھونے کا کوئی افسوس نہ تھا۔ ☐

سوال نمبر ۴: اس نظم کو کہانی کی شکل میں تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں: ۱- طَلَبہ گھر میں پالے جانے والے پرندوں کی خوش خط فہرست بنا کر کلاس میں آویزاں کریں گے۔ خوب صورت پرندوں کی تصاویر بنا کر اُس میں رنگ بھریں گے۔

۲- طَلَبہ درج ذیل لطیفے پڑھ کر سنائیں گے اور ان لطیفوں سے لطف اندوز ہونے کی وجہ بیان کریں گے:

☆ ایک آدمی بہت موٹا ہوتا جارہا تھا۔ ناشتے میں پندرہ پراٹھے اور دس چائے کی پیالیاں پِی جاتا تھا۔ وہ ڈاکٹر کے پاس دُبلا ہونے کے لیے گیا۔

ڈاکٹر: تم کتنی روٹیاں کھاتے ہو؟

موٹا آدمی: پندرہ پراٹھے، دس کپ چائے۔

ڈاکٹر: اب تم تین پراٹھے اور ایک کپ چائے پیا کرو۔

"ڈاکٹر صاحب، یہ خوراک ناشتے سے پہلے کھاؤں یا ناشتے کے بعد؟" موٹے آدمی نے فوراً پوچھا۔

☆ ننھا سفیان صبح کی نماز کے بعد گڑ گڑا کر دعا مانگ رہا تھا: "یا اللہ! جہلم کو پاکستان کا دارُالخِلافہ بنا دے۔"

ماں: بیٹا! تم یہ دعا کیوں مانگ رہے ہو؟

بیٹا: میں پرچے میں یہی لکھ آیا ہوں۔

برائے اساتذہ

۱- طلبہ کو جان وروں کے ساتھ اچھّے سلوک کی تلقین کیجیے اور انھیں یہ باور کروائیے کہ جان وروں کو بے وجہ قید کر کے رکھنا مناسب نہیں۔

۲- نظم میں شامل نئے الفاظ کے تلفّظ اور معانی بتائیے اور ان کا املا لکھوائیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- رموزِ اوقاف کا دُرست استعمال کر سکیں۔

۲- سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھ سکیں۔

۳- تصویری اشاروں کی مدد سے پندرہ سطور پر مبنی کہانی لکھ سکیں۔

۴- جماعت میں اپنی تعلیمی سرگرمیوں کی خامیاں بیان کر سکیں۔

دادی کی پریشانی

" دادی دادی۔۔۔۔ سعیدہ، سیڑھیوں سے گِر گئی ہے۔" اکبر دوڑتا ہوا آیا اور دادی سے یہ کہتا ہوا باہر چلا گیا۔

"ہائے میری بچّی!" دادی ایک دَم گھبرا گئیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں پُھول گئے۔ " کہاں ہے میری بچّی!"

وہ پان دان ایک طرف رکھ کے لپک کر اُٹھیں۔ ان کی گھبراہٹ دیکھنے لائق تھی، ان کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔ وہ اپنی پوتی سے بے حد محبت کرتی تھیں۔ وہ ہمّت کر کے سعیدہ کو دیکھنے جانے لگیں۔ وہ باہر صحن میں زینے کی طرف آئیں، وہاں کوئی نہیں تھا۔ شاید سعیدہ کو اٹھا کر اُس کی ماں کمرے میں لے گئی ہوں۔ یہ سوچ کر وہ اُس طرف چل دِیں۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوئیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ سعیدہ مزے سے اپنی ماں کے پاس سو رہی تھی۔

"مجھے تو اکبر نے کہا کہ ـــــ چلو ٹھیک ہے۔" وہ تسبیح پڑھتی ہوئیں جانے کے لیے مُڑ گئیں۔

" آپ تو جانتی ہی ہیں امّی اکبر کی شرارت کی عادت کو۔"

"تم اِس طرح کے جُھوٹ بول کر کسی کی جان لے لو گے۔" دادی نے اکبر کا کان مروڑتے ہوئے کہا۔

" میرا کان چھوڑیں دادی! پکّا وعدہ، اب ہمیشہ سچ بولوں گا۔"

روزانہ کی طرح رات کو جب دادی امّاں عشاء کی نماز سے فارغ ہوئیں تو بچّے اُن کے پاس کہانی سننے کے لیے پہنچ گئے۔

دادی اماں نے کہا: "آج میں تم لوگوں کو ایک کہانی سناتی ہوں۔"

بچّوں نے بے چینی سے کہا: "جی دادی اماں، ضرور سنائیے۔"

دادی امّاں نے کہانی شروع کی: "ایک گُڈریا روزانہ جنگل میں بکریاں چَرانے لے جاتا تھا۔ ایک دن اُسے مذاق سُوجھا۔ اُس نے زور زور سے پکارنا شروع کر دیا: بھیڑیا آیا، بھیڑیا آیا۔ بچاؤ، بچاؤ۔ گُڈریے کی پُکار سُن کر بستی کے لوگ اُس کی مدد کے لیے بھاگے۔ دیکھا تو وہ آرام سے کھڑا ہنس رہا ہے۔ کہنے لگا: میں تو مذاق کر رہا تھا۔ لوگ بُرا مانتے ہوئے لَوٹ گئے۔ گُڈریے نے اِسی طرح دو تین بار مذاق کیا۔ لوگ آتے اور مایوس ہو کر چلے جاتے۔ آخر لوگوں نے طے کر لیا کہ آیندہ وہ کبھی مدد کو نہیں جائیں گے۔"

ایک دن سچ مچ بھیڑیا آ گیا۔ گُڈریا مدد کے لیے پکارتا رہا، لیکن بستی کے لوگوں نے چوں کہ طے کر لیا تھا، اِس لیے کوئی اُس کی مدد کو نہیں آیا۔ بھیڑیا آرام سے بکریوں کو مار کر کھا گیا۔ گڈریا اُس کا کچھ بھی نہ

بگاڑ سکا۔ آج اُسے اپنے کیے پر بہت شرمندگی ہو رہی تھی۔ دیکھا بچّو! جھوٹ بولنے کا نتیجہ۔ انسان کا اعتبار اس طرح ختم ہوتا ہے۔"

اکبر دل ہی دل میں آج دادی سے کیے ہوئے مذاق پر نادِم ہو رہا تھا۔ آخر میں دادی امّاں نے نبی کریم حضرت مُحمّد رسول اللہ خاتم النّبیّین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک واقعہ بھی بچّوں کو سُنایا:

پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے کا ایک واقعہ ہے کہ ایک خاتون دروازے پر کھڑی اپنے بچّے کو بلا رہی تھیں کہ اِدھر آؤ تمھیں چیز دوں گی۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا۔ "کیا تمھارے پاس کچھ ہے۔"

اس خاتون نے مُٹھی کھول کر دکھائی جس میں کھجوریں تھیں۔ یہ دیکھ کر اُنھوں نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اپنے بچّے کو صرف بہلانے کے لیے یہ کہتیں تو یہ تمھارا جُھوٹ شمار ہوتا۔"

کہانی سُن کر سب بچّوں نے وعدہ کیا کہ ہم ہمیشہ سچ بولیں گے۔

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) اکبر نے اپنی دادی سے کیا کہا؟

(ب) گڈریے کی مدد کرنے کے لیے بستی والے کیوں نہیں آئے؟

(ج) اکبر نادِم کیوں ہو رہا تھا؟

(د) نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خاتون سے کیا ارشاد فرمایا؟

سوال نمبر ۲: درج ذیل جملوں میں خالی جگہیں کو دُرست الفاظ سے پُر کیجیے:

(الف) دادی اماں اپنی............ سے محبت کرتی تھیں۔

(ب) گُڈریا روزانہ............ میں بکریاں چرانے جاتا تھا۔

(ج) ایک دن............ بھیڑیا آگیا۔

(د) ہم بھی ہمیشہ............ بولیں گے۔

سوال نمبر ۳: درج ذیل بے ترتیب جملے درست ترتیب سے لکھیں۔

بے ترتیب جملے	باترتیب جملے
بولنا ہے سچ سب ضروری بڑوں کے نزدیک۔	
سیڑھی سے اکبر نے سعیدہ گر گئی کہا کہ۔	
برائی والا ہے سیدھا جہنم راستا جاتا۔	
کسی بھی میں جائز قرار اسے دیا جا سکتا صورت نہیں۔	
ہر سچ کا ایک کا کہنا ہے کہ وقت ہوتا ہے ایک آدمی۔	

سوال نمبر ۴: درج ذیل الفاظ کے ہم آواز لکھیے۔ مثال کے طور پر:

راج	کاج - تاج - لاج - آج
مور	
نرم	
پھول	
بات	
نام	
آیا	

سوال نمبر ۵: درست رموزِ اوقاف چُن کر درج ذیل جملوں میں شامل کیجیے:

!   ۔   ؟   " "

(الف) ایک دن سچ مُچ بھیڑیا آ گیا [ ]

(ب) دیکھا بچّو [ ] جھُوٹ بولنے کا نتیجہ۔

(ج) دادی نے کہا: [ ] آج میں تم کو کہانی سناتی ہوں۔ [ ]

(د) کیا تمھارے پاس کچھ ہے [ ]

سوال نمبر ۶: سچ اور جھُوٹ کے فائدے اور نقصان پر ایک صفحہ لکھیے۔

سوال نمبر ۷: اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

سوال نمبر ۸: تصویری اشاروں کی مدد سے کہانی لکھیے۔

____

____

____

سرگرمیاں: ۱- طَلَبہ ایسا واقعہ سنائیے جس میں کسی کے جھوٹ نے اُن کو بہت رنج دیا ہو۔

۲- طَلَبہ کمرۂ جماعت میں ایک دوسرے کو اپنے پڑھنے لکھنے کی مُشکلات اور ان کا حل بتائیں گے۔

برائے اساتذہ

سماجی بُرائیوں پر ایک مؤثر لیکچر دیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- نظم سُن کر اُس کا خُلاصہ بتا سکیں۔

۲- مختلف ذرائع ابلاغ سے نظمیں سُن کر دوسروں کو بھی سُنا سکیں۔

۳- گروہ میں / کسی مقابلے میں نظم کو درست تلفظ، روانی، آہنگ، زیروبم اور تفہیم سے پڑھ سکیں۔

۴- نظم میں دیے گئے فطری مناظر، کیفیات اور حالات کی زبانی اور تحریری توجیہات پیش کر سکیں۔

بہار کا موسم

نہ گرمیوں کا زور ہے نہ سردیوں کی مار ہے
نہ دُھوپ تَن پہ بار ہے نہ ٹھَنڈ ناگوار ہے

ہَوا بھی خوش گَوار ہے نہ گرُم ہے نہ سرد ہے
نہ بجلیاں نہ آندھیاں نہ اَبُر ہے نہ گرُد ہے

ہیں سبزہ زار اِن دنوں پہاڑ، دَشت اور بَن
ہے سچ تو یوں، بہار پر ہے آج کل چمن چمن

چمن کے پھول دیکھ کر ہماری عقل دَنگ ہے
بَنفشئی، سفید، سرخ، زرد ان کا رنگ ہے

دلوں میں ہے کچھ آج کل اُمنگ سی بھری ہوئی
مسرّتوں کے جوش سے کَلی کَلی کِھلی ہوئی

ہیں پیڑوں میں چُھپے ہوئے پرند چہچہا رہے
خدا کی شان دیکھ کر خوشی سے ہیں وہ گا رہے

یہ لطف دیکھ دیکھ کر زباں پہ بار بار ہے
یہ موسمِ بہار ہے یہ موسمِ بہار ہے

(مولوی محمد شفیع الدین نیّر)

مشق

سوال نمبر ا: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) شاعر نے اس نظم میں کس موسم کا ذکر کیا ہے؟
(ب) بہار کا موسم کیسا ہوتا ہے؟
(ج) چمن میں کس کس رنگ کے پھول کھلے تھے؟
(د) موسمِ بہار کی ہوا کیسی ہوتی ہے؟
(ہ) پرندے خدا کی شان دیکھ کر کیا کر رہے تھے؟

سوال نمبر ۲: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

ا- بہار کا موسم ہوتا ہے:
(الف) بہت گرم (ب) بہت سرد (ج) درمیانہ (د) خشک

۲- موسمِ بہار میں باغات بھر جاتے ہیں:
(الف) پتّوں سے (ب) شاخوں سے
(ج) پھلوں سے (د) پھولوں سے

۳- لفظ 'بَن' کے معنی ہیں:

(الف) پہاڑ (ب) درخت (ج) جنگل (د) ریگستان

۴- 'دنگ ہونا' کا مطلب ہے:

(الف) خوش ہونا (ب) خاموش ہونا (ج) پُرجوش ہونا (د) حیران ہونا

۵- موسمِ بہار میں ہر طرف ہوتی ہے:

(الف) ٹھنڈک (ب) خوب صورتی (ج) دل چسپی (د) حَیرت

سوال نمبر ۳: خالی جگہیں دُرست لفظ سے پُر کیجیے:

(الف) ہوا بھی __________ ہے۔

(ب) ہیں __________ ان دنوں پہاڑ، دشت اور بن

(ج) یہ موسم __________ ہے۔

(د) خدا کی __________ دیکھ کر خوشی سے ہیں وہ گا رہے

(ہ) مُسرّتوں کے __________ سے کَلی کَلی کھلی ہوئی

سوال نمبر ۴: لفظوں کو دیے گئے معانی سے ملایئے:

الفاظ	معانی
بار	باغ
دَشت	بادل
چمن	حیران
ابر	میدان
دنگ	بوجھ

سوال نمبر ۵: اس نظم میں بہار کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے، اسے اپنے الفاظ میں لکھیے۔

سرگرمیاں: ۱- طَلَبہ یہ نظم یاد کر کے جماعت میں ترنّم، دُرست تلفّظ اور روانی سے پڑھیں گے۔

۲- طَلَبہ ریڈیو، ٹی وی اور انٹرنیٹ سے اپنی پسند کی نظمیں سُن کر لکھیں گے اور کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔

۳- موسمِ بہار سے متعلق تصاویر کا البم تیار کریں گے۔

۴- طَلَبہ درج ذیل تصاویر کے نام لکھیں گے:

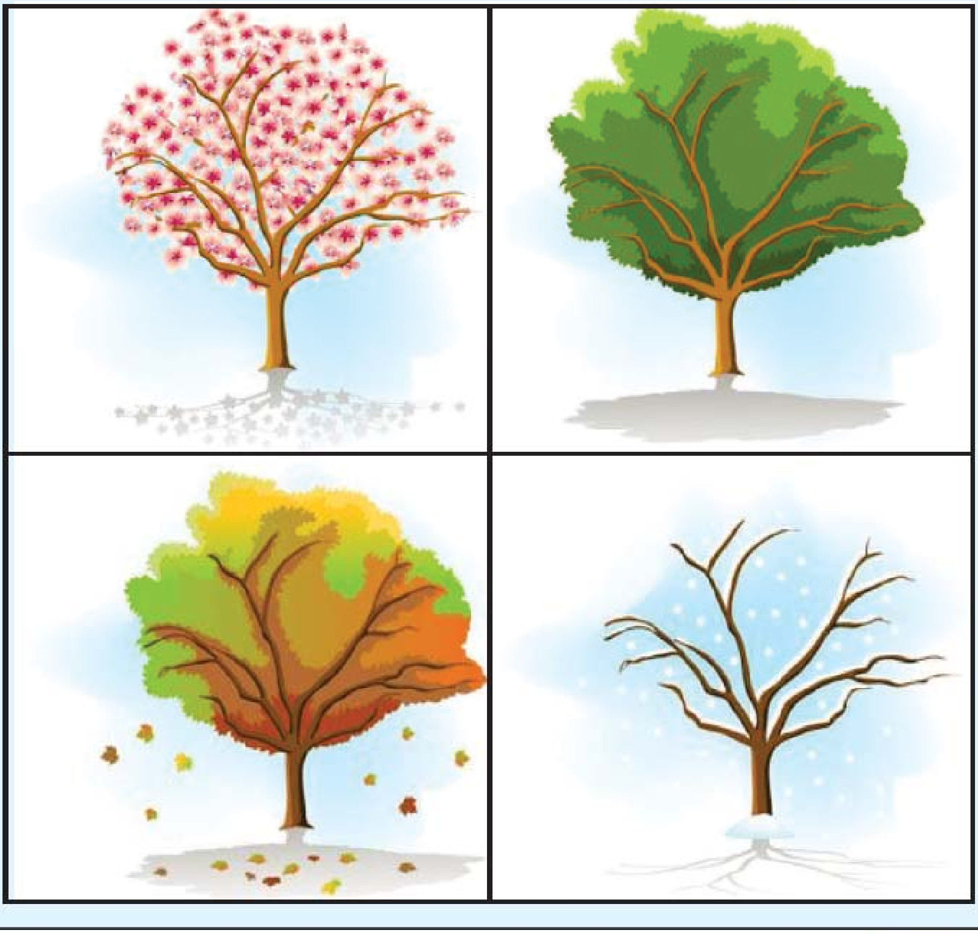

برائے اساتذہ

۱- طَلَبہ کو موسمِ بہار کے علاوہ دیگر موسموں کے بارے میں بھی آگاہی فراہم کیجیے۔

۲- طَلَبہ کو نظم دُرست تلفظ، آہنگ، زیر و بم اور تفہیم سے پڑھنے کی ترغیب دیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- مکالموں کو تاثرات اور آہنگ سے پڑھ سکیں۔

۲- نثر کو موزوں تاثرات کے ساتھ اس طرح پڑھ سکیں کہ اس کی تفہیم کا تجزیہ کیا جاسکے۔

۳- جمع کے واحد اور واحد کے جمع بنا سکیں۔

۴- سادہ جملوں کو زمانہ ماضی اور مستقبل کے لحاظ سے تبدیل کر سکیں۔

۵- روز مرّہ زندگی میں بجلی، پانی اور گیس کے بِل پڑھ کر ان کی کفایت شعاری کی تدابیر پر عمل کر سکیں۔

۶- اِرد گرد کے ماحول (گھر، محلہ، اسکول) میں ایک ساتھ دیے جانے والے مختلف احکامات سمجھ کر ان کی تعمیل کر سکیں۔

کھانے پینے کے آداب

شام کا وقت تھا۔ بچّوں کی وَالِدَہ کھانا تیار کر رہی تھیں۔ نانی جان بھی آئی ہوئی تھیں اور کُرسی پر بیٹھی سبزی کاٹ رہی تھیں۔ اتنے میں امجد باہر سے دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ وہ گھر کے سامنے بھائی کے ساتھ کرکٹ کھیل رہا تھا۔ اس نے آکر فریج کھولا۔ پانی کی بوتل نکالی۔ اسے منھ لگا کر "غٹا غٹ" ایک ہی سانس میں پانی چڑھالیا اور یہ جاوہ جا۔

نانی جان: (حیرت سے) حمیدہ! یہ کیا۔ امجد نے یہ کیسی حرکت کی؟

حمیدہ بیگم: (شرمندگی سے) جی امّی! بہت سمجھاتی ہوں لیکن سُنتے نہیں ہیں۔

نانی جان: لیکن یہ کوئی اچھّی بات نہیں۔ چلو خیر، میں اس سے بات کروں گی۔

شام ہوتے ہی جاوید صاحب دفتر سے لَوٹ آئے اور بچّے بھی کھیل کر آ گئے۔ آتے ہی بچّوں نے "کھانا دیں، کھانا دیں" کا شور مچا دیا۔

نانی جان: (ذرا اونچی آواز میں) کسی کو کھانا نہیں ملے گا، جب تک نہا دھو کر صاف سُتھرے ہو کر نہیں آؤ گے۔

اکرم: یہ دیکھیں نانی جان، میں نے صابن سے ہاتھ دھوئے ہیں۔ میرے ہاتھ بالکل صاف ہیں۔

نانی جان: اکرم اور امجد! آپ دونوں بہت دیر سے باہر کھیل رہے ہیں۔ کھیل کے بعد یہ ضروری ہے کہ آپ اچھّی طرح نہا دھو کر کھانے کے لیے آئیں۔ اب جایئے اور اچھّی طرح نہا کر آیئے۔

نانی کا حکم تو وہ کسی صورت ٹال نہیں سکتے تھے، اس لیے وہ نہانے چلے گئے۔ دستر خوان بچھا ہوا تھا اور امّی کھانا چُن رہی تھیں۔ نانی جان بھی ان کی مدد کر رہی تھیں۔ بچّے آکر دستر خوان کے گِرد بیٹھ گئے۔ امجد نے جلدی سے اپنی پلیٹ اٹھائی اور سالن کا ڈونگا اپنی جانب کیا۔

دادی جان: امجد بیٹا! سب لوگوں کو آجانے دو۔ پھر ایک ساتھ شروع کریں گے۔ مِل جُل کر کھانے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے اور برکت بھی۔ اور ہاں کھانا شروع کرنے سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے؟

زاہدہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دادی جان: مَا شَآءَ اللّٰہُ۔ میری بٹیا زاہدہ کو سب یاد ہے۔

سب گھر والے بیٹھ گئے تو امّی نے بچوں کو اُن کی پلیٹوں میں سالن نکال کر دیا۔ اکرم جلدی جلدی اور بڑے بڑے نوالے کھانے لگا جس سے اسے زور کا ٹھسکا لگا۔ امّی نے اسے فوراً پانی دیا، پیٹھ تھپ تھپائی اور کہا: بیٹا! تمھیں کتنی بار سمجھایا ہے کہ نوالے چھوٹے بنایا کرو اور خوب چبا کر کھایا کرو،

چبا کر کھانے سے کھانا جلدی ہضم ہوتا ہے۔

نانی جان: اکرم! آپ کس طرح بیٹھے ہیں بیٹا۔ دیوار سے ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ ایک گُھٹنا بِچھا کر اور ایک کھڑا کر کے بیٹھیے، دیکھیے امجد کس طرح کھا رہا ہے۔ اللہ کے رسول حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسی طرح بیٹھتے تھے۔

اکرم: جی اچھّا، نانی جان۔ میں بہت تھک گیا تھا، اس لیے دیوار سے ٹیک لگا لی تھی۔

امجد: امّی ذرا زاہدہ کو دیکھیے۔ اس کی پلیٹ میں کھانا کس طرح جگہ جگہ سے کھایا ہوا ہے۔

نانی جان: زاہدہ بیٹی! پلیٹ میں اپنے سامنے کی طرف سے کھانا چاہیے۔

زاہدہ: جی نانی جان۔ ایسے! (زاہدہ نے پلیٹ میں اپنی طرف سے نوالہ بنایا اور نانی جان کو کھا کر دکھایا)

نانی جان: شاباش، بالکل ٹھیک۔

سب نے کھانا کھا لیا تو نانی جان نے کہا: چلو سب مِل کر کھانے کے بعد کی دُعا پڑھتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

ترجمہ: حمد و ثنا اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کِھلایا اور جس نے ہمیں پِلایا اور جس نے ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔

(سب نے مل کر دعا پڑھی اور کھانا بڑھانے میں امّی کی مدد کرنے لگے۔)

نانی جان نے کہا: بچّو! میں تھوڑی دیر بعد کھانا کھانے کے کچھ اور آداب بھی بتاؤں گی۔ آپ جب تک اسکول کا کام کر لیں۔

بچّوں نے اسکول کا کام کر لیا تو نانی امّاں نے اُنھیں کھانا کھانے کے یہ آداب بتائے:

- ☆ کھانے کی چیز اگر گرم ہو تو اُس میں پُھونک نہیں مارنا چاہیے۔
- ☆ کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہیے۔ اگر پسند نہ ہو تو چھوڑ دیں۔

- ☆ کھانے کے دوران چَپڑ چَپڑ کی آواز نہیں نکالنی چاہیے۔
- ☆ پانی تین سانس میں ٹھہر ٹھہر کر پینا چاہیے۔
- ☆ پانی بیٹھ کر پینا چاہیے۔
- ☆ پانی بوتل سے مُنھ لگا کر نہیں پینا چاہیے بلکہ جتنا پینا ہو اتنا گلاس میں لے کر پینا چاہیے۔

بچّوں نے نانی جان کا شُکریہ ادا کیا۔ سب نے وعدہ کیا کہ ان شاء اللہ ہم آیندہ کھانے کے آداب کا خیال رکھیں گے۔

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) نانی جان کو امجد کی کس حرکت پر حیرت ہوئی؟

(ب) مِل جُل کر کھانے سے کیا ہوتا ہے؟

(ج) کھانا کھانے کے کوئی تین آداب لکھیے۔

(د) پانی پینے کا درست طریقہ کیا ہے؟

(ہ) کھانے کے بعد کی دُعا کا ترجمہ لکھیے۔

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف) نانی جان بھی آئی ہوئی تھیں اور کُرسی پر بَیٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کاٹ رہی تھیں۔

(ب) شام ہوتے ہی جاوید صاحب بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے لوٹ آئے۔

(ج) بچّے آکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے گرد بیٹھ گئے۔

(د) کھانے میں کبھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ نکالیے۔

(ہ) پانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سانس میں ٹھہر ٹھہر کر پیجیے۔

سوال نمبر ۳: درج ذیل الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

جملے	الفاظ
	آداب
	ضرورت
	تکلیف
	برکت
	کھیل

سوال نمبر ۴: درج ذیل الفاظ کی جمع بنائیے:

جمع	واحد
	ادب
	ضرورت
	شکایت
	موقع
	برکت
	تکلیف
	عادت
	معمول

سوال نمبر ۵۔ درج ذیل فعلِ حال کے جملوں کو فعل ماضی اور فعل مستقبل میں تبدیل کیجیے:

فعل حال	فعل ماضی	فعل مستقبل
نانی جان ہمارے گھر آتی ہیں۔		
امجد کھانا کھا رہا ہے۔		
زاہدہ ہنس رہی ہے۔		
امّی کھانا لگا رہی ہیں۔		

سرگرمیاں:
۱۔ طَلَبہ پانچ مسنون دعائیں یاد کر کے کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔
۲۔ طَلَبہ سبق کے مکالمے موزوں تاثرات اور آہنگ سے پڑھ کر سنائیں گے۔

برائے اساتذہ

۱۔ مسنون دعائیں یاد کرنے میں مدد کیجیے۔
۲۔ کمرۂ جماعت میں طَلَبہ کو ایک ساتھ مختلف احکامات کی تعمیل کی مشق کرائیے۔
۳۔ طَلَبہ کو بتائیے کہ بجلی، گیس اور پانی کی کِفایت شعاری کی کون کون سی تدابیر ہیں اور ان پر عمل کرنا کیوں ضروری ہے؟

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- واقعہ سُن کر اس کا مرکزی نکتہ سمجھ سکیں۔
۲- عبارت پڑھ کر اُس سے متعلق اعلیٰ ذہنی سطح کے سوالوں کے جواب دے سکیں۔
۳- گروہ یا کسی مقابلے میں کسی تحریر کو درست تلفظ، روانی، آہنگ، زیر و بم اور تفہیم سے پڑھ سکیں۔
۴- کہانی سُن کر اُس کے مدارج بتا سکیں۔
۵- کہانی سن / پڑھ کر تاثراتی انداز میں سنا سکیں۔
۶- کہانی پڑھ کر کرداروں اور واقعات پر رائے دے سکیں۔

غُرور کا سر نیچا

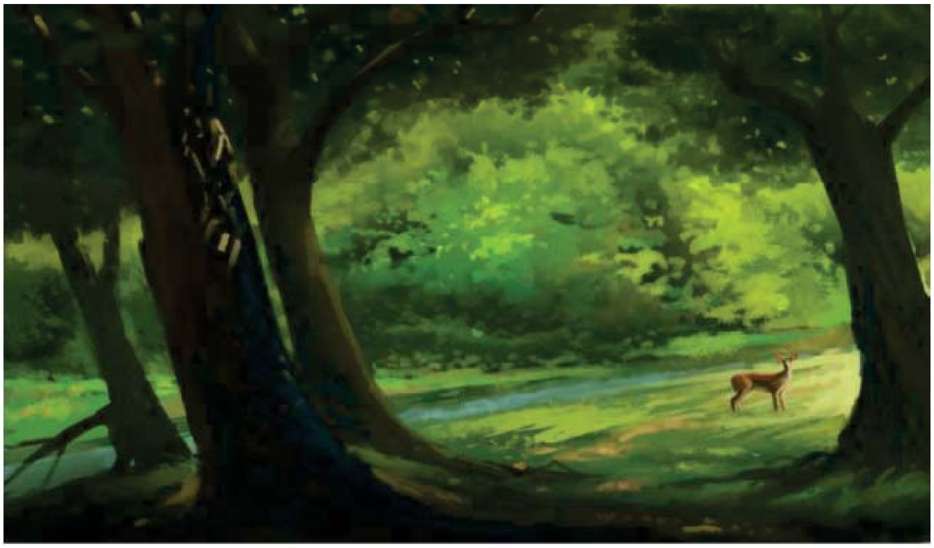

سورج بادلوں کی اوٹ میں چُھپا ہوا تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ پھول ہوا میں جھول رہے تھے اور تتلیاں پھولوں پر ناچ رہی تھیں۔ درخت کے نیچے ہری ہری گھاس پر ہرنوٹا (ہرن کا بچہ) پیٹ کے بَل لیٹ کر کچھ لکھ رہا تھا۔ ننھے خرگوش کا ادھر سے گزر ہوا تو ہرن کے بچے کو لکھتا دیکھ کر رُک گیا اور اس کے پاس جا کر بولا: "کیا ہو رہا ہے دوست ہرنوٹے؟"

ہر نوٹا چونک گیا اور خر گوش کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہنے لگا: "کہانی لکھ رہا ہوں۔"

"اچھا! ذرا سناؤ تو سہی کہانی، لکھا کیا ہے؟" ننھا خر گوش ہنس کر بولا۔

ہر نوٹا کہانی سنانے لگا۔ لکھا ہے: کسی شہر میں دو انسان رہتے تھے۔ دونوں میں بہت دوستی تھی۔ جو بھی گھاس اور چارہ ملتا، دونوں مِل جُل کر کھاتے اور رات کو درخت پر گھونسلے میں سو جاتے۔ یہ سن کر ننھا خر گوش زور زور سے ہنسنے لگا۔

"کیا ہوا؟ کیوں ہنس رہے ہو؟" ہر نوٹا حیرت سے کہنے لگا۔ ہر نوٹے کی عمر بہت کم تھی اور انسانوں کے بارے میں اسے صرف اتنا پتا تھا کہ وہ جنگل کے جانوروں کا شکار کر کے لے جاتے ہیں۔

"بھائی ہر نوٹے تم بالکل گدھے ہو۔" ننھے خر گوش نے جواب دیا۔

"ارے آہستہ بولو دوست! اگر گدھے نے سن لیا تو امّاں ہرنی سے شکایت کر دے گا اور وہ ماموں چیتے سے ڈانٹ کِھلوائیں گی، یہ تم ہنس کیوں رہے ہو؟"

"یہ تمھیں کس نے بتایا کہ انسان درختوں پر رہتے ہیں اور گھاس کھاتے ہیں؟" خر گوش نے پوچھا۔ پھر کہنے لگا: "لو سنو! میں تمھیں بتاتا ہوں میں نے انسانوں کے بارے میں بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ اس کے علاوہ میرے دادا انسانوں کے درمیان رہ چکے ہیں۔ انھوں نے بھی مجھے انسانوں کے بارے میں بہت کچھ بتایا ہے۔ مجھے سب معلوم ہے۔" ننھے خر گوش نے شیخی بگھاری۔

"مجھے بھی بتاؤ میں ایک کہانی لکھوں گا انسانوں کے بارے میں۔" ہر نوٹے نے کہا۔

"ہاں ہاں ضرور بتاؤں گا، مگر کہانی میں میرا بھی نام آنا چاہیے۔ اتنی ڈھیر ساری معلومات میں تمھیں مُفت میں کیسے دے دوں؟ اتنی معلومات تو جنگل میں کسی جان ور کو نہیں ہوں گی۔" یہ کہتے ہوئے ننھے خر گوش کا سینہ فَخَر سے پُھول گیا۔

"دیکھو بھائی خر گوش! بڑا بول مت بولو۔ اتنا غُرُور اچھا نہیں ہے۔" ہر نوٹا بولا۔

"خر گوش! ہر نوٹا صحیح کہہ رہا ہے۔" چوہے نے جھاڑی کے پیچھے سے سر نکال کر کہا، وہ دیر سے

خرگوش اور ہرنوٹے کی باتیں سُن رہا تھا۔ "غرور کا سر نیچا ہوتا ہے"۔

"ارے بھائی مُونچھ مَروڑ! تم کہاں سے آن ٹپکے؟" ننھے خرگوش نے چوہے کو چھیڑا۔

یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں اور ادھر شکاریوں کی جِیپ جنگل میں داخل ہو رہی تھی۔ اس میں چار شکاری دوربین، کیمرا، جال، رسیاں، کھانے پینے کا سامان، خیمے اور دوسری بہت سی چیزیں لے کر جنگل میں شکار کھیلنے آرہے تھے۔ چُوں چُوں چڑِیا ایک درخت پر بیٹھی یہ سب دیکھ رہی تھی۔ جب اس نے دیکھا کہ شکاری جنگل میں خیمے لگا رہے ہیں تو وہ پُھر سے اُڑ کر جنگل میں تمام جان وروں کو خبر دار کرنے لگی، کہ چُھپ جاؤ، شکاری آرہے ہیں۔ چُوں چُوں چڑِیا نے ننھے خرگوش، ہرنوٹے اور مُونچھ مروڑ چوہے کو ایک درخت کے نیچے زور زور سے باتیں کرتے دیکھا تو ان کے پاس پہنچی اور انھیں سمجھایا کہ جلدی سے اپنے گھر چلے جاؤ اور باہر نہ نکلنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ شکاری رات کو جو تکّے اور کباب کھائیں، وہ تمھارے ہی گوشت کے بنے ہوئے ہوں۔ یہ کہہ کر چُوں چُوں چڑیا اُڑ گئی، لیکن ننّھا خرگوش پھر شیخی بگھارنے لگا: "ارے یہ انسان میرا کیا بگاڑ لیں گے۔ میں کتنا تیز دوڑتا ہوں، یہ نہ مجھے پکڑ سکتے ہیں اور نہ مار سکتے ہیں۔ چلو ذرا ان انسانوں کی خبر لیں۔ آئے ہیں ہمیں شکار کرنے!" ہرنوٹا کان پکڑ کر بولا: "نہ بابا، دوڑتا تو میں بھی تیز ہوں مگر ان شکاریوں کے آگے جانا موت کو دعوت دینا ہے۔ کیوں اپنی جان کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہو۔"

"آؤ بھائی ہرنوٹے، ہم تو چلتے ہیں۔ اس خرگوش کے بچّے کو شکاریوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اکیلا ہی چھوڑ دو۔" چوہے نے کہا۔

شکاریوں نے اپنی دُوربینوں سے ان تینوں کو باتیں کرتے دیکھ لیا۔ پہلے تو وہ چپکے چپکے ان تینوں کے قریب آئے۔ جھاڑیوں کے پیچھے سے ان کی تصویریں اتار لیں۔ ان شکاریوں کے جِی میں آئی کہ ہرن کے اتنے خُوب صورت بچے کو زندہ پکڑنا چاہیے اور خرگوش کو شکار کرکے اس کی بُوٹیاں نمک مرچ لگا کر کھائیں گے۔ چناں چہ انھوں نے رسّی کا پھندا بنایا اور درختوں کی آڑ لے کر چپکے چپکے آگے بڑھنے لگے۔ ایک شکاری کے جوتے تلے درخت کے سوکھے پتّے چُرمُرائے تو ہرن کے کان کھڑے ہوگئے۔ چوہا بھی چوکنّا ہوگیا۔ ہرن بھاگو

کہہ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ چوہے نے بھی اس کا ساتھ دیا۔ لیکن وہ ہر نوٹے پر رعب جمانے کی خاطر وہیں کھڑا رہا۔ شکاریوں نے جو ہرن کے بچّے کو یوں بھاگتے دیکھا تو جَھٹ رسّی کا پھندا گھما کر پھینکا جو خرگوش کی گردن میں جا کر پھنس گیا۔ پھندا بہت مضبوطی سے پھنسا تھا۔ وہ بہت اُچھلا، تڑپا لیکن شکاریوں نے اس کی ایک نہ چلنے دی اور اسے جال میں ڈال کر اپنے ٹھکانے کی طرف چل دیے۔

ادھر ہر نوٹا اور چوہا کچھ دور تک بھاگتے رہے، لیکن جب انھیں احساس ہوا کہ ننھا خرگوش ان کے ساتھ نہیں ہے تو وہ رُک گئے اور سوچنے لگے کہ ننھا خرگوش شاید کسی مصیبت میں ہے۔ وہ دونوں آہستہ آہستہ دبے پاؤں واپس چلے، لیکن خرگوش کا وہاں نام و نشان تک نہ تھا۔ البتہ دور جنگل میں آگ جلتی نظر آ رہی تھی۔ وہ دونوں چُپکے چُپکے وہاں پہنچے اور جھاڑیوں کی آڑ سے جھانکا تو کیا دیکھتے ہیں کہ شکاری آگ جلا رہے ہیں اور باتیں کرتے جا رہے تھے کہ خرگوش کا گوشت کس طرح پکایا جائے۔ ایک طرف ننھا خرگوش جال میں بندھا پڑا تھا۔ بے چارہ ہِل جُل بھی نہیں سکتا تھا۔ خرگوش رونے لگا اور دل ہی دل میں اللہ سے دُعا کی: اگر تو مجھے اس قید سے رہائی دلا دے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ آیندہ کبھی غرور نہیں کروں گا اور نہ کسی کو ستاؤں گا۔ ادھر ہر نوٹا اور چوہا بھی سمجھ گئے کہ اگر ذرا بھی دیر کی تو خرگوش اپنی جان سے جائے گا۔ وہ دونوں اٹھے اور چپکے چپکے کھسکتے ہوئے جال تک پہنچے۔ خرگوش نے انھیں دیکھا تو دل ہی دل میں بہت خوش ہوا۔ چوہے نے آگے بڑھ کر سرگوشی کی:

"کیوں بھائی خرگوش! اب کیا ہوا؟ کہاں گئی تمھاری تیز رفتاری اور انسانوں کے بارے میں معلومات؟"

"یہ وقت ان باتوں کا نہیں۔" ہر نوٹے نے سرگوشی میں چوہے کو ڈانٹا "تمھارے دانت تیز ہیں، فوراً جال کتر ڈالو"۔

چوہے نے جلدی جلدی جال کی رسّیاں کُترنا شروع کیں اور تھوڑی ہی دیر میں خرگوش آزاد ہو چکا تھا۔ اس کے آزاد ہوتے ہی تینوں وہاں سے بھاگے اور پیچھے مُڑ کر بھی نہ دیکھا۔ خرگوش نے چوہے اور ہر نوٹے کو گلے لگا لیا اور ان سے معافی مانگی: "اگر تم دونوں نہ ہوتے تو شاید اب تک میں مر چکا ہوتا۔ میں نے جو بڑا بول بولا تھا مجھے اس کی سزا مل گئی ہے۔ بھائی چوہے! میں تمھیں بہت ستایا کرتا تھا، مجھے معاف کر دو"۔

"تم ہمارے بھائی ہو۔ چلو اس واقعہ کا کم از کم اتنا تو فائدہ ہوا کہ اب تم غرور نہیں کرو گے۔" چوہے نے جواب دیا۔

"اور ہاں! اب میں ہرنوٹے کو انسانوں کے بارے میں ساری معلومات دوں گا تاکہ وہ کہانی لکھ سکے۔" خرگوش نے کہا۔

ہرنوٹے نے کہا: "بھئی جو واقعہ ہمارے ساتھ پیش آیا ہے، میں اسی پر ایک کہانی لکھ ڈالوں گا اور اس کا نام ہوگا غُرُور کا سر نیچا۔" تینوں ہنسنے لگے۔

(ڈاکٹر رؤف پاریکھ)

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) درخت کے نیچے کون کون سے جان ور اکٹھے ہوئے؟

(ب) سب جان وروں میں کس بات پر بحث ہو رہی تھی؟

(ج) شکاریوں نے کس کا شکار کیا؟

(د) شکاریوں کے جی میں کیا بات آئی؟

(ہ) کس نے خرگوش کی جان بچائی؟

(و) آپ کے خیال میں اس کہانی میں خرگوش کا کردار کیسا ہے؟

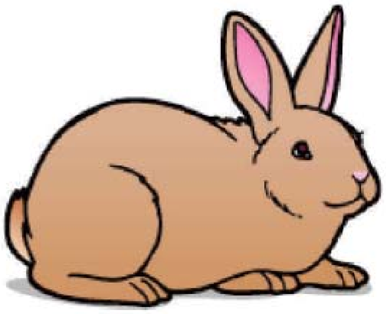

سوال نمبر ۲: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- یہ کہانی بتاتی ہے کہ ہمیں بچنا چاہیے:

(الف) لالچ سے (ب) بے وقوفی سے (ج) غرور سے (د) جُھوٹ سے

۲- خرگوش نے ہرنوٹے کو گدھا کہا کیوں کہ گدھا سمجھا جاتا ہے:

(الف) لالچی (ب) بے وقوف (ج) مغرور (د) سُست

۳۔ "شیخی بگھارنے" کا مطلب ہے:

(الف) چالاکی کرنا (ب) بے وقوفی کرنا

(ج) بڑی بڑی باتیں کرنا (د) شکایت کرنا

۴۔ ہرنوٹے اور چوہے کا خرگوش کو آزاد کرانا تھا:

(الف) دوستی (ب) ہم دردی (ج) محنت (د) عقل مندی

۵۔ اگر کوئی اپنی غَلَطی پر شرمندہ ہو تو اُسے کر دینا چاہیے:

(الف) روانہ (ب) معاف (ج) آزاد (د) خوش

سوال نمبر ۳: خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف) ہرنوٹا کہانی __________ کو سنا رہا تھا۔

(ب) جنگل میں __________ کی جیپ آئی۔

(ج) تمام جان وروں کو __________ نے خبر دار کیا۔

(د) شکاریوں نے __________ کو جال میں قید کیا۔

(ہ) سچ بات ہے __________ کا سر نیچا ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۴: صحیح جواب پر (✓) اور غلط جواب پر (✗) کا نشان لگائیے:

(الف) ہرنوٹا ایک خرگوش تھا۔ ☐

(ب) خرگوش بہت تیز دوڑتا تھا۔ ☐

(ج) چڑیا نے سب کو بھگا دیا۔ ☐

(د) شکاری جنگل کے باہر تھے۔ ☐

(ہ) ہمیں غُرُور نہیں کرنا چاہیے۔ ☐

سوال نمبر ۵: کہانی کے مطابق درج ذیل خاکہ مکمل کیجیے:

کہانی کا نام	
کہانی میں کیا مسئلہ بیان ہوا ہے؟	کہانی کے کردار
________________	________
________________	________
________________	________
________________	________
کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟	مسئلہ کیسے حل ہوا؟
________________	________
________________	________
________________	________
________________	________

سرگرمیاں: ۱- طَلَبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ پھر ہر گروپ کہانی کو ترتیب سے سنائے گا۔
۲- طَلَبہ ایک ایک کر کے کہانی کو تاثراتی انداز میں پڑھ کر سنائیں گے۔

برائے اساتذہ

۱- طَلَبہ کو اسی طرح کی مختلف کہانیاں فری پیریڈ میں سنائیے۔

۲- طَلَبہ کو جوڑیوں (Pairs) میں تقسیم کیجیے اور سوال نمبر ۴ میں دیا گیا "کہانی کا بصری خاکہ" بھرنے کی مشق کرائیے اور بتائیے کہ کہانی کے کون کون سے اجزا ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی طَلَبہ سے چھوٹی چھوٹی کہانیاں لکھوا کر کمرۂ جماعت کے گوشۂ مطالعہ (Reading Corner) میں رکھیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- نثر پڑھتے وقت نئے الفاظ کے معنی سیکھیں۔
۲- دی گئی معلومات کو سادہ جملوں میں ترتیب سے لکھ سکیں۔
۳- متن سُن کر اُس سے متعلق تفہیم پر مبنی سوالات کے جواب دے سکیں۔
۴- مختلف قومی شخصیات سے متعلق زبانی بتا سکیں۔
۵- کثیر رکنی الفاظ درست تلفّظ اور لب و لہجے سے ادا کر سکیں۔
۶- خط، درخواست، دعوت نامہ اور تہنیتی کارڈ تحریر کر کے بھیج سکیں۔
۷- حرفِ جار کا استعمال کر سکیں۔

کیپٹن کرنل شیر خان شہید

سیٹی کی آواز کے ساتھ ہی مقابلہ شروع ہوا۔ یہ مقابلہ نجیب اور شیرا کے درمیان تھا۔ نجیب طاقت ور جب کہ شیرا کم زور لڑکا تھا۔ اِبتدا میں نجیب نے میدان میں اپنی طاقت کے مظاہرے سے اثر قائم کر لیا۔ تماشائی بھی اس کم زور لڑکے کے حق میں نہ تھے۔ لیکن شیرا بہت ذہین تھا۔ اُس نے شروع کے چند منٹ تو نجیب کے وار دفاعی انداز سے روکنے میں لگا دیے، اُسے جب دو چار مکّے پڑے تو نجیب کو داد دینے اور واہ واہ کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔

نجیب خُوب اُچھل اُچھل کر اپنی توانائی خرچ کر چکا تو شیرا نے کچھ کر گزرنے کا ارادہ کر لیا۔ اُس نے اِنتہائی مہارت سے وہ وار کیے کہ نجیب بھی چکرا گیا۔

تماشائی جو ابتدا میں نجیب کے حق میں نعرے لگا رہے تھے، اب اس کے خلاف ہو چکے تھے۔ ایک تو نجیب کی ہمّت ویسے ہی جواب دے چکی تھی، نعروں نے اس کا حوصلہ بھی پَست کر دیا۔ اگلے ہی لمحے وہ شیرا

کا ایک زوردار مُکّا کھا کر ایسا چاروں شانے چِت ہوا کہ ریفری کے دس تک گننے کے باوجود بھی نہ اُٹھ سکا۔

آخر کار ریفری نے اس کم زور لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور فاتحانہ انداز میں ہوا میں لہرا دیا۔

"شیرا، شیرا، شیرا" ہر طرف تعریفی نعرے گونج اُٹھے۔

مقابلے میں جیتنے والا "شیرا" دراصل پاک فوج کے عظیم سپاہی "کیپٹن کرنل شیر خان" تھے۔

کرنل شیر خان یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو ضلع صوابی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا نے آپ کا نام کرنل شیر خان رکھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ پاک فوج کے ایک دلیر کرنل شیر خان کی بہادری سے بے حد متاثر تھے جنھوں نے ۱۹۴۸ء میں کشمیر کے ایک حصّے کو آزاد کراتے ہوئے بھارتی فوج کے چھکّے چُھڑا دیے تھے۔ اُن کے دادا کی خواہش تھی کہ وہ بھی کرنل شیر خان جیسے بہادر بنیں۔

کیپٹن کرنل شیر خان کا بچپن عام بچّوں سے مختلف تھا۔ ان کے اندر شروع سے سپاہیانہ جوہر موجود تھے۔ آپ ۱۹۸۷ء میں پاک فضائیہ میں بہ حیثیت ائرمین بھرتی ہوئے۔ یہاں خوب ترقّی کی۔ اپنے ارادوں کی تکمیل کے لیے کرنل شیر خان نے برّی فوج میں کمیشن حاصل کر لیا۔ پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول سے دو سالہ ٹریننگ کے بعد آپ سندھ رجمنٹ میں سیکنڈ لیفٹیننٹ بن گئے۔

ایک روز ایوارڈ کی ایک تقریب میں اُن کے افسر نے اُنھیں پُکار کر کہا:

"نوجَوان! ہم تمھاری کارکردگی سے بے حد خوش ہیں۔"

اُن کا سیروں خون بڑھ گیا۔

"سر! میں آپ کی اُمیدوں پر پورا اُترنے کی مزید کوشش کروں گا۔"

اُنھوں نے ہاتھ ماتھے پر لاتے ہوئے سیلیوٹ مار کر کہا۔

"ہمارا دُشمن بہت چالاک اور خطرناک ہے۔" اُن کا اَفسر اُن سے مخاطب تھا۔ "ہمارا محاذ کارگل ہے۔ سترہ، اٹھارہ ہزار فِٹ بُلند چوٹیوں پر سارا سال برف جمی رہتی ہے۔" وہ نہایت سنجیدگی سے کہہ رہے تھے۔ "دُشمن ہمارے اس علاقے پر قابض ہونا چاہتا ہے۔"

"ہم اُس کے اِن ناپاک اِرادوں کو خاک میں ملا دیں گے۔" اس نے پُر عزم لہجے میں کہا۔ "میری یہ جان اپنا عزم پورا کرنے کے لیے حاضر ہے سَر!" کرنل شیر خان نے انتہائی مُستعدی سے کہا۔

یکم جنوری ۱۹۹۸ء کو انھیں کشمیر کے محاذ پر بھیج دیا گیا جہاں انھوں نے سترہ ہزار فٹ بلند برف پوش چوٹیوں پر شدید ترین موسمی حالات کے باوجود ایک نہیں، پانچ فوجی چوکیاں قائم کیں۔ ان چوکیوں کی وجہ سے بھارتی فوج کی نہ صرف پیش قدمی رُک گئی، بلکہ بھاری جانی نقصان بھی ہوا۔

۸ جون ۱۹۹۹ء کی رات تھی۔ دُشمن فوج، کیپٹن کرنل شیر خان کے دستے پر حملے کے لیے اُن کی جانب پیش قدمی کر رہی تھی۔ کیپٹن کرنل شیر خان نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ دشمن کے سپاہیوں کا خاتمہ کر دیا۔ دُشمن فوج نے اپنے بھاری جانی نقصان کے بعد پوری شدّت سے حملے کی تیاری کی۔ پوری دو بٹالین کے ساتھ شدید حملہ کیا۔ یہ بڑا حملہ کیپٹن کرنل شیر خان کے لیے کسی چیلنج سے کم نہ تھا۔ آپ نے ہمّت نہ ہاری اور دشمن کے حملے کا مُنھ توڑ جواب دیتے رہے۔ کیپٹن کرنل شیر خان شدید زخمی ہو گئے۔ مگر وہ زخمی حالت میں بھی فائر کرتے رہے اور اِسی حالت میں جامِ شہادت نوش کیا۔ آخری وقت تک اُن کی اُنگلی لبلبی سے نہ ہٹی۔ اُن کے اِس انداز نے سب کو ٹیپو سلطان کی یاد دِلا دی، جن کا ہاتھ شہادت کے وقت بھی تلوار تھامے ہوئے تھا۔

کیپٹن کرنل شیر خان، ہمارے وہ قومی مجاہد ہیں جنھوں نے کارگل کے مَحاذ پر بے مثال کارنامے انجام دے کر اپنے وطن کے لیے جان نچھاور کر دی۔ اس عظیم قربانی کے پیشِ نظر حکومتِ پاکستان کی جانب سے اُنھیں وطن کا سب سے بڑا فوجی اعزاز "نشانِ حیدر" پیش کیا گیا۔ قوم اپنے اس عظیم سپاہی کو سلام پیش کرتی ہے۔ "پاک فوج زندہ باد–پاکستان پائندہ باد"

مشق

سوال نمبرا: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) نجیب کو شیرا نے کس بنیاد پر شکست دی؟

(ب) شیر خان کا بچپن کیسا تھا؟

(ج) کرنل شیر خان کے افسر نے اُن سے کیا کہا؟

(د) کشمیر کے مَحاذ پر موسم کیسا تھا؟

(ہ) دُشمن کے حملے کا واقعہ کس سن میں پیش آیا؟

(و) شیر خان کی شہادت کیسے ہوئی؟

سوال نمبر۲: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- لوگ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے تھے:

(الف) ڈراما (ب) کرکٹ (ج) فلم (د) کُشتی

۲- کُشتی کا مقابلہ جیت لیا:

(الف) افسر نے (ب) نجیب نے (ج) ریفری نے (د) شیرا نے

۳- کم زور ہونے کے باوجود شیرا کے کُشتی جیتنے کی وجہ تھی:

(الف) طاقت (ب) مضبوط اِرادہ (ج) عقل مندی (د) رحم دلی

۴- شہادت کے وقت ٹیپو سلطان اور کرنل شیر خان میں ایک جیسی بات تھی:

(الف) دشمن کا منھ توڑنا (ب) دشمنوں پر حملہ کرنا

(ج) ہتھیار ہاتھ سے نہ چھوڑنا (د) دشمن سپاہیوں کا خاتمہ کرنا

۵- شیر خان کے فوج میں جانے کی وجہ تھی:

(الف) سیاحت (ب) بہادری (ج) وردی (د) خدمت کرنا

سوال نمبر ۳: درست بیان کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیے:

(الف) کیپٹن کرنل شیر خان ہمارے قومی مجاہد ہیں۔ ☐

(ب) ہمارا دُشمن بہت چالاک اور خطرناک ہے۔ ☐

(ج) شیر اصحت مند لڑکا تھا۔ ☐

(د) ۶ ستمبر کا دن تھا۔ قوم یومِ پاکستان منانے میں مصروف تھی۔ ☐

سوال نمبر ۴: دُرست لفظ چُن کر درج ذیل جملے مکمل کیجیے:

نشانِ حیدر - قوم - فوج - محاذ - زخمی

(الف) میں پاکستانی ________ کا حصہ بنوں گا۔

(ب) کیپٹن ________ حالت میں بھی فائر کرتے تھے۔

(ج) ________ اپنے اس عظیم سپاہی کو ہدیۂ سلام پیش کرتی ہے۔

(د) کیپٹن کو کشمیر کے ________ پر بھیج دیا گیا۔

(ہ) شیر خان کو سب سے بڑا فوجی اعزاز ________ پیش کیا گیا۔

سوال نمبر ۵: درج ذیل الفاظ خوش خط لکھیے اور دُرست تلفظ اور لب و لہجے سے ادا کیجیے:

فاتحانہ - بہ حیثیت - سپاہیانہ - لیفٹیننٹ - سنجیدگی

☆ **یہ جملے پڑھیے:**

۱- نجیب نے میدان میں اپنی طاقت کے مظاہرے سے اثر قائم کر لیا۔

۲- چوٹیوں پر سارا سال برف جمی رہتی ہے۔

۳- ریفری کے دس تک گننے کے باوجود بھی نہ اٹھ سکا۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ "حروفِ جار" ہیں جو اسم (نام) کو فعل (کام) کے ساتھ ملاتے ہیں۔ آپ بھی ایسے ہی پانچ الفاظ بنائیے جن میں "حُروفِ جار" استعمال کیے گئے ہوں۔

سوال نمبر ۶:　آپ بھی ایسے ہی چار جملے بنائیے جن میں حروفِ جار استعمال کیے گئے ہوں۔

حروفِ جار	جملے
پر	
تک	
سے	
بھی	

سرگرمیاں:

۱- طلبہ نشانِ حیدر حاصل کرنے والے شہیدوں کی تصاویر کا چارٹ تیار کر کے ان کے نام یاد کریں گے۔

۲- طلبہ مختلف قومی شخصیات سے متعلق معلومات جمع کر کے کمرۂ جماعت میں پیش کریں گے۔

۳- اپنے دوستوں کو سال گرہ کی مبارک باد دینے کے لیے کارڈ تیار کریں گے۔

نام: ____________________

عمر: ____________________

برائے اساتذہ

۱- طَلَبہ میں حُبّ الوطنی کا جذبہ بڑھانے کے لیے پاک وطن کی خاطر قربانی دینے والوں کے سچّے واقعات جذبے اور تاثّر سے سنائیے۔

۲- طَلَبہ کو خط اور درخواست لکھنے کی مشق کرائیے۔

۳- طَلَبہ اپنا سال گرہ کارڈ بنائیں گے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱-عبارت پڑھ کر اُس سے متعلق اعلیٰ ذہنی سطح کے سوالات کے جواب دے سکیں۔

۲- فراہم کردہ مواد کی روشنی میں اپنی تقریر تیار کر کے پیش کر سکیں۔

۳-اپنے شہر / گاؤں / علاقے سے متعلق خیالات کا اظہار کر سکیں۔

۴- مختلف تعلیمی سرگرمیوں میں اپنے ساتھیوں کو ہدایات دے سکیں۔

۵- ابتدائی الفاظ ۷۰ سے ۸۰ فی صد تک درست ادا کر سکیں۔

۶- کسی شے یا مقام سے متعلق وضاحت سے بتا سکیں۔

۷-رموزِ اوقاف کا دُرست استعمال کر سکیں۔

شاہ جہانی مسجد، ٹھٹھہ

جب سے زِندگی وجود میں آئی ہے، انسان خُوب سے خُوب تر کی تلاش میں ہے۔ کبھی دَرختوں کے

پتّوں سے اُس نے اپنا بدن ڈھانپا اور کبھی نفیس کپڑا تیار کر کے زیبِ تن کیا۔ کبھی وہ جھونپڑیوں میں بھی خوش رہا اور جب اُسے وسائل مُیسّر آئے تو اس نے بلند و بالا شان دار عمارات بنا ڈالیں۔

مُغلیہ دور میں جہاں اور بہت سے ترقیاتی کام ہوئے، وہیں مغلوں نے خوب صورت عمارات کی تعمیر پر خاص توجہ دی۔ مغلیہ فنِ تعمیر کے نمونے پاکستان اور ہندوستان کے اکثر مقامات پر دیکھنے کو ملتے ہیں۔

آج ہم سندھ کی ایک تاریخی عمارت سے متعلق جانیں گے۔ یہ عمارت ٹھٹھے کی شاہ جہانی مسجد ہے، جو فنِ تعمیر کا شاہ کار ہے۔ ٹھٹھہ سندھ کا اہم تاریخی شہر ہے۔ مغل شہنشاہ، شاہ جہاں نے تعمیرات سے دِل چسپی کا ثبوت اس شہر میں شاہ جہانی مسجد کی تعمیر کی صورت میں نقش کیا ہے۔

شاہ جہانی مسجد، شاہ جہاں کے حکم پر ٹھٹھے کے گورنر امیر خان نے چار سال کی مدت میں تعمیر کرائی۔ یہ مسجد ۱۶۴۷ء میں مکمل ہوئی اور اس کی تعمیر پر کثیر رقم صَرف کی گئی۔ اس مسجد میں کاشی کاری کا عمدہ کام کیا گیا ہے۔ یہ مسجد مسلم فنِ تعمیرات میں ایک شان دار اضافہ ہے۔ اس کا رقبہ قریباً دو ایکڑ ہے۔ شمال اور جنوب میں راہ داریاں بنائی گئی ہیں، جن کو آپس میں محِراب نُما دروازوں سے مِلایا

سنگِ مرمر لگایا گیا ہے۔ اس مسجد میں گنبد مشرق اور مغرب دونوں جانِب تیار کیے گئے ہیں۔

مشرق کی جانب بنائے جانے والے گنبد مغرب والے گنبدوں سے چھوٹے ہیں۔ دونوں جانِب کے گنبدوں میں درمیان کا گنبد باقی دونوں گنبدوں سے بڑا ہے۔ اِسی انداز سے محرابوں پر بھی چھوٹے چھوٹے گنبد تعمیر کیے گئے ہیں۔ اِن گُنبدوں کی تعداد ۹۳ ہے۔ مسجد میں داخلے کے تین مرکزی دروازے تعمیر کیے گئے ہیں جن میں درمیانی دروازہ بڑا اور دائیں، بائیں چھوٹے دروازے ہیں۔ عام طور پر دائیں جانب کا دروازہ کھلا رہتا ہے جس سے نمازی اور سیّاح داخِل ہوتے ہیں۔ اِس طرف سے جب مسجد میں داخل ہوں تو ایک دالان آتا ہے اس کے بعد سنگِ مرمر سے بنا ہوا ایک حوض ہے جو وُضو کے لیے بنایا گیا ہے۔

مسجد کے درمیانی حصے میں ایک صحن ہے جو مُستطیل شکل کا ہے۔ مسجد کی دیواروں پر سفید اور نیلے پتھروں اور لال اینٹوں کے ذریعے خوب صورتی پیدا کی گئی ہے۔ مسجد میں خطیب والا ایوان صحن کے فرش

کے برابر ہی رکھا گیا ہے۔ اس کی دیواروں پر نیلی اور سفید کاشی کاری اور شیشے کا استعمال کیا گیا ہے۔ منبر کی تعمیر میں بھی سنگِ مرمر سے کام لیا گیا ہے۔ سب سے بڑے اور درمیانی گنبدوں میں نقّاشی اور پچی کاری کی گئی ہے۔ اس سجاوٹ سے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا آسمان پر ستارے جگمگا رہے ہیں۔

مسجد کے تمام گنبدوں کو لال اینٹوں سے دیدہ زیب انداز میں سجایا گیا ہے۔ ان گنبدوں کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ جب مؤذِن، اذان دیتا ہے تو اس کی آواز اِن گنبدوں کے ذریعے ہوتی ہوئی آگے تک پھیلتی جاتی ہے اور یوں لاؤڈ اسپیکر کی ضرورت نہیں رہتی۔ مسجد کے اطراف میں بنی کھڑکیوں کی بناوٹ ایسی ہے کہ مسجد کے کسی بھی حصے میں نمازیوں کو گرمی کا احساس نہیں ہوتا۔

مسجد کے اطراف میں باغ ہے جس میں ناریل اور سرو کے درخت لگے ہیں۔ باغ کے درمیان میں فوارہ بھی ہے۔ جس کے چاروں طرف بارہ دریاں ہیں۔ ان بارہ دریوں میں بھی فوارے لگے ہوئے ہیں۔ صدیاں گزرنے کے باوجود مسجد کی انفرادیت اپنی جگہ برقرار ہے۔

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) شاہ جہانی مسجد، کس شہر میں واقع ہے؟

(ب) مسجد کی تعمیر کا کام بادشاہ نے کس کے حوالے کیا تھا؟

(ج) یہ مسجد کتنے سال میں تعمیر ہوئی؟

(د) گنبد کن سمتوں میں تعمیر کیے گئے ہیں؟

(ہ) اس مسجد کے گنبدوں کی کیا خوبی ہے؟

سوال نمبر ۲: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ مسجد کے دائیں جانب دالان میں ہے:

(الف) عمارت (ب) وضو خانہ (ج) دروازہ (د) گنبد

۲۔ مسجد کی تکمیل سن میں ہوئی:

(الف) ۱۹۴۷ء (ب) ۱۸۴۷ء (ج) ۱۷۴۷ء (د) ۱۶۴۷ء

۳۔ مسجد کا رقبہ ہے:

(الف) ایک ایکڑ (ب) دو ایکڑ (ج) تین ایکڑ (د) چار ایکڑ

۴۔ مغلیہ دور کی خاص بات ہے:

(الف) مسجدیں (ب) تعمیرات (ج) فوّارے (د) نقش و نگار

۵۔ اس مسجد میں عمدہ کام کیا گیا ہے:

(الف) نقاشی کا (ب) کاشی کاری کا (ج) شیشے کا (د) پچی کاری کا

سوال نمبر ۳: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) مغلیہ فنِ تعمیر کے نمونے پاکستان کے کئی شہروں میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ☐

(ب) مسجد میں داخلے کے لیے تین مرکزی دروازے تعمیر کیے گئے ہیں۔ ☐

(ج) اس مسجد کی انفرادیت آج بھی اپنی جگہ قائم ہے۔ ☐

(د) ٹھٹھہ، صوبہ سندھ کا اہم اور تاریخی شہر ہے۔ ☐

(ہ) مسجد کی دیواروں پر سفید اینٹوں کے ذریعے خاصی خوب صورتی پیدا کی گئی ہے۔ ☐

سوال نمبر ۴: درست ہندسے اور الفاظ چُن کر خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف) شاہ جہانی مسجد کے گنبدوں کی تعداد __________ ہے۔

(۱) ۶۳ (۲) ۷۳ (۳) ۹۳ (۴) ۱۰۳

(ب) مسجد میں داخلے کے __________ مرکزی دروازے تعمیر کیے گئے ہیں:

(۱) ۲ (۲) ۳ (۳) ۴ (۴) ۵

(ج) مسجد کے اطراف میں __________ ہے۔

(۱) دریا (۲) نہر (۳) باغ (۴) پہاڑ

(د) بارہ دریوں میں __________ لگے ہیں۔

(۱) پُھول (۲) ناریل (۳) درخت (۴) فوارے

(ہ) شُمال اور جنوب میں __________ بنائی گئی ہیں۔

(۱) بارہ دریاں (۲) راہ داریاں (۳) ڈیوڑھیاں (۴) کھڑکیاں

☆ رموزِ اوقاف

وہ علامتیں اور نشانیاں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عبارت میں کس جگہ اور کس طرح وقف کرنا ہے۔

رموز، رمز کی جمع ہے جس کا مطلب ہے علامت یا اشارہ جب کہ اوقاف، وقف کی جمع ہے جس کے معنی ٹھیرنے یا رُکنے کے ہیں۔ یعنی رموزِ اوقاف یا علاماتِ وقف اُن اشاروں یا علامتوں کو کہتے ہیں جو کسی عبارت کے ایک جملے کے ایک حصے کو اس کے باقی حصوں سے علاحدہ کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ اردو، انگریزی یا دوسری زبانوں کے قواعد میں ان اوقاف اور علامات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اگر ان کا خیال نہ رکھا جائے تو مفہوم کچھ سے کچھ بل کہ بعض اوقات تو اس کے بالکل اُلٹ ہو جاتا ہے۔ جہاں ٹھیرنا یا وقفہ کرنا ہو، اُن کے لیے اُردو میں درج ذیل رموزِ اوقاف استعمال ہوتے ہیں۔

ختمہ (۔) سوالیہ (؟) سکتہ (،) تفصیلیہ (:_) قوسین ( )

واوین (" ") ندائیہ یا فجائیہ (!) وغیرہ۔

سوال نمبر ۵: اس کتاب سے رموزِ اوقاف کی مثالیں تلاش کر کے لکھیے۔

سرگرمیاں: ۱- طَلَبہ اپنے شہر / گاؤں / علاقے کی مسجد کے بارے میں معلومات کمرۂ جماعت میں پیش کریں گے۔

۲- طَلَبہ گروہوں (Groups) میں تقسیم ہو کر پاکستان کے کسی تاریخی مقام یا عمارت کے بارے میں معلومات جمع کریں گے۔ اس سلسلے میں ہر گروپ لیڈر اپنے ساتھیوں کو مختلف کاموں کی ہدایات دے۔ آخر میں ہر گروپ کمرۂ جماعت میں اپنا کام پیش کرے گا۔

برائے اساتذہ

نئے الفاظ کے معانی، تلفّظ اور جملوں کی درست ادائی میں طلبہ کی رہ نمائی کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- اشعار اور نظمیں یاد کر کے انفرادی اور اجتماعی طور پر ترنم، لے اور آہنگ سے پڑھ سکیں۔
۲- کہانیاں / نظمیں پڑھ کر اس کے اخلاقی سبق کو سمجھ سکیں۔
۳- نظم سن کر اس کے ہم آواز الفاظ (قافیے) بتا سکیں۔
۴- نظم و نثر کو موزوں تاثرات کے ساتھ اس طرح پڑھ سکیں کہ ان کی تفہیم کا تجزیہ کیا جا سکے۔
۵- نظموں کو تحت اللفظ میں پڑھ سکیں۔

سچّے لفظوں کی مہک

جس جگہ رہیے جہاں بھی جائیے
سچے لفظوں کی مہک پھیلائیے

زندگی کے لالہ زاروں میں کہیں
دُھوپ ہو تو ابر بن کر چھائیے

چاند بھی اچھا ہے سورج بھی مگر
آپ رستے کا دِیا بن جائیے

لوگ تو صدیوں کو اپنا کر گئے
کوئی لمحہ آپ بھی اپنائیے

آپ گھر میں روشنی کے نام کا
ایک جگنو ہی سہی چمکائیے!

(رئیس فروغ)

مشق

سوال نمبر ۱: **درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:**

(الف) سچّے لفظوں کی مہک سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(ب) "ابر" کیسے بنا جا سکتا ہے؟

(ج) روشنی کن کن چیزوں سے ہو سکتی ہے؟

سوال نمبر ۲: **درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:**

۱- سچّے لفظ پھیلاتے ہیں:

(الف) گیت (ب) خُوش بُو (ج) بادل (د) جگنو

۲- مشکلوں کی دُھوپ میں جلتے انسانوں کے لیے ہمیں بننا چاہیے:

(الف) زندگی کا پھول (ب) آسانی کا بادل

(ج) چاند کی روشنی (د) رستے کا دِیا

۳- اچھّے لوگوں کی طرح ہم بھی دوسروں کے لیے کریں:

(الف) خدمت (ب) ہمت (ج) بہادری (د) شہرت

۴- اچھے لوگ، اچھے کاموں سے اندھیرے میں پھیلاتے ہیں:

(الف) خُوش بُو (ب) دھوپ (ج) روشنی (د) ٹھنڈک

۵- اس نظم میں باتیں بیان کی گئی ہیں:

(الف) نئی (ب) صاف (ج) پُرانی (د) اچھّی

سوال نمبر ۳: **مترادف الفاظ کے معنی ہیں ایک جیسے معنی والے الفاظ جیسے بلند کا ہم معنی لفظ اُونچا۔**

درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے:

روشنی، مَہک، سورج، چاند

سوال نمبر۴: درج ذیل لفظوں کی ضد لکھیے:

سچ، دُھوپ، اچھا، زندگی، روشنی

سوال نمبر۵: جملے بنائیے:

چاند، سورج، رستہ، جگنو، دِیا

سوال نمبر۶: خالی جگہیں مکمل کیجیے:

(الف) سچّے لفظوں کی ________ پھیلائیے۔

(ب) چاند بھی ________ ہے سورج بھی مگر

(ج) لوگ تو ________ کو اپنا کر گئے

(د) آپ گھر میں ________ کے نام کا

(ہ) ایک ________ ہی سہی چمکائیے

سرگرمی: ۱- طَلَبہ نظم یاد کرکے اس کے معنی و مفہوم کے مطابق ترنّم، لَے اور آہنگ سے پڑھیں گے۔

۲- طَلَبہ نظم پر ٹیبلو پیش کریں گے۔

۳- طَلَبہ رنگ بھریں گے۔

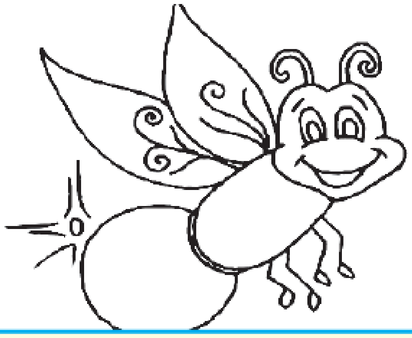

برائے اساتذہ

۱- نظم کے مقصد کے پیشِ نظر بچوں کو اخلاقیات کا درس دیجیے۔

۲- نظم کے معنی و مفہوم کے مطابق تاثر انگیز مثالی بلند خوانی کیجیے اور طلبہ سے بھی اس کی مشق کرائیے۔

۳- نظم پر ٹیبلو تیار کرنے میں طلبہ کی رہ نمائی کیجیے۔

فرہنگ

حمد

ذاتِ حق: اللہ تعالیٰ کی ذات

سِوا : علاوہ

معبود: اللہ تعالیٰ (جس کی عبادت کی جائے)

میخ: کیل، کھونٹی

ناؤ: کشتی

لہلہائے: جھومنا، ہوا سے ہلنا

ہرے بھرے: سرسبز شاداب

رہ نما: راستا دکھانے والا

خلقت: مخلوق

نعت

فقط: صرف، تنہا

کُل : تمام

جہاں : دنیاعالم

بلاشبہ: جس پر کوئی شک نہ ہو

ہدایت: راہ نمائی کرنا

ضعیفوں: بوڑھوں

پیامِ امن: امن کا پیغام لانے والا

نمونہ: مثال

ہمارے رسولِ امین

امانت: حفاظت کے لیے کوئی چیز رکھنا

پختہ عادت: پکی عادت

بھلائی: اچھے کام

حکمِ الٰہی: اللہ کا حکم

دعوتِ اسلام: اسلام کی دعوت دینا

اعلیٰ ظرفی: بڑی ہمت وحوصلہ

سُرخ رُو: عزت، کام یابی

حضرت نعمان بن ثابتؒ

ذہانت: عقل مند

فیض: نعمت، فائدہ

عالِم: بہت علم رکھنے والا

وظیفہ: تھوڑی سی رقم جو حکومت کی طرف سے ملتی ہے

احباب: دوست، ملنے والے

فکرلاحق: کسی کے لیے پریشان ہونا

رہا کرنا: آزاد کرنا

شرف: اعزاز

سوگ وار: غم منانے والے

بے مثال عدل

سپہ سالار: فوج کا سربراہ

مہلت: وقت

حاکم: حکومت کرنے والا

لِپائی: پُتائی، اَستر کاری

پُشت: پیچھے

چوب دار: بادشاہوں کا ملازم

منصب: عہدہ

جزیہ: اسلامی حکومت میں غیر مسلم پر لگائی جانے والی رقم

املاک: ملکیت، جائداد

پیشگی: پہلے بتانا

نقوش: نشان

ایک بلی دو چوہے

بُور کے لڈو: گیہوں کی بھوسی کا بنا ہوا لڈو جو نہایت بدمزہ ہوتا ہے

تاؤ: غصہ

دانتوں کو دانتوں پر جمانا: غصہ آنا

ہماری ذِمے داریاں

مرتبہ: درجہ

تحفظ: حفاظت کرنا

سمت: طرف

بدسلوکی: بداخلاقی

غیر شائستہ: نامہذب، بدسلیقہ

کمپیوٹر کا تعارف

انحصار: دارومدار

دل چسپ: مزیدار

حیرت انگیز: تعجب والا

تھیسارس: ایسی لغت جو لفظ کا مطلب بتانے کے بہ جائے مطلب کا لفظ بتائے۔

جگنو

کاشانۂ چمن: باغ کا گھر

انجمن: محفل

مہتاب: چاند

تکمہ: بٹن

سفیر: قاصد

قبا: اچکن، قمیض

پیرہن: لباس

خلوت: خالی جگہ، تنہائی

ظلمت: تاریکی، اندھیرا

گُہن: داغ، دھبا

طالب: مانگنے والا

سراپا: سر سے پیر تک

کھلاڑی

چُست: چالاک

صلاحیت: خوبی

مشقت: محنت

کارکردگی: اچھا کام کرنا

بین الاقوامی: تمام ملکوں کے درمیان

ناز: فخر

منتخب: چُنا گیا

قیادت: رہ نمائی

طِلائی تمغا: سونے کا بنا ہوا انعام

چاندی کا تمغا: چاندی کا بنا ہوا انعام

کانسی کا تمغا: تانبے اور رانگ سے بنا ہوا انعام

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

وقار: شان، توقیر

سربراہی: قیادت، رہ نمائی،

دفاعی: حفاظت کرنا

ہجرت: ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا

ساری دنیا اپنا گھر ہے

آپا دَھاپی: اپنی اپنی فکر

خفگی: ناراضی

خالق: پیدا کرنے والا

حکایات شیخ سعدیؒ

ہم درد: دکھ بانٹنے والا

ٹھکانا: رہنے کی جگہ

بندوبست: تیاری کرنا

عیادت: کسی بیمار کی طبیعت پوچھنا

سورج

دن چڑھا: صبح ہونا

بھاتی: پسند آنا

ٹھٹھرنے: سردی سے کانپنا

جہاں: دنیا

عید الفطر

منظر: نظارہ

اُجلے کپڑے: صاف کپڑے

فطرہ: وہ رقم جو روزوں کے بعد غریبوں کو دی جائے

صداؤں: آوازوں

عاجزی: انکساری

عالمی امن: ساری دنیا میں امن

چہل پہل: رونق

تواضع: آؤ بھگت

آمدورفت: آنا جانا

کشمیر کا زلزلہ

تباہ کاریاں: بربادی

اطلاعات: خبریں

ارتعاش: زمین کا ہلنا

ملبے تلے: مٹی کے نیچے

مصیبت: پریشانی

اختلافات: خلاف ہونا

گیٹو گرے

دن ڈھلے: رات ہونا

ٹَرٹَراتے: مینڈک کا بولنا

چالاک: ہوشیار، تیز

بے باک: بے خوف ہونا

دادی کی پریشانی

ہاتھ پاؤں پھولنا: گھبرا جانا

لپک کر: دوڑ کر

شرارت: شوخی

گڈریا: چرواہا

طے کرنا: بات پر قایم ہونا

اعتبار: بھروسا

بہلانے: تسلی دینا

بہار کا موسم

گرمیوں کا زور: بہت زیادہ گرمی ہونا

سردیوں کی مار: بہت زیادہ سردی ہونا

تن: جسم، بدن

ابر: بادل

گرد: مٹی

دشت: صحرا، بیابان، میدان

بَن: جنگل، (جہاں کثرت سے درخت ہوں)

چمن: باغ

عقل دنگ: حیران ہونا

اُمنگ: جوش، خوشی

کھانے پینے کے آداب

غٹا غٹ: متواتر پانی پینے کی آواز

ٹال: بات نہ ماننا

ٹھسکا: معمولی کھانسی کے سبب جھٹکا لگنا

آداب: طور طریقہ

غرور کا سر نیچا

شیخی بگھارنی: بڑی بڑی باتیں کرنا

بگاڑنا: کام خراب کرنا

جِی میں آنا: دل میں خیال آنا

چُر مُرائے: ریزہ ریزہ ہونا

چَوکنّا: ہوشیار ہونا

سرگوشی: آہستگی سے بات کرنا

جال کترنا: جال کاٹنا

کیپٹن کرنل شیر خان شہید

دفاعی: حفاظتی

توانائی: طاقت

پست: بے ہمت

چاروں خانے چت: ہار جانا

جوہر: خاصیت، خوبی

محاذ: مقابل، مقابلے کی جگہ

قابض: قبضہ کرنا

خاک میں ملانا: مٹی میں ملانا

پُرعزم: حوصلہ مند

مُستعدی: ہر وقت حاضر

برف پوش: برف سے ڈھکا ہوا

شدّت: طاقت

جامِ شہادت: شہید ہو جانا

کارنامے: بڑا کام

انجام: اختتام

شاہ جہانی مسجد

خُوب سے خُوب تر: بہترین

ڈھانپا: چھپا ہوا

مدّت: عرصے

محراب: گول دروازہ

سیّاح: سیر کرنے والا

حوض: چھوٹا تالاب

خطیب: خطبہ پڑھنے والا

نقاشی: نقش کرنے کا کام

پچی کاری: پتھر پر گُل بوٹے بنانے کا کام

انفرادیت: دوسروں سے الگ

سچے لفظوں کی مہک

مہک: خُوش بُو

اَبر: بادل

دِیا: چراغ

جگنو: چھوٹا سا کیڑا جس کی دم چمکتی ہے